This is a digital copy of a book that was preserved for generations on library shelves before it was carefully scanned by Google as part of a project to make the world's books discoverable online.

It has survived long enough for the copyright to expire and the book to enter the public domain. A public domain book is one that was never subject to copyright or whose legal copyright term has expired. Whether a book is in the public domain may vary country to country. Public domain books are our gateways to the past, representing a wealth of history, culture and knowledge that's often difficult to discover.

Marks, notations and other marginalia present in the original volume will appear in this file - a reminder of this book's long journey from the publisher to a library and finally to you.

Usage guidelines

Google is proud to partner with libraries to digitize public domain materials and make them widely accessible. Public domain books belong to the public and we are merely their custodians. Nevertheless, this work is expensive, so in order to keep providing this resource, we have taken steps to prevent abuse by commercial parties, including placing technical restrictions on automated querying.

We also ask that you:

+ *Make non-commercial use of the files* We designed Google Book Search for use by individuals, and we request that you use these files for personal, non-commercial purposes.
+ *Refrain from automated querying* Do not send automated queries of any sort to Google's system: If you are conducting research on machine translation, optical character recognition or other areas where access to a large amount of text is helpful, please contact us. We encourage the use of public domain materials for these purposes and may be able to help.
+ *Maintain attribution* The Google "watermark" you see on each file is essential for informing people about this project and helping them find additional materials through Google Book Search. Please do not remove it.
+ *Keep it legal* Whatever your use, remember that you are responsible for ensuring that what you are doing is legal. Do not assume that just because we believe a book is in the public domain for users in the United States, that the work is also in the public domain for users in other countries. Whether a book is still in copyright varies from country to country, and we can't offer guidance on whether any specific use of any specific book is allowed. Please do not assume that a book's appearance in Google Book Search means it can be used in any manner anywhere in the world. Copyright infringement liability can be quite severe.

About Google Book Search

Google's mission is to organize the world's information and to make it universally accessible and useful. Google Book Search helps readers discover the world's books while helping authors and publishers reach new audiences. You can search through the full text of this book on the web at http://books.google.com/

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.

Presented

by

Munshi Newul Kishore.

Digitized by Google

Digitized by Google

Tazkirat al-kāmilīn.

Digitized by Google

Tuz Kiratul Kamileen

تذکرۃ الکاملین

متضمن مضامین خبر دوری کیفیات اکمل زمان و افضل دوران یونان قدیم و فرنگستان

و ممالک شرقیہ جن کی خوبی و بلاغت و لیاقت آموزی مین بی نظیر

مصنفہ

پروفیسری رام چند رصاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ

واسطے افادہ عوام کے

بماہ اگست ۱۸۷۶ع

بار سوم مقام لکھنؤ

مطبع منشی نولکشور مین چھاپا گیا

INDIAN INSTITUTE

Digitized by Google

Digitized by Google

اعلان

چونکہ یہ کتاب مسمی تذکرۃ الکاملین نیاز مند نے ستمبر سنہ ۱۸۴۹ع مین مقام دہلی مطبع العلوم دہلی مین بحالت ملازمی سرکار انگلشیہ بعہدہ مدرسی علوم انگریزی مخصوص واسطے پیش کرنے خدمت مین سر سیا فلس ٹنکالف صاحب بہادر بارونٹ کی اور نیز بخیال اسکے کہ جو باشندے ہندوستان کی زبان فرنگستان سے ناواقف ہین اونکو کچھ حالات مسائل وغیرہ فاضلون و کاملون یونان وروم قدیم اور فرنگستان اور ممالک شرقی کا معلوم ہو اور چونکہ صاحب بہادر ممدوح کو شوق اسباب کا زیادہ تھا کہ ترقی علم کی ہندمین زیادہ ہو اونکی نام سے یہ کتاب تیار کی گئی تھی - چونکہ اب عالی جناب مہاراجہ صاحب فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور الزمان امیر الامرا مہاراج ادھراج راجیشر سری مہاراجہ راجگان مہندر سنگھ مہندر بہادر مخاطب بخطاب نائٹ گرانڈ کمانڈر آف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا یعنی طبقہ اعلاے ستارۂ ہندوالی پٹیالہ دام حشمتہم کا یہ منشا ہوا کہ یہ کتاب سررشتۂ تعلیم پٹیالہ مین رائج کیجاوے لہذا بعد منظوری اجلاس خاص سے کر کتاب ہذا مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپوائی گئی

العبد

ماسٹر رام چندر ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم ریاست پٹیالہ

Digitized by Google

فہرست تذکرۃ الکاملین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	حال رومُلس بانی سلطنت رومیہ کبریٰ	۳۰	حال سلطنت رومیون کی سنہ ۱۸۰ع سے
۵	حال شہنشاہ جولی اس قیصر -		شہنشاہ قسطنطین تک -
۸	حال شہنشاہ اغوسطس -	۳۲	حال شہنشاہ قسطنطین اعظم -
۱۱	حال شہنشاہ طبریس -	۳۵	حال شہنشاہ سکندر -
۱۴	حال سلطنت شہنشاہ کلیغولا -	۴۰	حال سلطنت دمطریس -
۱۶	حال شہنشاہ کلادیس -	۴۲	حال بادشاہ پررس -
۱۸	حال شہنشاہ نیرو -	۴۴	حالات دلیر و شجاع سرداران عالی و قال
۲۰	حال شہنشاہ گالبا -		ملک روم قدیم
″	حال شہنشاہ وطھو -	۴۶	حال سلاح -
۲۲	حال شہنشاہ وطلیس -	۴۸	حال مارقوس انتطنی -
۲۳	حال شہنشاہ وسپیشن -	″	حال پومپی اعظم -
۲۴	حال شہنشاہ طےطوس -	۵۰	حال بروطس -
۲۵	حال سلطنت ڈومیشن -	۵۲	حال قیس ماریس -
۲۶	حال قسصیص نروا -	۵۴	حال مارسلس -
″	حال شہنشاہ طراجان -	۵۷	حال سیفن -
۲۷	حال شہنشاہ عیدریان -	″	حال فلیمنیس -
۲۹	حال شہنشاہ انطونائنس پائیس -	۶۲	حال السبیدس -
″	حال سلطنت شہنشاہ انیس درمس	۶۳	حال ملطدی -

Digitized by Google

صفحہ	مضمون
۶۳	حال تمسطوکلی۔
۶۵	حال حکیم سقراط یونانی
۷۹	حال افلاطون
۸۳	حال ارسطو
۸۵	حال عمدۃ الحکما دیمقراطیس
۸۶	حال حکیم بقراط
۸۹	حال بوعلی سینا
۹۳	حال حکیم لقمان
〃	حال حکیم جالینوس
۹۷	حال حکیم کن فیوشس
۹۸	حال دستہینیز فصیح یونان
۱۰۱	حال سسرو فصیح
۱۰۶	حال پریقلس فصیح یونان
۱۰۸	حال حکیم طہیلس
۱۱۰	حال حکیم طہیو فراسطس
〃	حال حکیم فیثاغورس
۱۱۲و۱۱۳	حال ہر سہ فرقہا فاضلان حکماے لاثانی ولایت یونان
۱۱۴	حال فرقہ حکماے یونانی موسومہ متنفر العیش۔
۱۱۶	حال فرقہ دوم حکیم متنفر الرنج
۱۱۸	حال فرقہ سوم حکیم موسوم بہ مستغنی
۱۲۰	حال حکیم ارشمیدس
۱۲۲	حال حکیم اقلیدس مہندس یونانی
۱۲۵	حال حکیم بطلیموس ریاضی دان
۱۲۶	حال لیکرغوس واضع قوانین ریاست سپارٹا
۱۲۸	حال صولن واضع قوانین سلطنت اسینہ۔
۱۳۲	حال ملک الشعرا ہومر
۱۳۴	حال پنداریس شاعر
〃	حال شاعر صوفقلس
۱۳۷	حال شاعر القمرین
〃	حال شاعر ارسطوفانوس
۱۴۰	حال شاعر یوریپیدس
۱۴۲	حال طوسی داوس مورخ یونان
〃	حال مورخ ہیرودوطس
۱۴۴	حال مورخ ڈائی دورس
۱۴۶	حال زنوفن
۱۴۷	حال فرنگستان
۱۴۸	حال شہنشاہ الحکما وفضلا اسحاق

Digitized by Google

صفحہ	مضمون
	نیوٹن
۱۵۳	حال سر ولیم ہرشل صاحب
۱۵۷	حال مہندس طامس سمپین
۱۵۸	حال چارلس ہٹن
۱۵۹	حال مہندسان جیمس برنولی اورجان برنولی۔
۱۶۰	حال مہندس بولیر
۱۶۱	حال لب نظر
۱۶۲	حال لاگرانش
״	حال ہیئت دان لاپلاس
۱۶۳	حال علامۂ زمان و افضل الفضلا لارڈ فرانسس بیکن۔
۱۶۵	حال ممتاز الحکما جان لوک
۱۶۷	حال عمدۃ الشعرا فرنگ جان ملٹن
۱۶۸	حال ملک الشعرا ولیم شیکسپیر
۱۷۰	حال حضرت جلال الدین رومی معروف

صفحہ	مضمون
	بمولانائے روم
۱۷۳	حال حضرت نظامی
۱۷۴	حال حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۷۶	حال خواجہ حافظ
۱۷۷	حال مولانا عرفی
۱۷۸	حال فردوسی
۱۸۴	حال شیخ ابوالفضل وزیر شہنشاہ اکبر
۱۸۷	حال شیخ ابوالفیض فیضی۔
۱۸۸	حال محمد بن علی المشہور بہ شیخ نظام الدین اولیا۔
״	حال امیر خسرو المشہور بہ طوطی ہند
۱۹۱	حال کملائے ہند از قوم ہنود۔
״	حال والمیکی جی مہاراج
۱۹۴	حال مہاراج کرشن دویپاین بیاس جی
۱۹۶	حال شنکر اچارج سامی۔
۱۹۸	حال مہندس بھاسکر۔

Digitized by Google

To

SIR THEOPHILUS METCALFE BARONET,

PRESIDENT THE LOCAL COMMITTEE,

PUBLIC INSTRUCTION, &c. &c.

DELHI.

SIR,

This little work is composed with a view to give such of my countrymen, as are unacquaiuted with the European lsuguages, an insight into the opinions, writings and actious of some of the most eminent persons of ancient Greece, Rome, and of modern Europe and Asia.

Aware of the great interest you take in all attempts to impart correct and useful information to the Natives of this country, I beg to dedicate this volume to you, in the hope that it will, nnder the auspies of your name, be received with favour.

I am,

Sir,

Your most obedient Servent.

RAMCHUNDRA.

DELHI, 1ST OCTOBER, 1849.

Digitized by Google

بخدمت

سر سیا فلس مٹکف صاحب بہادر بارنٹ

کو یہ عرض ہے کہ اس کتاب سے یہ غرض ہے کہ
وہ باشندے ہندوستان کے جو زبان فرنگ سے
ناواقف ہین کچھہ حال مسائل وغیرہ فاضلون اور
کاملون یونان اور روم قدیم اور فرنگستان
اور ممالک شرقی کا معلوم کرین + چونکہ مین یقین
کرتا ہون کہ آپکو شوق اس امر سے بہت ہی کہ ترقی علوم
کی اہل ہند مین ہو تو مین آپکی نام سے یہ کتاب تیار
کرتا ہون تا کہ آپکی نام مبارک کے باعث سے اسکی علم دوست قدر کرین فقط

راقم حبیب بندہ ۲۳ تاریخ اکتوبر سنہ ۱۸۴۹ع

Digitized by Google

حال رومُلس مبنی سلطنت رومیہ کبریٰ کا

واضح ہو کہ ہم اول اس کتاب مین حالات شہنشاہان یعنی قیصران رومیہ کبریٰ کا جنکے حال سے بسبب گذرنے زمانہ کے ہندوستانی بالکل ناواقف ہوگئے ہین لکھتا ہون کہ رومیہ کبریٰ ایک شہر ہے ملک اطالیہ مین اور یہ ملک حصہ فرنگستان کا ہے + مورخان زمانہ قدیم کے حالات سلطنت عظیم الشان رومیہ کبریٰ کے جسطرح پر ظاہر کرتے ہین راست راست چنانچہ یہ عاجز بھی بطور اختصار درج کرتا ہی ذرا کان دھر کر سنو اور تماشا جہان کا دیکھو اور خدا کی خدائی اور ناپائداری جہان کا خیال کرو + کہ ایک اوقات مین سلطنت رومیہ کبریٰ کی ایسی تھی کہ قیصران رومیہ کبریٰ کے تمام جہان پر حکمرانی کرتے تھے یا اب ایک وہ وقت ہی کہ تمام سلطنت خاک مین مل گئی

بیت ہی دنیا عجب جاے ناپائدار + نہین ہے کسیکو یہان برقرار + **رباعی** دنیا خوابیست کش عدم تعبیر است صید اجل ست چہ جوان چہ پیر است + ہم روی زمین ست وہم زیر زمین + این صفحہ خاک ہر دو رو تصویر است + اصل حقیقت یہ ہے کہ پروردگار عالم و عالمیان کا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے انسان کی کیا طاقت ہی کہ بے حکم اوسکے پتا ہلا سکے **اشعار** بلندی وہ خسروان ہے وہی + شہی بخش شاہنشہان ہے وہی + کبھی دے اغسطس کو وہ دستگاہ + کرے جولی اسکو کبھی وہ تباہ + گدا کو وہ چاہی تو دے خسروی + ضعیفونکو کر دیوے وہ دم مین قوی +

اب عنان اشہب تیز گام کلک کو بیچ میدان شروع تاریخ رومیہ
کبریٰ کے متوجہ کرتا ہون کہ اول بادشاہ رومیہ کبریٰ اور مبنی سلطنت
اوسکا روملس بیٹا ری سبریا اور بھائی ریمس کا تھا اور ادسکی والدہ
ری سبریا دختر نیومیٹر شاہ ایلبا کی تھی اور جب کہ نیومیٹر کو اوسکے بھائی عمولیس
نے تخت پر سے اوتار دیا تو عمولیس نے اپنی بہن ری سبریا کو حکم دیا
کہ وہ گوشہ نشین مانند مذہبی عورت کے جو شادی نکرے رہے لیکن بعد
تھوڑی عرصہ کے خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ اوسکے دو فرزند ایک
روملس اور دوسرا ریمس پیدا ہوئے اور وہ عورت بیان کرتی تھی
کہ مجکو دیوتا مارس سے حمل ہوا تھا چنانچہ جب یہ دونو لڑکے پیدا
ہوئے تو اوسکے ماموعمولیس نے اونہین ایک درخت کے نیچے کنارہ دریا ئے
طبر پر ڈلوا دیا اور وہان سے فاسطوس جو گنڈریا تھا اون دو بچونکو
اوٹھا کر اپنی جورو کے پاس لے گیا اوسنے اونہین بھیڑ کا دودھ پلا کر
پرورش کیا اور جب یہ روملس اور ریمس دونو بڑے اور جوان ہوئے تو اونھون
نے کوشش کر کے رعایا کو اپنی طرف راضی کیا اور عمولیس نے نیز نانا کے بھائی
کو قتل کیا اور اپنے نانا نیومیٹر مذکورہ بالا کو دوبارہ تخت ایلبا پر بٹھایا اور
روملس نے ایک شہر ۷۵۲ قبل از پیدائش حضرت عیسیٰ کے آباد کیا جسکا
نام رومیہ کبریٰ رکھا اور مورخ اس شہر کے آباد ہونے کی عجب ترکیب
لکھتے ہین یعنی اول تو روملس نے حکم دیا کہ تمام مسافر اس شہر مین
آنکر آرام پاوین اور دوسرے یہ کہ روملس نے ایسے ایسے کھیل
ایجاد کیے کہ قوم سیبا ین وہان ایا کرتی تھی تو اونکی لڑکیاں روملس نے
پکڑوا کر اپنے باشندہ رومیہ کبریٰ سے شادی کر دی لونی اور اسطور یہ

آبادی زیادہ ہوتی گئی اور جب کہ اس قوم نے ارادہ جنگ کا کیا
تو اونھین کی عورتون نے بیچ بچاو کروا دیا اور بعد ازان رومیہ کبری
مین روملس نے ایک مجلس حاکمون کی جسکو سنت کہتے ہین مقرر کی
اور بہت اچھے قانون واسطے رفاہ خلق کے تیار کیے اور ایک
روز سنہ ۷۱۵ قبل از پیدایش حضرت عیسی کے جب کہ وہ فوج کو اپنی
دیکھہ رہا تھا تو اوس وقت ایک طوفان آیا اور صدمہ بجلی سے
روملس ہلاک ہوا اور بعض یون بیان کرتے ہین کہ روملس کو اون حاکمون
نے جنکے مجلس اوسنے یعنی سنت مقرر کی تھی قتل کروایا اور باعث قتل
کرنے کا یہ ہوا تھا کہ اون حاکمون نے دیکھا کہ روملس بڑا اختیار والا
ہوگیا ہے اب بعد چند برسون کے جولی اس قیصر جو کہ بڑا حاکم رومیہ
کبری کا گذرا ہے اور اس جہان مین اوسنے بڑا اقتدار اور نام
پایا ہے اور اوسکے عہد مین سلطنت بھی بڑی ہوگئی تھی اوسکا ذکر
کرتا ہون اور تصویر روملس کی درج ہوتی ہے

شاہ روملس والی سلطنت رومیہ کبرے

حال شہنشاہ جولی اس قیصر کا

بعد کتنی مدت کی بعد شاہ روملس سے اول شہنشاہ رومیہ کبری کا جولی اس قیصر ہوا اور یہ ایک نہایت بڑا آدمی گذرا ہے کہ لایق اوسکے بہت کم تھے ہین اور دیکھنا چاہیے کہ کیسی اپنی لیاقت سے اوسنے حکومت حاصل کی اور نام اپنا قاف سے قاف تک پہونچایا ابتداء عمر سولہ برس کی مین اوسکے باپ نے وفات پائی اور بعد چند روز کے اوسنے شادی کورنیلیا دختر کورنلیس سنا سے کرلی اور کورنلیس سنا دوست مارلیس کا تھا جو کہ اس زمانہ مین ایک اختیار والا شخص تھا یہ رشتہ دیکھکر سلا جو کہ بڑا حاکم رومیہ کبری کا تھا قیصر سے خفا ہوگیا اور قیصر اور اوسکی جورو مین طلاق دلوا دی اور قیصر کو قید کا حکم دیا لیکن کوئی بات عمل مین نہین آئی اول اول قیصر نے اپنی فصاحت کلام کے وسیلہ سے علاقجات (۱) طربیون + (۲) کواسطر + (۳) ایڈایل کے حاصل کیے اور بیچ اس عرصہ کے کہ وہ ان علاقجات پر رہا بہت فضول خرچی کی اور بہت سا قرضدار ہوگیا لیکن بعد ازان وہ ملک سپانیہ کا صوبہ دار ہوا اور تمام قرض اوسکا اوترگیا اور بعد اسکے اوسنے پومپی اور کریشس سے شامل ہوکر سلطنت کا اختیار حاصل کیا اور

(۱) طربیون ایک علاقہ درمیان رومیون کے تھا جسکے عہدہ دار دروازہ کونسل پر بیٹھے رہا کرتے تھے اور جسوقت اہل کونسل کوئی قانون واسطے ملک کے جاری کرتے تھے تو اول اون عہدہ دارونکی منظوری یا نامنظوری کے دستخط ہوتی تھے + (۲) کواسطر ایک علاقہ اسی قوم مین مثل خزانچی کے تھا + (۳) ایڈایل ایک قسم کا علاقہ رومیون مین گروہ کپتانان سے تھا فقط +

Digitized by Google

اس شمولیت کو حکام ثابت کرتے ہین اور قیصر کو علاقہ (١) کونسل کا
حاصل ہوا اور حکومت ملک گال اور (٢) چار لیجنون کی حاصل
ہوئی اب اوسنے بڑی بڑی فتوحات نمایان کین اور اگر مین مفصل حال
اونکا لکھون تو بیشک میری کتاب مین گنجائش نہو سکے واسطے لاچار مختصر
لکھنا پڑتا ہے کہ اوسنے ترمونٹ ہلجین اور ہتوشین اور نروین کو فتح کر کے
تابعدار کیا اور قوم الامان کو بالکل شکست دی اور ملک گال کو بالکل
تابعدار اور خراج گزار رومیون کا کر لیا ان فتوحات کا حال اور اوسکے
حملہ اوپر انگلستان کے بہت مفصل اور بہت عمدہ طور پر بیان کیے
گئے ہین جس سے اوسکی بہادری اور شجاعت کمال ظاہر ہوتی ہے ان کامون
سوا اوسکے شریک پومپی کو جو کہ مجلس سنٹ پر بہت اختیار رکھتا تھا بہت
حسد پیدا ہوا اور بحکم سنٹ سے اوسنے ملک گال سے طلب کیا لیکن قیصر
نے اس حکم کی تعمیل نکی لیکن بیشمین آکر اطالیہ کی طرف کوچ کیا اور
اس اثنا مین پومپی یونان کو چلا گیا اور قیصر نے دار الخلافۃ رومیہ کو لی مین خزانہ
عامرہ کا قبضہ کر لیا اور شہر مارک تیلی کو چھوڑ کر خود ہسپانیہ کو جہان فوج
پومپی کی رہتی تھی کوچ کیا اور اوسکی فوج کو شکست دیکر دار الخلافہ ملک مین چلا آیا
اور یہان پر بالکل مالک سلطنت کا گویا شہنشاہ ہو گیا اور بعد ازان وہ یونان
پہنچ گیا اور وہان پومپی کو شکست دی اور پومپی مصر مین بھاگ گیا اور وہان
قتل کیا گیا اور قیصر نے سب اقربا اور دوستون وغیرہ پومپی کو بالکل غارت
اور تباہ کر دیا اور بالکل حکمرانی ملک مین کرنے لگا اور اپنا نام ایسا پیدا کیا

(١) کونسل ایک علاقہ رومیون مین مثل گورنر جنرل کے تھا بلکہ اوسکو زیادہ تر
اختیار ہوتا تھا (٢) لیجن پانچ ہزار سپاہی کا ہوتا تھا

Digitized by Google

کہ نہایت کم ایسے آدمی ہوتے ہین لیکن اخر کو بروطس وغیرہ جو کہ خواہان ریاست
جمہور کے تھے اونہون نے برخلاف قیصر کے سازش کی اور جب کہ وہ محکمہ
سنت مین بیٹھا ہوا تھا اوسوقت بروطس کے ہاتھ سے ۴۴ سنہ پیشتر پیدایش
عیسی کے ۵۶ برس کی عمر مین مارا گیا اور نام نیک اور یادگار زمانہ اس صفحہ
دنیا پر چھوڑ گیا تصویر اوسکی درج ہوتی ہے +

شبیہ جولیس قیصر

حال شہنشاہ اغوسطس کا

یہ مشہور شہنشاہ ۶۳ سنہ پیشتر پیدائش عیسی کے پیدا ہوا تھا اور بعد مشہور لڑائی اکٹیم کے اغوسطس شہنشاہ رومیہ کبری کا مقرر ہوا یہ شخص ایسا تھا کہ بے رکھنے لیاقتین ایسی کے جیسے کہ صاحب اولی العزم رکھتے ہین نہایت طاقت حاصل کی بسبب گود لینے جولیس قیصر کے اوسکو تاج نصیب ہوا وہ باتین دانائی کی اوسمین حاصل تھین جنسے کہ رعایا خوش رہے ایسی ہر طرح کی عقل رکھتا تھا کہ عوام لوگ اوسکو نہایت نیک اور فیاض سمجھتے تھے قسمت قیصر سے بڑا خوفناک رہتا تھا چنانچہ اوسنے حق رعایا کا بہانہ سے نہایت ادب کیا اور اوسوقت بالکل حکومت یہی کرتا تھا اوسکے شریک سکطس اور اپولیس تھے لوگون نے اس شہنشاہ کی عزت مین شوالے تیار کیے اور قربانیئن اور عبادت اوسکی کرنے لگے اب کہ سلطنت رومیہ کبری مین نہایت امن تھا اسواسطے شوالہ جنیس (۱) کا جو کہ ایک سے اٹھاسی سال سے کھلا تھا بند کیا گیا اوس اوقات مین رومیون کو بہولا کو مین خوش تھین اغوسطس نے واسطے اونکے خوش رکھنے کے جاری کین اوسنے اون خوشش آیند کھیل اور تماشون کا جنسے کہ رعایا رضامند رہے بخوبی رواج دیا اوسنے حقوق قدیم رعایا کا بہانہ سے اور

(۱) جنیس ایک دیوتا رومیون تھا کہ جسوقت ملک مین امن ہوتا تھا اور کسیطرح کی لڑائی یا جھگڑا ملک مین نہوتا تھا تو اوسوقت اوس دیوتا کے شوالہ کو بند کردیتے تھے گویا اوسکا بند کرنا علامت ہر طرح کے امن کی بیچ ملک کے تھی اور جسوقت خانہ جنگی اور کسی قسم کی مصیبتین اور لڑائیان ملک مین ہوتی تھین اوسوقت اوسکے شوالہ کو کھول دیتے تھے +

Digitized by Google

(۱) سنٹ کا نہایت ادب کیا اور + (۲) کمیشیا کو دوبارہ قائم کیا اوسنے رعایا کو واپس بخشے اس حق کے کہ وہ خود اپنے واسطے مجسٹریٹ مقرر کرین چاپلوسی کی آغوسطس نے اس طور کی مکاری سے اور حکومت شخصیہ حاصل کی جبکہ سلطنت مین انتظام ہوگیا اوسوقت وہ ایک اور بہانہ کو کام مین لایا یعنی سلطنت سے استعفا دینا چاہا لیکن بسبب فہمایش مارکس اگریپا کے جو کہ صلاح کار تھا اس امر سے باز رہا اوسنے حسب دلخواہ اوسکے کہا کہ تمام رعایا کی خوشی آپ پر منحصر ہے اس ظاہری اعتدال سے آغوسطس ہر دلعزیز ہوگیا اور طاقت کو نہایت افزونی ہوئی اور بموجب خواہش آغوسطس کے اوسکو علاقہ (۳) سنسرشپ کا ملا اور بسبب اسکے اوسنے بہت سی بہتر آئی اور ترقی ریاست مین کی بسبب اوسکے وزیر ہونے مسیناس کے خلقت کو بہت آرام پہونچا اور وہ نیکیان جو آغوسطس مین تھین بوسیلہ مسیناس کے اوسنے حاصل کین

---

(۱) سنٹ ایک مجلس چند امیرون چیدہ کی ہوا کرتی تھی اور وہ درباب ہر امر ریاست کے تکرار کیا کرتے تھے اور بادشاہ کو یہ اختیار نہ تھا کہ بے صلاح اونکی کچھ کام کرے لیکن درجہ بدرجہ شہنشاہ اوس سلطنت نے بالکل حکومت سنٹ کی اوڑا دی اور نام کو محکمہ مذکور رہگیا تھا لیکن جبکہ ملک مین شہنشاہ نتھے اوسوقت سنٹ بالکل حاکم تھے اور تعیین ملکاور صلاح کرکے ریاست کا کام انجام کرتے تھے اور اس سلطنت کو ریاست جمہور کہتے تھے (۲) کمیشیا ایک مجلس چند چیدہ آدمیون کی رعایا مین سے ہوتی تھی کہ وہ بھی کاروبار سلطنت مین اختیار رکھتے تھے (۳) سنسرشپ ایک علاقہ رومیون مین تھا کہ جسکا علاقہ والا رعایا کے اطوار سنوارتا تھا اور جسکو فضول خرچ دیکھتا تھا اوسکو منع کرتا تھا اور تمام مال و اسباب اور آمدنی وغیرہ ہر باشندہ کا حال لکھتا تھا اور کسیکو گناہ کرنے مین شامل نہین ہونے دیتا تھا غرض کہ نہایت اختیار کا علاقہ تھا +

Digitized by Google

اب اوسنے پھر حیلہ واسطے استعفا دینے کاروبار سلطنت کا کیا لیکن بسبب
عاجزیون اوس کی خوشامدیون کے اوسنے یہ بات جسکو دل سے نہین چاہتا
تھا قبول کیا اوسکی چاپلوسی کرنے والون نے کہا کہ آپ کو رعایا کی خبرداری
بطور مربیانہ کرنی لازم ہے اس کہنے سے آغوسطس نے واسطے دس برس کے
پھر سلطنت اختیار کی اوسنے بیان کیا کہ تمام بوجھہ سلطنت کا مین اپنے
اوپر نہین رکھا چاہتا اسواسطے چاہتا ہون کہ سلطنت کو دو حصہ مین
سنت مجھسے بانٹ لیوے چنانچہ اس تقسیم سے اوس اوقات مین جتنے
کہ ملک زیر حکم رومیون کے تھے معلوم ہوجائین گے + ملک اطالیہ
اور دونو ملک گال کے ہسپانیہ اور جرمنی یعنی ملک الامان اور شام اور فنشیا
اور سائی پرس اور مصر اغوسطس نے اپنی قبضہ مین رکھے اور ملک افریقیہ
پردیرا اور نیومیڈیا اور لبیا اور تھسلنیا اور پونٹس اور یونان اور ایلزیا
اور مقدونیا اور دالمیشیا اور جزائر کریٹ اور سسلی اور سارڈونیا
سنت کی قبضے مین رہے اغوسطس نے وہ ملک اپنے پاس رکھے جہان
کہ اکثر افواج رہا کرتی تھی اب اوس کے تئین علاقہ پرپیچوال طریبون
کا حاصل ہوا اس علاقہ کے سبب سے وہ کل امورات سلطنت مین
مقدمات فوجداری اور دیوانی کا مالک ہوگیا اندنون مین ولیعہد مارسلس
بھتیجا اور داماد اغوسطس کا جو کہ نہایت عاقل تھا مر گیا اور بیوہ اوسکی
سے مارکس اگرپا نے بموجب قبولیت اغوسطس کے شادی کر لی اور
عورت کا نام جولیا تھا جو کہ بہت فاحشہ عورت تھی چنانچہ آغوسطس نے
اوسے جلاوطن کر دیا + اگرچہ آغوسطس کل اختیار سلطنت مین رکھتا تھا
لیکن پھر بھی اوسنے بیرونی قاعدے ریاست جمہوری کے قائم رکھے

Digitized by Google

یعنی علاقجات ایڈاپل اور طربیون اور کواسطرا ور پرنیٹر(۱) کے جوکہ ریاست نوعیہ مین ہوتے ہین اوسنے قائم رکھے اب بموجب اقرار کے شہنشاہ نے پھر استعفا سلطنت کو دینا چاہا لیکن عاجزیون رعایا کی سے پھر وہ اپنے ارادہ کاذب سے باز رہا غرض کہ اسی طور پر اوسنے پانچ دفعہ سلطنت کے چھوڑنیکا ارادہ کیا اس اعتدال کو دیکھکر رعایا اوس سے بہت خوش رہی اور اوسکو بہت اختیار حاصل ہوا + مارکس اگریپا اندنون مین مرگیا اور بیوہ اوسکی جولیا نے طربیس سے شادی کرلی اسطور سے طربیس اغوسطس کا داماد ہوگیا اور اغوسطس نے اوسکی والدہ لویا سے شادی کرلی طربیس اور دروسس دو بھائی تھے جنمین سے دروسس ایک لڑائی مین مارا گیا اور اوسکی اولاد مین سے جرمنی کس اور کلادیس جو بعد ازان شہنشاہ ہوا اور ایک دختر جولیا جسنے قیس قیصر سے شادی کرلی تھی + جبکہ اغوسطس بڈھا ہوا اوسنے سب تکلفات سابقہ جو وہ رعایا کے ساتھ رکھتا تھا چھوڑ دیے اوسنے ایام پیرپین کچہری سنت مین جانا چھوڑ دیا + اغوسطس بیچ ۷۶ برس کی عمر کے ۱۴ سنہ عیسوی مین مقام نولا مین مرگیا + اسکے عہد مین علم نے ترقی پائی اور دربار شہنشاہی مین فاصل ہر طرح کے موجود تھے اور اوسکی تصویر بھی درج ہوتی ہے فقط +

حال شہنشاہ طربیس کا

یہ شہنشاہ ۴۲ سنہ پیشتر پیدایش حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اور بموجب وصیت نامہ اغوسطس کے

(۱) + پرنیٹر ایک علاقہ رومیون مین تھا جسکو مصنف اسفلے یا بیچ کہا کرتے ہین + +

شبیه آغوسطس

Digitized by Google

طبریس شہنشاہ روسیو نکا ہوا بسبب بیرحمی اور سختی اس شہنشاہ کے
لوگ اوس سے خوف کرتی تھے جبکہ ایلچی سنت کیطرف سی اوسکے پاس گیا
اوسنی ظاہر کی حجت نسے تاج کو قبول کیا اور اول اول مین سلطنت اسکی
بہت اچھی معلوم ہوئی لیکن بعد ازان اوسنے تمام ظاہری ظہور ریاست
جمہوری کی موقوف کی اوسنی حق کیشیا کا اور مقرر کرنے مجسٹریٹ کا رعایا
سے چھین لیا اوسنی حکومت سنت کو بالکل نہ توڑا لیکن گاہے گاہے
بعض دفعہ اونسے صلاح امور ریاست مین لیا کرتا تھا ❊ اوسی اوقات
مین اوسکا بھتیجا جرمنی کس بڑی شان و شوکت مہمون مین بیچ ملک
جرمنی کے حاصل کر رہا تھا طبریس نے اوسکا حسد کیا اور اوسکو واپسی
طلب کرکے اوسکو واسطے دفع کرنے سرکشی ضلعون مشرقی کے بھیجدیا
اور وہ وہان بحکم طبریس کے زہر کے مارا گیا ❊ طبریس کا دوست ایلیس سجنیس
سردار پریٹوریَن گارڈ[۱] کا تھا اس شخص پر تمام راز طبریس کھول دیتا تھا
اور یہ دوست شہنشاہ کا نہایت بلند نظر تھا اوسنے چاہا کہ تمام خاندان
قیصران روم کا غارت کرنا چاہیے چنانچہ اول اوسنی فرزند شہنشاہ مسمی دروسس
کو زہر دیکر مار ڈالا اور اسطرح پر اوسکو زہر دیا کہ کسی کا اوسپر شک نہ پڑا اوسنی
ہر روز چغلی اور الزام اچھے اچھے لوگون پر لگائے اور اونکو قتل کروایا لیکن
آخر کو طبریس ہوشیار ہوا اور اوسے خیال کیا کہ ایسی باتون مین خاص
اوسکی زندگی کو جوکھون ہے ❊ طبریس بموجب صلاح اپنے دوست مذکور کے
جزیرہ کیپری کو چلا گیا اور وہان اپنے تئین ہر ایک عیش و عشرت مین

(۱) جو فوج کہ واسطے نگہبانی اور حفاظت شہنشاہ کی مقرر تھی اوسکو پریٹوریَن گارڈ
کہا کرتے تھے اس فوج نے آیندہ کو کل اختیار سلطنت مین پایا تھا ❊ ❊

Digitized by Google

داخل کیا اوس اوقات مین سجنیس مذکور دارالخلافہ مین کل اختیار رکھتا تھا اور اوسنے ارادہ شہنشاہ طبریس کے مارنے کا کیا - جب طبریس کو اوسکے اس ارادہ فاسد سے اطلاع ہوئی اوسنے اوسکے غارت کرنیکا ارادہ کیا اول اوسنے اس بات کو کہ رعایا اس سے محبت رکھتی ہے یا نہین دریافت کیا جب اوسنے پایا کہ ہر شخص اسکو ناپسند کرتا ہے اوسوقت اوسنے حکم بھیجا کہ اوس سے علاقہ سرداری پریٹورین گارڈ کا چھین لیا جاے اور آخر کو بحکم طبریس اور بقبولیت سنت کے اوسکو پارہ پارہ کرکے دریاے طبر مین پھینک دیا + اندنون مین طبریس بالکل خبرداری سلطنت کی نہین کرتا تھا اور سلطنت مین بڑی بے انتظامی تھی مجسٹریٹ شہرون مین نہ تھے دور کے پرگنون مین کوئی صوبہ دار واسطے انتظام کے نہ تھا + اور تمام سلطنت مین سواے قتل اور خوف کے کچھ نہ تھا آخر کو یہ ظالم میکرو کے ہاتھ سے ۷۸ برس کی عمر مین بیچ ۳۷ء کے اور ۲۳ سال سلطنت کرکے مارا گیا فقط + اٹھارھوین سال جلوسی اس شہنشاہ مین حضرت عیسی مسیح کو یہودیون نے صلیب پر چڑھا کر پھانسی دی

احوال سلطنت شہنشاہ کلیغولا کا

بعد طبریس کے کلیغولا بیچ ۳۷ء عیسوی کے شہنشاہ رومیہ کبری کا ہوا یہ بیٹا جرمنی کس کا تھا بر وقت تخت نشینی اس شہنشاہ کی خلقت کو بہت خوشی ہوئی اور اول اول اسنے چند کار رحم اور اعتدال کے بھی کیے تھے اوسنے گویندونکو جو سلطنت سابق مین دربار مین تھے نکالدیا اور حق ٹکیشیا کا رعایا کو بخشا + لیکن یہ صبح خوشی کی ساتھ شام بہت بڑی رنجون اور قتلون کے

انجام ہوئی کالیغولا نے تمام فریب ظاہری کو ایک دفعہ ہی دور کیا
اوسنے میکرو کو جسنے شہنشاہ سابق کو قتل کیا تھا قتل کروایا کالیغولا نے
طبریس صغیر کو جو کہ بیٹا پچھلے شہنشاہ کا تھا بخوف رقیب ہونے بیچ سلطنت
کے مروا ڈالا یہ شہنشاہ ذرا جسکے خلاف ہوتا اوسکو فی الفور مروا ڈالتا تھا
تمام اس ظالم کی سلطنت مین سولے چند مہینہ شروع کے سولے
کار دیوانگی اور بیرحمی کے اور کچھ نہوا کالیغولا اپنی بےرحمی مین کمال رکھتا
تھا جبکہ اوسکے بہن دروصلا مرگئی اوسوقت جس کسی نے اوسکی مرنیکا
غم کیا اوسکو سزا دی کسواسطے کہ شہنشاہ نے کہا کہ وہ دیوتا تھی اوسکا
غم نکرنا چاہیے ✤ اور جس کسی نے اوسکا غم نکیا اوسکو بھی اوس ظالم
نے واسطے غم نکرنے ہمشیرہ شہنشاہ کے سزا دی علاوہ تمام پرگنون سلطنت
مین رعایا پر خراج گران ڈالے اور بسبب لالچ مزاج کے باشندون
کے اسباب اور مال ضبط کرلیے غرض کہ نہایت بیرحمی اور ناپسندی کے
کام تمام زمانہ سلطنت مین کرتا رہا اوسنے درگاہین واسطے اپنی پرستش
کے تیار کروائین اور کبھی اپنے تئین دیوتا جوپیٹر[1] خیال کیا اور کبھی
جونو[2] اور گاہے اوسنے اپنے تئین برابر مرکری[3] اور ہرکلیز[4] کے تصور کیا
آخر کو یہ ظالم جیسی موت کا مستحق تھا ملا یعنی ایک شخص نے
سنہ ۴۱ عیسوی مین جو طرمیبون پریٹورین گارڈ کا تھا مار ڈالا فقط

(۱) جوپیٹر ایک بہت بڑا دیوتا یونانیون مین تھا ✤

(۲) جونو جوپیٹر کی جورو تھی ✤

(۳) مرکری یونانیون مین پیغامبر تمام دیوتاؤن کا تھا ✤

(۴) ہرکلیز یونانیون مین نہایت بڑا دیوتا بہادر اور شجاع گذرا ہے ✤

Digitized by Google

حال شہنشاہ کلادیس کا

یہ شہنشاہ سنہ ۹ پیشتر ہونے حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا بعد موت کلیغولا کے رومیون نے چاہا کہ ریاست جمہور قائم رہے لیکن سپاہیون نے ننانا جوکہ اندلون مین بہت اختیار پاگئے تھے جبکہ شہنشاہ سابق قتل ہوا اوسوقت کلادیس چچا شہنشاہ مرحوم کا ایک گوشہ محل مین بخوف قتل ہونے سے چھپ رہا اتفاقاً ایک سپاہی کی اوسپر نظر پڑگئی اور لتنے مین اور بھی چند آگئے اور اوسکو ہواد ار مین بٹھا کر کیمپ پریٹورین گارڈ مین لیگئے اور شہنشاہ روم مقرر کیا اور چونکہ کلادیس اپنی جان کا بہت خوف کرتا تھا اسواسطے اوسنے ہر ایک سپاہی کو انعام دینا قبول کیا سنت نے بھی لاچار اوسکو شہنشاہ ملک کا قبول کیا یہ اول دفع تھی کہ سپاہی لوگ اختیار پاچلے تھے اور سلطنت کو بعوض انعام کے بیچا ✦ کلادیس ایک بے وقوف تھا اور مزاج مین بھی لڑکپن باوجود ہونے پچاس برس کی عمر کے نہین گیا تھا کلادیس نے واسطے ہر دل عزیز ہونے کی یہ تجویز کی کہ تمام خونی قانون شہنشاہ سابق کے موقوف کیے اور اپنی تمام توجہ بیچ انتظام ملک کی رکھی اور چاہا کہ کسیطرح سے اچھا انتظام اور امن ہوجاوے اور اوسنے عزم بہلوانہ بھی ظاہر کیے اوسنے انگلستان کو زیر کرنا چاہا اور اوسنے اول پلاشش ایک جنرل کو وہان بھیجا اور بعد ازان خود گیا لیکن یہ مہم صرف نمود اور شان کی تھی شہنشاہ مذکور وہان سولہ روز رہکر پلاشس اور وسپیشن کو واسطے جاری رکھنے لڑائی اور زیر کرنے انگریزون کے چھوڑکر چلا آیا اور کرکٹاکس شاہزادہ ویلیز نے بخوبی رومیون کا مقابلہ کیا لیکن اخیر کو شاہزادہ مذکور قید ہوکر

رومیہ کبری مین لایا گیا اور جب اوسنے شہر کی آبادی اور دولت اور شان شکوہ کو دیکھا حیران ہوگیا اور کہا * افسوس جو لوگ اپنے ملک مین ایسی شان وشوکت رکھتے تھے ہمہ غریب کی جھوپڑے کا حسد کرین * کلاویس نے اوسکی تواضع بہت اچھی طرح سے کی غرضکہ شروع سلطنت کلاویس کی لوگونکو نہایت اچھی معلوم ہوئی لیکن ایک ایسی بے وقوف شخص سے ایسی امید کب ہوسکتی تھی نوکر اور غلامون شہنشاہ نے سلطنت مین اختیار کلی پایا نہایت کمینی غلام اوسکے عہدہ منصفی اور صوبہ داری پرگنات پر مقرر ہوے اونکے ظلم سے ہر پرگنہ مین فریاد سنی گئی مسلینا ملکہ شہنشاہ نہایت فاحشہ اور تمام برائیان اوسمین موجود تھین اوسکی عیاشی تمام رومیہ کبری مین مشہور تھی حتی کہ جب شہنشاہ دارالخلافت مین نہ تھا اوسوقت اوسنے شادی قیس سلیس سے کرلی اور بعد تشریف لانے شہنشاہ کے اوسکو چھوڑ دیا اور ظاہر کیا کہ بطور ہنسی کے اوسنے یہ کام کیا تھا نارسیس غلام کلاویس نے شاہزادی کی تمام باتین ظاہر کین اوسوقت شہنشاہ نے حکم دیا تو جو بہتر جانے عمل مین لاے چنانچہ اوسنے شاہزادی اور اوسکی عاشق کو معرض قتل مین پہونچایا اور شہنشاہ نے اپنی بھتیجی اگریپینا سے شادی کرلی یہ کمبخت شاہزادی ملکہ مرحوم سے بھی زیادہ بدبخت تھی اوسنے چاہا کہ نیرو اوسکا لڑکا تخت پر بیٹھے اسواسطے اوسنے شہنشاہ کلاویس اپنے خاوند کو ۶۰ برس کی عمر مین بیچ ۵۴ء کے زہر کھلا کر مارڈالا اور حکیم سنیکا کو جو کہ ایک سٹواک(۱) کے فرقہ مین تھا اوسکا اوستاد

(۱) سٹواک ایک فرقہ فاضلون کا یونان مین گذرا ہے جو کہ رنج اور خوشی کو مساوی سمجھتے تھے اگر کوئی آفت یا مصیبت آتی تھی تو اونکو اوس سے کچھ رنج نہوتا تھا اور علی ہذا القیاس جب کبھی کوئی خوشی کی بات اونکو حاصل ہوتی تھی تو اوس سے وہ کچھ خوش نہوتے تھے *

Digitized by Google

مقرر کیا لیکن اوسپر اوس فاضل کی تربیت کا کچھہ بھی اثر نہوا *

ذکر شہنشاہ نیرو کا

یہ شہنشاہ نہایت درجہ کا ظالم گذرا ہی کوئی شخص اپنا نام نیک چھوڑ جاتا ہی لیکن یہ شہنشاہ اپنا نام بد اور خونی اس صفحہ جہان پر چھوڑ مرا یہ شہنشاہ ۵۴ھ عیسوی مین تخت پر بیٹھا اوسکی سلطنت کی حالات کو لوگ بہت ناپسند کرتے ہین اوسنے ایسے ایسے کام کیے کہ حیوانون اور دیوانون سے بھی عمل مین نہین آتے ہین شروع سلطنت مین بسبب اوسکی اوستاد سنیکا کے انتظام اور بہبودی ملک مین معلوم ہوئی لیکن چند روز بعد شہنشاہ نے جیسا کہ اوسکا مزاج تھا ظاہر کیا یعنی چند بچون اور عیاشون کے ساتھہ تمام دار الخلافہ مین آوارہ پھرتا تھا اور کوئی دقیقہ ظلم اور بے انتظامی کا واگذاشت نکیا اس شہنشاہ کا نام بد واسطے اوسکے ظلمون کے نہایت مشہور ہی وہ انتظام اور کار و بار سلطنت سے بالکل غافل رہا اور اس سبب سے اوسکی ماں اگرپینا نے کل اختیار پایا اور ہر ایک فعل شنیع اور ظلم کا اوسنے سلطنت مین کرنا شروع کیا * سنیکا نے شہنشاہ اپنے شاگرد کو اس امر سے مطلع کیا چنانچہ اوسنے اوسکا اختیار کم کر دیا اور بعوض اسکے اوسکی والدہ نے ظاہر کیا کہ نیرو اوسکا بیٹا غاصب ہے اور قابل سلطنت کے نہین چنانچہ نیرو نے اپنی والدہ کو اپنے ایک غلام سے قتل کروایا اور بعد ازان کُشتی کرنا اور ہر ایک عیش کیطرف متوجہ ہوا پوپیا اوسکی شاہزادی نہایت بدعورت تھی اس اوقات مین سنت ذرا مزاحم افعال بد شہنشاہ کے نتھی ان دنون مین ایک سازش جو برخلاف نیرو کے ہوئی تھی ظاہر ہوئی اور اوسنے جسپر ذرا بھی شک پڑا قتل کیا

Digitized by Google

اوسنے اپنے اوستاد سینیکا پر بھی شک کیا اور قتل کا حکم دیا لیکن بسبب درجہ
اوستاد کے شہنشاہ نے یہ حکم دیا کہ وہ اپنی موت چاہے جسطرح پسند کرے
چنانچہ وہ اپنی رگین کھول کر حمام مین بیٹھہ گیا اور اسطرح اس ظالم کے ہاتھ
سے مارا گیا + یہ شہنشاہ اپنے تئین پہلوانون اور کشتی گرون مین سمجھتا تھا
چنانچہ وہ یونان مین واسطے حاصل کرنے انعام بیچ کھیلون اولمپک (۱) کے گیا
اور اپنے تئین سرگلیز تصور کیا ایک روز کا ذکر ہے کہ نیرو نے اپنی دار الخلافہ
رومیہ کبری مین آگ لگا دی اور محل کی چھت پر واسطے تماشہ دیکھنے کی جا بیٹھا
القصہ حالات بے رحمیون اس شہنشاہ کی پڑھنے اور لکھنے سے بہت رنج
حاصل ہوتا ہے آخر کو وہ مثل مشہور ہے کہ ظالم کتے کی موت مرا کرتے ہین
سو ہی ہوا + وندکس ایک شخص نے جو نائب جج اور باشندہ گال تھا اپنے
ملک مین سرکشی کروائی اور ایک شخص گالبا کو شہنشاہ جو کہ اس اوقات مین
صوبہ دار ملک اسپانیہ کا تھا مقرر کیا اور آخر کو شہنشاہ کی فوج سے طرفدار
گالبا کا غالب رہا اور نیرو کو سلطنت چھوڑنی پڑی اور ایک غلام کی گھر چھپ
رہا اور مجلس سنت سے اوسکے واسطے سزا اور مجرم کی مقرر ہوئی + سزا و مجرم
سے یہ مراد ہے کہ پہلے رومیون مین ایک سزا مقرر تھی کہ ملزم کے کوڑے مار کر
طرار مین سے پہاڑ پر سے دریا طبر مین پھینک دیا کرتے تھے چنانچہ یہا ہی
حکم شہنشاہ نیرو کے واسطے بھی ہوا لیکن نیرو نے ایک اپنے غلام کی
عاجزی کی کہ تو مجکو خنجر سے ہلاک کر کہ مین اس سزا سے بچون چنانچہ غلام نے

(۱) اولمپک ایک قسم کا کھیل یونان مین ہوتا تھا کہ وہان مختلف اضلاع کے لوگ اور
شہنشاہ اور سردار واسطے ظاہر کرنے ضوابط دلیری اور جوانمردی کے اور کشتی گری کیا کرتے تھے
اور جو کہ قابل انعام پانے کے ہوتا تھا اوسکو انعام ملتا تھا +

Digitized by Google

بموجب اوسکے کہنے کی بیچ ۶۸ سنہ کی اوسے خنجر سے ہلاک کیا اور وہ اپنی سلطنت چھوڑ مرا کہ اوسکے مطابق ہم کسی تاریخ مین مشکل سے پاستے ہین فقط

ذکر شہنشاہ گالبا کا

اندلوسین سلطنت مین پرٹیورین گارڈ بالکل مالک تھی + گالبا جو کہ ایک عمدہ خاندان کا شخص تھا اور اوسنے مختلف پرگنون کی صوبہ داری بہت عزت اور دیانت داری سے کی تھی اور کفایت شعاری اور لالچ بدرجہ کمال رکھتا تھا اب ۷۲ سال کی عمر مین شہنشاہ رومیہ کبری کا مقرر ہوا جب کہ یہ شہنشاہ اطلیہ مین پہونچا تو اوسنے انعام فوج کو جس کے سبب سے یہ رتبہ حاصل کیا تھا نہ دیا چونکہ سلطنت نیرو مین وہ کھیل اور تماشہ جو کہ رومیون کو خوش معلوم ہوتے تھے مروج تھے اور یہ بسبب اب نہونے اس امر کے رعایا ناخوش ہوئی شہنشاہ حال نے بسبب لالچ کے اہل علام جو کہ سلطنت مین تھے اونسے روپیہ چھین لیا اور کہا کہ اونہون نے مال و اسباب نیرو کی سلطنت مین بے منصفی سے لیا تھا بسبب اس مزاج شہنشاہ کے لوگ ناخوش ہوئے اور آخر کو اوسکے واسطے جو کچھ لاحق حال ہوئی جیسے کہ آئندہ کی سلطنت مین معلوم ہوجائیگا +

ذکر شہنشاہ اوطھو کا +

اوطھو شہنشاہ ۶۹ سنہ عیسوی مین رومیہ کبری کا ہوا ہے یہ بادشاہ واسطے اوسکی بڑائیون کے مشہور ہے جس وقت کہ اوسنے تاج شاہانہ لینے کا ارادہ کیا تو اوس وقت ایک ہکارقیب پاپیسو واسطے

Digitized by Google

تخت نشینی کے موجود تھا اور وطھو شدت سے قرضدار تھا اوس قرضداری
سے دق ہو کر اوسنے چند بحال تجویزین واسطے تاج لینے کے کین اور اوسکو
خوف اپنی جان کا نہ تھا اوسکو اس بات کی کچھ پروا نتھی کہ خواہ مین
تلوار دشمن سے مارا جاؤن یا تقتل مین گنہگار ہو کر قتل ہون اوسنے
اپنے شریکون اور دستون کو پھسلایا کہ مجکو نجومون نے بھی فتوی تخت نشینی
رومیہ کبری کا دیا ہے اور سپاہ کو بروقت تخت نشینی اپنے کے امیدوار
انعام کا کیا + (ناظرین پر بخوبی واضح ہو کہ اندنون مین فوج سلطنت
مین بہت اختیار رکھتی تھی اور رفتہ رفتہ بالکل مالک سپاہ ہو گئی بعینہ
ایسا حال ہوا کہ جیسا کہ فوج لاہور کی لاہور مین مالک تھی یعنی وہان
جسنے کنتھہ اور کڑے طلائی سپاہ کو دیے وہی راجہ ہوا) + ایک روز اوطھو
کو سپاہ اپنے مقام پر لے گئی اور وہان اوسکو شہنشاہ رومیہ کبری کا
مشہور کیا بروقت تاج پہننے اوطھو کے گالبا جو شہنشاہ رومیہ کبری کا
تھا اور اوسکا شریک پایے سوو و لؤ مارے گئے اور اونکے سر حضور شہنشاہ
اوطھو مین لائے گئے اوسوقت شہنشاہ بہت خوش ہوا اور اسی سبب سے
اول ہی اوسکا مزاج خونی قطعی معلوم ہو گیا جسوقت اوطھو شہنشاہ ہوا
اوسوقت اوسکا ایک رقیب نیا پیدا ہوا یعنی فوج ملک جرمنی نے وطلیس کو
شہنشاہ رومیہ کبری کا مشہور کیا یہ بھی شخص ایسا ہی بدنام مثل اوطھو کے
تھا اور اوس مین بہادری نہتھی لیکن وہ اپنے دو افسرون پر مسمی صینیا اور ویلنس
پر بھروسا رکھتا تھا چونکہ درمیان عرصہ دراز کے جبسے کہ شہنشاہ اغوسطس تخت نشین
ہوا اور اب تک بسبب واقع ہونے کسی بڑی لڑائی کے فوج فن لڑائی کے بھول گئی
تھی اور سستا اور عیاشی کی طرف مائل تھی اب فوج میں شاہ دلیری نرہی جو کہ سابق مین

واسطے شان اپنے ملک مین دکھلاتی تھی ابا ول مین وطلیس نے شکست پائی
لیکن ایک اور لڑائی درمیان شہنشاہ اوطھو اور وطلیس کے مقام بدریکم مین
واقع ہوئی اس لڑائی مین چالیس ہزار آدمی کام مین آسنے اب بھی اوطھو
فتح مند ہوتا اور سپاہ بھی اسکی طرف تھی لیکن اوسنے زیادہ لڑائی کرنی مناسب نجانی
کہ اسمین ناحق خون ہوا اور ناامید ہوکر اوسنے خود اپنے تئین مار ڈالا اور مانند
کیطو کی اپنے محل مین جاکر سو رہا اور بعد اوٹھنے کی تلوار مار کر مرگیا اور مورخ
بیان کرتا ہی کہ اس شہنشاہ نے سلطنت تین مہینے کی ورنہ اگر زیادہ ہوتی تو اسکی سلطنت
بھی مانند نیروکے ہوتی یہ شہنشاہ واسطے مغبوتی بدن کے مشہور ہے

حال شہنشاہ وطلیس کا

جبکہ وطلیس مالک سلطنت کا ہوا تو سلطنت مین بہت ظلم ہوا یہ شخص وحشیانہ
مزاج اور بیرحمی بدرجہ کمال رکھتا تھا بروقت تخت نشینی کے وہ ہر ایک
فعل شنیع اور عیاشی کو کام مین لایا اوسکی خصلت کو بیان کرنے مین یہ بہت کافی
ہے کہ وہ ذکر سلطنت نیرو کا بہت یاد کیا کرتا تھا ✤ وسپیشن ایک شخص تھا
کہ جسنے عہد سلطنت کلیغولا اور کلادیس مین بڑی عزت وشان حاصل کی تھی
اوسنے عہد سلطنت نیرو مین حکومت اوس فوج کی جو برخلاف یہودیون کے
مقرر ہوئی تھی حاصل کی اور وہان اوسنے بہت ہی کار بہادری کے نمایان
کیے اور فوج اضلاع مشرقی نے یہ دیکھکر کہ اور پرگنات کی فوج بالکل مالک
ہے خفا ہوئی اس موقع پر حاکم شام نے وسپیشن سی کہا کہ تم فوج کو انعام دیکر
تاج حاصل کرو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فوج پرگنات مشرقی نی اوسکو شہنشاہ مقرر کیا
اور اکثر اضلاع ملک اطلیہ مین وہ حکمرانی کرنے لگا اب وطلیس بڑے

جوش مین تھا اور اوسنے سبنیس بھائی ویسپیشن سے اس شرط پر کہ اوسکو پنشن ملا کرے سلطنت چھوڑ دینے کا عہدنامہ کرلیا لیکن جب رومیون نے اپنے شہنشاہ کا یہ حال تباہ دیکھا تو اونہون نے اپنے بادشاہ کو لاچار کرکے محل شاہی مین داخل کیا اور سبنیس کو قتل کیا اسی اثنا مین پر سکلس ایک افسر فوج ویسپیشن کا مع فوج کے یہان آپہونچا اور وطلیس کو قید کرکے مار ڈالا

ذکر شہنشاہ ویسپیشن کا

اب ویسپیشن سلطنت رومیہ کبری پر ۷۰ء مین قابض ہوا خصلت اس شہنشاہ کی بہت اچھی تھی بروقت حاصل کرنے تاج کے اوسنے تمام کو جو کہ اوسکے سابق مین خلاف تھے معاف کردیا اوسنے تمام باشندونکو اجازت دی کہ جو کچھ کسیکو اپنے باب مین عرض معروض کرنا ہو خاص شہنشاہ سے عرض کرے اوسنے چغل خورون اور گوئیندون کو ایک قلم موقوف کیا یہ بہت سادہ مزاج تھا اوسکا قاعدہ تھا کہ ہر موسم گرما مین جبکہ کاروبار سلطنت سے فراغت ہوتی تو وہ اپنے گھر قدیم مین جو کہ ایک گانو مسمی رطی مین تھا چلا جاتا تھا وہان وہ پیدا ہوا تھا اور اوسکی والدہ بھی وہین رہتی تھی اوسکو اس بات مین بہت خوشی ہوتی تھی کہ ویسی ہی غریب حالت مین جیسے کہ وہ ایام خوردسالی مین تھا رہے + اوسنے اختیارات سنٹ کو جیسے کہ سابق تھے دیئے اور دوبارہ اونہون نے شان اور عزت سابقہ حاصل کی اسکی سلطنت مین لڑائی یہودیون سے انجام ہوئی نیرو کی سلطنت مین ویسپیشن واسطے زیر کرنے یہودیون کے گیا تھا لیکن جب اوسنے تمام ضلاع یہودیون کو زیر کرلیا تھا لیکن فقط دارالخلافہ رہگیا تھا اوسوقت وہ شہنشاہ

مقرر ہوا اور رومیہ کبری کو چلا آیا لیکن وہان اپنے فرزند طیطوس کو
چھوڑا اوسنے ایک حملہ مین بیت المقدس دار الخلافہ یہودیون کا قبضہ مین کرلیا
لیکن بسبب سرکشی اور سینہ زوری وہان کے باشندون کے شہر مذکور کو
رومیون نے خاک مین ملا دیا اور یک قلم غارت کیا اب وسپیشن نے شوالہ
جنیس کو بند کروا دیا اور طیطوس اپنے فرزند کو ولیعہد اور شریک سلطنت
مین مقرر کیا اور آخر کو ۷۹ برس کی عمر مین بیچ سنہ ۷۹ع کے مر گیا*

حال شہنشاہ طیطوس کا

خوبی قسمت رومیون سے بیچ ۷۹ سنہ کے طیطوس شہنشاہ ہوا قلم کو طاقت
نہین کہ اس شہنشاہ کی اوصاف بیان کرے اگر ایسے ایسے بادشاہ ہووین
تو خلقت رنج کو بھول جاوے کہ کسکو کہتے ہین طیطوس کی سلطنت مین رعایا
بہت آسایش سے رہی یہ ہنر ظاہری اور باطنی تمام رکھتا تھا وہ واسطے
خوشی اور آسایش خلق کے پیدا ہوا تھا اوسنے بہادری ذاتی سے عزت اور
شان رومیون کی دوبارہ زندہ کی لوگ چند کار احمقا ین کے جو اس سے
ایام خوردسالی مین بن آئے ذکر کرتے ہین لیکن اصل حقیقت مین اسکا باعث
یہ ہے کہ وہ ایام لڑکپن مین سلطنت کلادیس اور نیرو مین رہا تھا لیکن
بفور تخت پر بیٹھنے کے اوسنے تمام توجہ اپنی بیچ خوش رکھنے اور انتظام
رعایا کی ہر ایک افسر اور عہدہ دار کو جو نیک تھا مقرر کیا اوسنے واسطے
خوش رکھنے اپنی رعایا کے بموجب دستور قدیم کے خوش آیندہ کھیل
جاری رکھے اور بڑی عمدہ عمارت تماشا گاہ کی موافق شان سلطنت
کی بنوائی اول جلوس اس شہنشاہ مین پہاڑ آتش خیز وسوِیس مین سے

آگ اور فلزات نکلنی شروع ہوئی جسکے باعث سے شہر پومپی انی اور
ہرکلانیم دب کر غارت اور زیر زمین دفن ہو گئے اسی بلائے ناگہانی مین فاضل
پلنی بزرگ کی زندگی تلف ہوئی بسبب اسی قہر کے شہر نیمپلز نے نہایت
نقصان اوٹھایا لیکن ٹطوس نے وہان کے باشندون کی بڑی
تشفی کی اور اوسکا تلافی کیا اور جتنا کہ وہان کے لوگون کا نقصان ہوا تھا
اوسکی عوض مین اپنی گرہ سے اونسے خرچ کرکے مال و اسباب و روپیہ دیا جبکہ
شہنشاہ مذکور خود وہان تشریف لے گیا تھا اوسوقت خاص دار الخلافۃ
مین ایک قہر آلہی نازل ہوا یعنی شہر رومیہ کبری مین آگ لگ گئی اور ایک
بڑا حصہ دار الخلافۃ کا غارت اور ویران ہو گیا اس آفت سے جو لوگون کا
نقصان ہوا اوسکا عوض اونسے اپنی گرہ سے ادا کیا اور خزانہ عامرہ مین سے
کسیکو نہ دیا بلکہ خود اپنا اسباب بیچکر اپنی رعایا کو عطا فرمایا + یہ نیک شہنشاہ
جبکہ ایسے ایسے نیک کام کر رہا تھا کہ پیغام اجل آپہونچا اور اس جہان
ناپائدار سے بیچ ۸۱ سنہ ع کے طرف وطن خاص کے متوجہ ہوا کہتے ہین
کہ اسکے بھائی ڈومیشن نے اوسکو زہر دیکر مار ڈالا اور خود اپنے
تئین مستحق جہنم کا کیا +

حال سلطنت ڈومیشن کا

اب ڈومیشن نے جو کہ حقیقت مین بے رحم اور بے وقوف تھا ۸۱ سنہ ع مین
سلطنت حاصل کی اول اول مین جیسے کہ اکثر بادشاہ کیا کرتے ہین وہ
اعتدال سے چلا لیکن آخر کو اوسکا اصلی مزاج اوسپر غالب آیا + جب ملک
الامان مین سرکشی ہوئی اونسے وہان بعد رفع سرکشی کے بھی نہایت

قتل کیے کہ اوس سے اوسکا خونی مزاج ظاہر ہوگیا گو بیندے اور چغلخوروں
نے دربار شہنشاہی مین ہجوم کیا اور منجم مقرر ہوئے کہ وہ ہر ایک رئیس اور
امیر کا تقویم دیکھکر حال قسمت کا حال شہنشاہ سے عرض کرین تاکہ جس
کسیکی قسمت آئیندہ کو بہت اچھی معلوم ہو وہ قتل کیا جاوے لیکن رعایا
اور تمام لوگ اس ظلم وستم کو گوارا نہ کرسکے اور ایک سازش خاص محل
شاہی مین برخلاف شہنشاہ کے ہوئی جسمین کہ شہنشاہ مارا گیا اور
اسطرح پر سنہ ۹۶ ع مین اس ظالم سے جہان خالی ہوا

حال قسطیص نروا کا

بعد سلطنت دمیشین کے سازش کرنے والون نے قسطیص نروا کو شہنشاہ
پسند کیا یہ اول شہنشاہ تھا جو خاندان قیصران رومنیہ کبری مین سے
نہ تھا یہ شخص مقام نارفی مین جو عمبریا مین واقع ہے پیدا ہوا تھا او
خاندان کریطین مین سے تھا بروقت تخت نشینی کے عمر اوسکی ۷۰ برس
کی تھی اور حقیقت مین نیک تھا لیکن کاربار سلطنت کا بسبب پیرسالی اور
ملایمت مزاج کے نکر سکا اور اسیواسطے اوسنے طراجان کو گود لیکر اسکو سلطنت مین
شامل کیا اور جلد بعد اسکے چھہ مہینے سلطنت کرکر اس جہان فانی سے رحلت کی

حال شہنشاہ طراجان کا

طراجان حقیقت مین وہ نیکمیان جو لایق بادشاہ کے ہین رکھتا تھا
وہ عالی خاندان تھا وہ فن لڑائی سے بخوبی ماہر تھا وہ مدام
اپنی فوج کے ساتھہ پیدل چلتا تھا اور تمام

تکلیفات مین جو سپاہیون کو ہوتی تھین شامل رہا اوسنے برخلاف ابادیشیا
کے لڑائی کی اور اونکو جو ہمیشہ شہنشاہ سابق خراج دیتا تھا اسنے موقوف کیا
اسکی سلطنت مین خسروشاہ توران نے آرمینیا کا قبضہ کرلیا طراجان نے
یہ دیکھکر فوج گران سے طرف شاہ خسرو کے کوچ کیا اور اوسکو شکست
دیکر تابعدار کیا اور اوسکی دار الخلافہ طیسیفن اور ملک شام اور ملک مین
کا قبضہ کرلیا طراجان کو فتح کرنے ملکون کی طرف نسبت انتظام کے زیادہ تر
توجہ تھی ✤ وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ مین جوان برابر سکندر کے ہوتا ورنہ
مین بھی خوب فتح ملکون مین مشغول رہتا ✤ علاوہ ازین اوسنے کمیشیا
اور مقرر کرنے مجسٹریٹ کا رعایا کو بخشا اوسنے رعایا پر بہت فیاضی کی
تواریخ مین مذکور ہے کہ دو لاکھ لڑکے محتاجون کے اوسکی جیب خاص
سے تربیت پاتے تھے وہ سادہ مزاج تھا اور اوسنے بسبب انتظام اور
کفایت شعاری کے رعایا کو دولتمند کردیا اسکی سلطنت مین دربار مین
اچھے اچھے فاضل موجود تھے پلینی خرد اور شاعر جونل اور مشہور مورخ
طیسیطس اور پلوطارک اسیکے دربار مین تھے اسکے عہد مین ہر طرح
کے فنون نے ترقی پائی اس بادب اور نیک شاہنشاہ نے سنہ ۱۱۷ء
مین ۶۳ برس کی عمر مین اس جہان فانی کو چھوڑا ✤ ✤ ✤

ذکر شاہنشاہ ہیدریان کا

یہ شہنشاہ سنہ ۷۶ع مین پیدا ہوا تھا اور اسنے بہ بہانہ اس
بات کے کہ طراجان نے اوسے گود لے لیا تھا تخت شہنشاہی
حاصل کیا اور طراجان اسکا استاد بھی تھا

اوسنے اول تخت پر آتے ہی وہ ملک جو طراجان سنے فتح کیے
تھے چھوڑ دیے کسواسطے کہ بموجب مقولہ شہنشاہ اغوسطس کے
مشرقی حد سلطنت کی دریاے فراط تک کی اور اسکا باعث یہ تھا
کہ وہ خواہان بڑی سلطنت کا نہ تھا بلکہ توجہ اوسکی امن و انتظام
پر زیادہ تھی اسکا مطلب یہ تھا کہ رعایا کے نزدیک ہر دل عزیز
ہو جاے اوسنے اسیواسطے سرداران عالی خاندان پر بہت
بخشش کی جو کہ گردش زمانہ سے محتاج ہو گئے تھے اوسنے جہان
کہین خراج گران دیکھے کم کردیے اوسنے چند شہر جو منقضی
ہونے زمانہ سے غارت ہو گئے تھے پھر آباد کیے
اور شہر بیت المقدس کو دوبارہ بنواکر آباد کیا اوسکو
پیدل پھرنے مین کچھ عذر نہ تھا اس باعث سے رعایا
اوس سے محبت رکھنے لگی یہ شہنشاہ ہر طرح کے علوم سے
واقف تھا وہ شاعری اور علم موسیقی اور مصوری مین مہارت
کمال رکھتا تھا القصہ عہد سلطنت عیدریان کا وہ زمانہ تھا
جسمین عزت اور شان اور امن اور بہبود کی رومیون کو ہوئی
اوسنے طیطوس آرلیس انطونانیس کو اس شرط پر گود لیا کہ
بعد اوسکے وہ آنیس ورس کو مالک سلطنت کا کرے حقیقت مین
یہ دونو شخص نہایت نیک تھے اور اونہون نے چالیس برس
نہایت امن اور عقلمندی اور انتظام سے رومیون پر حکومت کی
شہنشاہ عیدریان بعد مقرر کرنے اس وصیت نامہ کے بیمار
ہو کر ۱۳۸ع مین مرگیا اور نام نیک اسکا جہان مین باقی رکھا

Digitized by Google

شہنشاہ انطونانس پایس

سلطنت انطونانس پایس کی مین مشہور روایتین کم ہوئین لیکن اوسکی سلطنت مین رعیت فرخندہ حال اور فارغ البال رہی اوسکی خصلت حکیمانہ تھی اور رعایا سے محبت پدرانہ رکہتا تھا اور مدبر تھا اور قانون ایسے عمدہ جاری کیے جنسے کہ خلقت کو نہایت آسایش پہونچی اوسکی بڑی توجہ طرف خبرداری غریبون اور مفلسون کے تھی اوسنے عزم اور شان سنت کی دوبارہ قائم کی اور اوسکی نیکی اور خداپرستی اور عدالت کی یہان تک شہرت ہوئی کہ جب کبھی غیر ملکون کے دو بادشاہون مین فساد ہوتا تھا تو وہ منصف قرار دیا جاتا تھا غرض کہ میرے قلم کو اتنی طاقت نہین کہ اوسکی تعریف تمام وکمال کرسکے یہ شہنشاہ چوہتر برس کی عمر مین سنہ ۱۶۱ع کے بائیس برس سلطنت کرکے مرگیا ❊

سلطنت شہنشاہ انیص ورص

شہنشاہ انیص ورص بھی موافق پچھلے شہنشاہ کے بہت نیک اور ہوشیار تھا جبتک شہنشاہ تخت پر بیٹھا تو اوسنے نام تبدیل کرکے مارقوس ارلیص انطونانس رکھا یہ بادشاہ بہت فاضل تھا اسنے کتابین تصنیف کین جنمین اوسنے مہمات کے حال اور علم اخلاق لکھا ہی اور وہ ابتک موجود ہین اس شہنشاہ کا ایک بھائی مسمی لیوشش ورص تھا اسمین سب عیب موجود تھے لیکن شہنشاہ زادے اپنا ایک خواہش سمجھکر سلطنت مین شریک کیا جبکہ شہنشاہ نے اپنے بھائی کو برخلاف شفا

توران سے جو کہ رومیون کی سلطنت پر تاخت لایا تھا اور ملک شام کو لوٹا تھا بھیجا وہ بجاے اوس سے لڑنے کے عیش و عشرت مین پڑا رہا اور ایک افسر کو بھیجدیا جسنے کہ شاہ توران کو شکست دی یہ شہنشاہ ایسا نیک تھا کہ جبکہ قوم الامانی اور وینیدیلیز اور دشییر وغیرہ سے ملک یونان وغیرہ کو لوٹا اور وہان کی رعیت کو تکلیف دی تو شہنشاہ سے اوسکا عوض اپنے گرہ سے دیا اب ظالم بھائی شہنشاہ سنے وفات پائی رعایا سکے نزدیک یہ شہنشاہ نہایت عزیز تھا یہانتک جبکہ یہ بیچ ۱۸۰ء کے مرگیا لوگون سنے اوسکے بت اپنے گھر مین رکھے ؁

حالت سلطنت رومیون کی شروع ۱۸۰ سی شہنشاہ قسطنطین تک

واضح ہو کہ موت شہنشاہ دومیشن سے جو ۹۶ء مین واقع ہوئی تھی موت شہنشاہ مارقوس انطونانس پایس تک کہ جسمین ایک زمانہ ایک سے اسی ۸۰ برس کا خرچ ہوا بہت اچھا تھا اور اس زمانہ مین جو جو شہنشاہ رومیون مین گذرے بہت نیک تھے اور ملک نے بڑی عزت اور شان اور رومیون سنے ایسی خوشی اور بہبودگی حاصل کی کہ کبھی نکی تھی اب بعد اس شہنشاہ کے رومیون مین جو شہنشاہ ہوے وہ بہت نامی تھے لیکن سیاست ظاہر ہو کہ انقلاب بین رومیہ کبری مین بڑی قوت رین گارڈ

نوبت پہنچی رین گارڈ ظاہر ہو کہ چو عین کہ رومی اوس فوج کو کہتے تھے جو کہ خاص شہنشاہ کی نگہبانی کیواسطے مقرر ہوئی تھی اب یہ فوج اتنی اختیار والی سلطنت مین ہوگئی تھی جسکا [illegible] کو معلوم ہوگا کہ فوج [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] رومیون مین تھا

نہایت اختیار رکھتی تھی حتی کہ اونھون نے چاہا جسکو ملک رومیونکو بیچ دیا
اور چاہا جسکو دیدیا اور جسنے انعام کثرت دیا اوسیکو شہنشاہی دی چنانچہ جب
کمودص شہنشاہ ہوا تو وہ بڑا ظالم تھا اور بعد اسکی پرٹنکس نے چاہا کہ شہنشاہی
حاصل کرے لیکن فوج نے جواب دیا کہ سلطنت رومیونکی نیلام ہوگی دیدیس جولین
نے سلطنت روم کو سپاہ سے خریدا اور تخت حاصل کیا اور سپاہ نے پرٹنکس
شہنشاہ سابق کو قتل کیا جب ملک شام اور انگلستان اور اور صوبجات روم مین
یہ خبر ہوئی اور اونکو گستاخی اور اختیار پاجانا فوج دار الخلافہ کا معلوم ہوا تو اونھون
نے بھی جسکو چاہا اپنی طرف سے شہنشاہ مقرر کیا لیکن صورص نے جسکو صوبہ
الیریا کی فوج نے شہنشاہ مقرر کیا تھا طرف دار الخلافہ رومیہ کبری کے کوچ کیا
فوج نے یہ دیکھتے ہی جولینس کو معرض قتل مین پہونچایا اور صورص تخت پر بیٹھا
اور بعد صورص کے کیرکلا ہوا اور ان دونونے ایسے ایسے ظلم کیے کہ مین اونکی لکھنے سے
اپنی کتاب کو طول نہ دونگا اور بعد ازان سکندر صورص اور بعد ازان میگزیمن اور
بعد اوسکے غوردین اور ویلیشص اور غیلوس اور دیلیخیص اور غلیفس اور
کلاویص دوم اور آرلین اور طسیطوس اور پروبیص اور فیروس وغیرہ شہنشاہ
ہوئی اور یہ شہنشاہ نہایت مشہور گذرے ہین انکا حال تواریخون مین مفصل لکھا ہی
لیکن چونکہ اس فقیر کو اپنی کتاب مین حالات بڑے بڑے بزرگون اور نیک مشہور
آدمیون کا لکھنا ضرور ہے اسواسطے ان شہنشاہون کا حال لکھنے سے مین
مقصر ہا کہ انکا حال دلچسپ نہین ہے یہ لوگ اکثر ظالم گذرے ہین اور نیک طینت نہ تھے
بعد ان چند شہنشاہون کے ایک اور بڑا شہنشاہ صفحہ دنیا پر ظاہر ہوا جسکا نام قسطنطین اعظم
تھا چنانچہ اوسکا حال بھی مین ذیل مین لکھتا ہون اور طالبان فن تواریخ
پر واضح ہو کہ شہنشاہ قسطنطین نے دار الخلافہ ملک روم کا شہر رومیہ کبری سے

اوٹھاکر شہر قسطنطنیہ مین مقرر کیا اور ۳۳۰ء مین شہر قسطنطنیہ کی بنیاد ڈالی اور آباد کیا * اور فارسی کے تاریخ نویس اسوقت سے یعنی جب کہ قسطنطنیہ دار الخلافہ روم کا ہوا اور قسطنطین شہنشاہ ہوا تاریخ روم کی جانتے ہین اور اس زمانہ سے پیشتر کی تاریخ سے نہایت کم واقف ہین بلکہ میری دانست مین کسی نے نہین لکھی ہے اسیواسطے تاریخ اوس زمانہ روم کی اس عاجز نے شہنشاہ قسطنطین تک لکھی اور عثمان مسلم کو اوطرف موڑ کر متوجہ کرتا ہون لیکن پہلے اس سے کچھ حال شہنشاہ قسطنطین اعظم کا کہ نہایت بڑا آدمی گذرا ہے لکھتا ہون *

حال شہنشاہ قسطنطین اعظم کا

یہ شخص قسطنطنیہ کا شہنشاہ تھا اور زمانہ قدیم مین نہایت مشہور اور بڑا بادشاہ ہوا ہے اور جسکا ابتک بڑی بڑی تواریخون مین ذکر ہے یہ اقبالمند بادشاہ بیٹا قسطنطیس کلورس کا تھا اور ۲۷۲ء مین باغ ہستی پر نمودار ہوا اگرچہ اس شہنشاہ کے حالات اس قابل ہین کہ ایک دفتر اونکے لکھنے کو چاہیے لیکن بطور مختصر واسطے اطلاع اہل علم دوست کی لکھتا ہون بر وقت وفات والد بزرگوار اپنی کی وہ بحمایت فوج کی ۳۰۶ء مین تخت شہنشاہی جلوہ افروز ہوا اول مہم اوسکی یہ تھی کہ اوسنے قوم فرینگ کو شکست دی اور دریاے راین کو پار کرکے ملک سنبلجیم پر تاخت کی اور بعد ازان اوسنے فلسطا بیٹی میکزمین سے شادی کرلی لیکن بعد ایکسال کے اوسنے اپنے خسر سے لڑنا چاہا کسواسطے کہ اوسنی ملک مین جھنڈا سرکشی کا بلند کیا تھا اور اپنی تئین شہنشاہ قسطنطنیہ کا ظاہر کیا تھا لیکن یہ جھوٹا لقب شہنشاہی کا چند روز کا تھا کسواسطے کہ شہنشاہ قسطنطین نے اوسکو قید کیا اور حکم پھانسی کا دیکر اوسکو

Digitized by Google

جہنم کو روانہ کیا اس امر سے شخص مرحوم کا لڑکا یعنی سالا شہنشاہ کا جسکا نام
معز بشص تھا مستعد بجنگ ہوا اور چاہا کہ اپنے باپ کا عوض بہنوئی سے لیوے
لیکن چونکہ ستارہ شہنشاہ کا اللہ تعالیٰ کے یہان سے چمکا ہوا تھا اور دنیا مین اوسکا
نام ہونا تھا تو کوئی کچھ نکر سکا اور ایکسا امر عجیب واقع ہوا اور وہ امر یہ ہے کہ شہنشاہ
نے خود یوسی بیس سے فرمایا کہ مین نے آسمان پر ایک صلیب(۱) دیکھا ہے اور اوسپر
یہ کندہ یعنی لکھا ہوا تھا (ان ہوک سگنو ونسر) اس عبارت کی معنی یہ ہین کہ
اگر ایسی نشانی شہنشاہ اپنے پاس رکھے تو بیشک فتح مند ہوگا چنانچہ شہنشاہ نے
جلد بمجرد دیکھنے کے یہ علامت آسمان مین اوسی طرح کے جھنڈے شہنشاہی تیار
کروائے اور اپنے دشمنون پر خدا کی مدد سے غالب آیا اور اوسنے اپنے دشمن مذکور
یعنی سالے کو قید کرکے دریاے طبر مین پھکوا دیا اس بات کی واقع ہونے سے
وہ خوب مضبوطی سے مذہب عیسائی پر یقین لایا اور حکم دیا کہ اہل عیسائی
کو کسیطرح کا کوئی دق نکرے شہنشاہ نے اپنی دختر کی شادی لسی نس سے
کردی لیکن یہ کمبخت اپنے خسر کی شہرت کو جو کہ اب تمام جہان مین پھیل رہی تھی
نہ دیکھ سکا اور حسد کرنا شروع کیا اور برخلاف شہنشاہ کی مقام بینو نیا
مین مسلح ہوا جب کہ شہنشاہ لڑائی پر برخلاف اپنے داماد کے چڑھا
اوس وقت اوسکے ساتھ بڑے بڑے پادری تھے اور اوسنے بروقت
کارزار کے صرف قادر مطلق کی جناب مین سجدہ کیا اور اپنے حق مین دعا
مانگی اور خلاف اسکے شہنشاہ کا داماد جھوٹے دیوتاؤن اور منجمون
اور جادو کرنے والون پر اپنی فتح کا بھروسا رکھتا تھا اب اخیر انجام
اس لڑائی کا یہ ہوا کہ بعد خونریزی کے +

(۱) صلیب اوسکو کہتے ہین جسپر حضرت عیسیٰ کو پھانسی دی گئی تھی

شہنشاہ فتح مند ہوا اور اپنے رشتہ دار داماد کو امن بخشا اور اوس گستاخی کو
اوسکی معاف کیا لیکن بعد ازان اوسکا بلند نظر داماد چپکا نہ رہا اور پھر دشمنی
اپنے خسر کی طرف ظاہر کی پھر شہنشاہ قسطنطین نے لاچار ہوکر اوسکو گرفتار کیا
اور مروا ڈالا اب بعد انفراغ ان جھگڑون کے شہنشاہ قسطنطین بالکل ملک
مشرقی اور مغربی سلطنت کا ہوگیا اور اب اوسکا ارادہ یہ ہوا کہ کسیطرح سے
ملک مین امن اور انتظام ہو اوسنے انصاف مین بڑی عزم دکھلائی اور بیچ
پھیلانے مذہب عیسائی کے اوسنے بڑی گرمجوشی کی اور اپنی وسیع سلطنت
مین مذہب عیسائی قائم کیا اور شہنشاہ نے اپنی توجہ طرف ملک گیری کے
بھی رکھی اور اوسکے عہد مین دار الخلافہ شان دار شہر قسطنطنیہ مین اچھے اچھے
فنون کا چرچا سنا گیا اور اوسکا لقب شہنشاہ اعظم ہوا اگرچہ اوسنے
بہت اچھے اچھے کام نمایان کیے لیکن چند کام اوس سے ایسی برجی
سکے بھی بن آئے کہ اوسسے اوسکی نیک خصلت پر داغ بدنامی کا
لگ گیا ایک بڑی بدنامی کی بات اوسکے حق مین یہ ہوئی کہ اوسنے
کرسپس اپنے فرزند کو قتل کروایا اس شہنشاہ نے اکتیس سال
جہان مین حکمرانی کی اور بموجب اسکے کہ امیر و فقیر کو ایکدن
خاک مین ملنا ہے ۳۳۷ع مین اس جہان ناپایدار سے طرف
وطن خاص کے رحلت کر گیا اور صرف اپنا نام صفحہ ہستی پر چھوڑ گیا
اوسکے تین لڑکے تھے اون لڑکون مین سلطنت روم کی تقسیم
ہوگئی شہر قسطنطنیہ اوس ترکستان مین واقع ہے جو کہ کنارہ فرنگستان
پر ہے اور نزدیک اسکے ملک یونان واقع ہے اوراب اس زمانہ مین
شہر قسطنطنیہ دار الخلافہ سلطان روم کا ہے ✦

Digitized by Google

حال شاہنشاہ سکندر کا

سکندر بیٹا بادشاہ فیلقوس کا تھا اور بادشاہ فیلقوس بادشاہ مقدونیا کا
جو کہ یونان مین واقع ہے تھا فیلقوس نے واسطے تربیت اپنے بیٹے سکندر کے
حکیم ارسطو کو مقرر کیا تھا اور اس بڑے فاضل نے اوسکو ایسی تربیت کی کہ وہ
اظہر من الشمس ہے سکندر بعد وفات اپنے باپ کے بیس برس کی عمر مین تین سے
چھتیس برس ٣٣٦ پہلے پیدا ہونے حضرت عیسی کے یعنی آج تک دو ہزار ایک سو
تراسی برس گذرتے ہین کہ تخت مقدونیا پر بیٹھا اور اوسنے ایسے ایسے کارہای نمایان
کے اور بڑی بڑی مہمین کین ہین کہ حال مفصل اونکا میری تمام کتاب مین بھی گنجایش
نہین کرسے لہذا کچھ تھوڑا سا حال مختصر لکھا جاتا ہے واضح ہو کہ جب سکندر
بیس برس کی عمر مین تخت پر بیٹھا تو اہل یونان یہ جانکر کہ ایک لڑکا تخت نشین
ہوا ہے سرکشی کرنے لگے لیکن سکندر نے ساتھ کمال شجاعت کے
اہل یونان کو خوب سزا دی اور اپنا مطیع کیا یہان تک کہ چندروز مین
اس سے سب ڈرنے لگے بعد اسکے تین سو چونتیس برس پہلے پیدایش
حضرت عیسی کے بائیس برس کی عمر مین اسنے فتح کرنا سلطنت ایران
کا ارادہ کیا اور جب اسنے ارادہ پار کرنے دریا سے گرینکس کا کیا
تو ایرانی فوج نے اوسے سامنے سے اوترنے سے روکا لیکن اسنے اپنی شجاعت
سے فوج ایرانی کو وہان شکست دی اور دریا کو پار کیا اس عرصہ مین
بوجہ گرمی کا موقوف رہا اور سکندر نے کچھ اپنی فوج کو رخصت
واسطے گھر جانیکی دی یعنی تھوڑے سے دنون کے جب اسکی فوج
گھر سے واپس آئی تو اسنے ادھر ادھر کے ملک یعنی ایشیا

پیغالی گونیا وغیرہ فتح کیے اور سامان دوسری لڑائی کا اہل ایران سے کیا
اور فتح عظیم حاصل کی اور بعد اسکے سکندر نے ترکستان اور شام و مصر وغیرہ
کو فتح کیا اور لڑائی مذکورہ بالا مین دارا تو بچکر بھاگ گیا لیکن اوسکی ما اور اسکی
جورو اور تمام عیال و اطفال اوسکے سکندر کے ہاتھ قید ہوے اس بڑی عظیم
فتح نے اور ریاستون کو جو کہ اس پاس تھین ڈرادیا اور وہون نے تابعداری سکندر کی
اختیار کی بعد اس فتح کے سکندر طرف ترکستان کے متوجہ ہوا اور ملک شام کو
فتح کرکے واسطے زیر کرنے ملک مصر کے جاکر اوسکو اپنے قبضہ مین لایا اور دریای نیل
جہان کہ سمندر سے ملتا ہے ایک شہر بہت عمدہ اور شاندار تعمیر کروایا جو کہ
ابتک آباد ہے اور اس شہر کو سکندریہ کہتے ہین جبکہ سکندر مصر مین تھا اوسکو خبرین
پہونچین کہ دارا شاہ ایران نے پھر واسطے لڑنے کے بڑی فوجین تیار کین ہین
یہ خبر سنتے ہی مصر سے پھرا اور دریاے فرات کو پار کرکے الجزیرہ مین جو کہ
درمیان ٹگرس اور فرات کے واقع ہے آیا اسی وقت مین دارا بھی اپنی فوجین لیکر
اربلا سے چالیس میل آگے بڑھ کر بڑے بڑے میدانون مین آپڑا اور سکندر
بھی الجزیرہ سے پانچ کی راہ طے کرکے مقابلہ اپنے دشمن کے آگیا اور ایک
مورخ بیان کرتا ہے کہ دارا کی فوج قریب دس لاکھ کے تھی
اور سکندر کی قریب ۴۷ ہزار سکندر نے باوجود اس قلیل
فوج کے نہایت دلیری اور مردانہ عزم سے قلب مین فوج دارا
کے جہان کہ جھنڈا بادشاہی لہرا رہا تھا گھسکر حملہ کیا اور لڑائی طرفین
سے شروع ہوگئی اور سکندر بوقت لڑائی کے اس فکر مین تھا
کہ کسی طرح سے خاص دارا کو قید کرون اتنے مین یہ تو اس
فکر مین تھا کہ قریب تھا کہ فوج سکندر کی شکست کھاوے لیکن یہ جھٹ خود اپنے ساتھ

بہت عمدہ اور کار آزمودہ سوار لیکر لڑائی مین گھس گیا اور خوب لڑا یہ
لڑائی بڑی دیر تک جاری رہی اور لاکھون آدمی مقتول اور مجروح
ہوے حقیقت یہ ہو کہ یہ اخیر نہایت بڑی اور بھاری لڑائی تھی لیکن اخیر
نوبت سکندر نے دارا کو شکست دی اور دارا لڑائی مین سے بھاگ گیا
اور بہت سی فوج اوسکی ماری گئی اور قید ہوئی اور بوقت بھاگنے دارا کی
سکندر نے اوسکا تعاقب کیا اور شہر بابل وغیرہ مین ہوتا ہوا طرف صفہان
کی جہان کہ دارا بھاگ گیا تھا چلا اور جبکہ سکندر بھاجل مین پہونچا تو
اوسنے خبر پائی کہ دارا کو اوسکے دو بڑے بڑے افسرون نے رستہ ہی مین
مار ڈالا جبکہ سکندر نے راستہ مین دارا کو مردہ پایا تو اوسے بڑا رنج ہوا
اور اوسنے دارا کو بموجب بادشاہی شان کے دفن کیا اس طور پر ایسی
طاقت مند اور بڑی سلطنت ایران کی اسکے ہاتھہ آئی اب سکندر خراسان
قندہار بلخ ماورالنہر مین ہوتا ہوا اور اونکو فرمان بردار کرتا ہوا اوسلے
ارادہ فتح کرنے ہندوستان کے کابل مین آیا مورخ بیان کرتے ہین کہ
شہر کابل بسایا ہوا اور بنیاد ڈالا ہوا سکندر کا ہے سکندر نے کابل مین
سب راجاؤن ہندوستان کو واسطے تابعداری کے بلوایا اور راجہ ٹکشلا
نے جسکی عملداری ہر دو طرف کنارہ دریاے سندھ کے تھی تابعداری
سکندر کی قبول کی اور سکندر نے کشتیان واسطے پار کرنے دریای سندھ
کے تیار کروائین اور دریاے مذکور کو پار کرکے ہندوستان مین آگیا
اور سکندر یہان دریاے جہلم پر بھی راجہ فور سے جو ایک راجایان ہند
مین سی تھا لڑا اور بعد بڑی خونی لڑائی کے فور نے شکست کھائی اور سکندر نے
اوسی تابعدار کیا اور بعد ازان سکندر نے دریاے چناب اور راوی کو

Digitized by Google

پار کیا اور رستہ مین سب اہل ہنود نے تابعداری سکندر کی اختیار کی
اب سکندر دریاے بیاس تک پہونچا تھا اور اوسکا ارادہ پٹنہ کو جانیکا
تھا اور ان دنون مین راجہ پٹنہ کا چندر گپت تھا لیکن چونکہ فوج سکندر
کی عرصہ نو برس سے ملکون دور دراز مین لڑتی پھرتی تھی تو اوسنے اب
مراجعت کرنا چاہا اور اپنے ملک مین جاکر عیال و اطفال اپنے کو دیکھنا چاہا
ہر چند سکندر نے سمجھایا لیکن اوسنے نہ مانا ناچار سکندر نے طرف اپنے
وطن کے کوچ کیا اور بوقت بازگشت کے ہندوستان سے رستہ مین
سکندر اور اہل ملتان سے لڑائی ہوئی اور بوقت لڑائی کے سکندر بڑی
بہادری اور مردانگی کو کام مین لاکر خود اکیلا دیوار شہر کو پھلانگ کر
شہر مین گھس گیا اور دشمن سے خوب لڑکر شکست دی لیکن اس
لڑائی مین اسنے اتنے زخم کھاے تھے کہ توقع زندگی کی نرہی تھی لیکن
بعد چند روز کے اسنے شفا پائی اور پھر کوچ طرف اپنے وطن کے جاری کیا
اور ایران مین ہوکر طرف شہر بابل کے بارادہ زیر کرنے اہل عرب کی
چلا گیا اور جبکہ وہ شہر بابل مین پہونچا تو وہان اسکو پیغام اجل آپہونچا
اور عارضہ بخار کا لاحق ہوا اور اسی مرض مہلک مین جبکہ اوسکی عمر
تمیس ۳۲ برس کی تھی بارہ ۱۲ سال سلطنت کرکے اس عالم فانی سے طرف
عالم جاودانی کے رحلت کر گیا + حقیقت یہ ہے کہ جیسا یہ شاہنشاہ
یونانی گذرا ہے اور اس نے نام پیدا کیا ہے آج تک کوئی ثانی اسکا
صفحہ زمین پر نہین پایا گیا ہے قلم اور زبان کو اتنی طاقت نہین کہ
اوسکی بہادری اور مردانگی کے اوصاف بیان کرسکے فقط

تصویر سکندر کی بھی درج کتاب ہوتی ہے

شبیه شاہنشاہ سکندر

Digitized by Google

حال سلطنت دمطریس کا

دمطریس بعد کتنی مدت شہنشاہ سکندر کے بادشاہ مقدونیا کا ہوا اور مورخ اسکو بھی بہت مشہور اور شجاع بادشاہ لکھتے ہین اور شجاعت اور دلیری مین سکندر ثانی کہتے ہین اگرچہ سکندر کاسا نصیبا اور اقبال نہین رکھتا تھا یہ بادشاہ بیٹا انطی غونس کا تھا جب کہ دمطریس بیس برس کا ہوا تو اوسنے برخلاف بطلیموس شاہ مصر کے لڑائی کی اور بعد بڑی شجاعت کے اوسنے مقام غازا مین شکست کھائی لیکن بعد اسکے اوسنے اپنی فوج کو دوبارہ آراستہ کیا اور دوسّے پچاس جہاز تیار کرواکر طرف شہر اسینہ کے جوکہ دار الخلافہ یونان تھا گیا اور وہان اوسنے فیلرس کو شکست دیکر وہان سے نکالدیا اور بعد اسکے اور اور فتوحات نمایان کین اور قسندر شاہ مقدونیا کو شکست دی اور بیرو شاہ سکندر کے یہ دیکھکر کہ اوسنے یونان مین بڑا نام پیدا کیا رشک نے گئے اور ایک فوج جرار جمع کی اور ۳۰۱ سنہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے درمیان اونکے اور شاہ دمطریس کے جنگ عظیم واقع ہوئی اور بڑی دیر تک یہ جنگ جاری رہی اور مقام رزم گاہ مین باپ دمطریس کا مارا گیا اور بعد اسکے دمطریس نے شکست کھائی اور میدان کارزار سے بھاگا اور بعد اسکے چونکہ دمطریس بڑا شجاع تھا پھر اوسنے فوج جمع کی اور دوبارہ شہر اسینہ کا قبضہ کرلیا اور شاہ مقدونیا کو قتل کرکے وہان کی بادشاہی لے لی اور بعد سات برس کے بادشاہت کے وہ ملک شام مین ۲۸۳ برس پیشتر عیسیٰ کے مرگیا یہ حال اسکا نہایت مختصر لکھا گیا + تصویر بھی اوسکی درج ہے +

شبیہ دمطریس

حال بادشاہ پررس کا

واضح ہو کہ پورانے زمانہ مین اہل روم اور یونان بہت مشہور قومین گذری ہین ہر طرح کے آدمی ان قومون مین پائے جاتے تھے مثلاً حکما اور شاعر اور فصیح اور مصور اور سپاہی اور مدبر مورخ سب ان قومون مین پلے جاتے تھے اور اسیواسطے ان قومون مین سے جو مشہور آدمی ہوئے ہین اونکا حال عاقلان اور علم دوست کی نزدیک خالی از فائدہ نہین ہے * واضح ہو کہ ملک اپیرس ایک ضلع ملک یونان مین تھا اور اس ملک کا بادشاہ پررس تھا اور چند روز کے بعد قوم مولوسی نے اسکے باپ کو اور بہت سے رشتہ دارون اور رفیقون کو قتل کیا لیکن پررس جو بہت صغر سن تھا بچ گیا اور اوسکو اوسکے رفیق پاس گلاکس بادشاہ اللیریکم کے لے گئے اور اوسکی پناہ مانگی اور اس نیک مزاج بادشاہ نے پررس کو بہت اچھی طرح سے تربیت کیا اور جب اوسکی عمر ۱۲ برس کی ہوئی اوسنے اوسی ملک کو جو اوسکے بزرگونکا تھا اپنے قوت بازو سے دلوادیا پانچ برس بعد ملک اپیرس مین لوگون نے سرکشی کی اور پررس کو اپنے تخت اور سلطنت کو چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور اپنے سالے دیمیتریس کے پاس پناہ لی اور وہان وہ اپنے سالے کیطرف سے مشہور لڑائی مقام ایپسس پر لڑا اور وہان اوسکی شجاعت اور استقلال بہت ظاہر ہوا جب دیمیتریس اور بطلیموس شاہ مصر مین عہدنامہ صلح کا ہوا اوسوقت پررس بطور اول کے مصر کو بھیجا گیا وہان جاکر اسقدر لیاقتین اپنی دکھلائین کہ انٹی گون بیٹی برنیس کی سے بیاہی شادی کی

Digitized by Google

بطلیموس شاہ مصر سے جس کی نسبت قرار پائی تھی برنیس نے پررس سے
شادی کردی اور اس باعث سے پررس کو یہ بات حاصل ہوئی کہ اوسکو برنیس
کی سلطنت مین بھی دعوی پہونچا جو اوسنے حصہ غاصب نیوٹولمس سے حاصل کیا تھا
لیکن نیوٹولمس نے بہانہ دعوت کے برنیس کو زہر دیا پررس اب شریک سی میکس
کے سنہ ۲۹۲ برس پہلے حضرت عیسی کے بادشاہ میسیڈن کا ہو گیا لیکن اوس
ملک کے لوگون نے پررس کو نکال دیا اور اظہار کیا کہ ہم اور کسی بادشاہ کو
سواے سی میکس کے اپنا بادشاہ نہین مانتے بعد ازان ٹارنٹینس نے
پررس کو بلوایا اور کہا کہ برخلاف رومیون کے میری طرف سے مہم کر
چنانچہ وہ مع مضبوط فوج کے اطالیہ سے گذرا اور رومی کونسل کے پاس
پیغام بھیجا کہ ہم تمہارے اور نیٹی ٹارنٹینس کی صلح کروا دین گے رومیون نے
اس بات کو نہ قبول کیا اور کہا کہ ہم کچھ کسیطرح سے نہین ڈرتے ہین چنانچہ
پھر اس مین ایک بڑی لڑائی واقع ہوئی جسمین کہ پررس رومیون پر بسبب
ہاتیون کے فتح یاب ہوا اور آگے کو بڑھا یہان تک کہ شہر روم دار الخلافہ
کے نزدیک جا پہونچا اور وہان جا کر سنکاس شاگرد ڈمستھنیز فصیح کو
روم کو بھیجا کہ ہم تم سے دوستی کیا چاہتے ہین رومیون نے جواب دیا کہ
اگر پررس ہم سے صلح کیا چاہتا ہے تو ہمارے ملک مین سے اپنی فوج
لیکر چلا جاوے لیکن پھر دوبارہ جنگ آپسمین ہوئی اور پھر پررس
فتح مند ہوا لیکن اوسکی فوج کا بہت نقصان ہوا پررس یہان لڑ رہا تھا
کہ شاہ سسلی نے اوسکو بلوایا کہ ہمکو کارتھیج والون سے آزاد کر
چنانچہ پررس نے کارتھیج والون سے لڑ کر اونکو شکست دی اور ایلیس اور
اور ضلعون کارتھیج والون کا قبضہ کر لیا اسوقت پررس کو ٹارنٹینس نے

Digitized by Google

دوبارہ اطالیہ کو واسطے لڑنے رومیون کے بلوایا اور ایک لڑائی ٹبوٹیم مین واقع ہوئی لیکن آخر کو پررس نے شکست پائی اس سبب سے پررس اپنے ضلع ایپرس کو چلا گیا اور وہان سے اور تازی فوج جمع کر کے چلا اور گوناٹیس بادشاہ میسیڈن کو شکست دی اور تھوڑا سا اچھا ملک اوسکا لے لیا اور وہان سے طرف ارگوس کے چلا وہان درمیان اری شیش اور آری شیش کے جھگڑا ہو رہا تھا اگرچہ پررس آری شیش کی طرف ہو کر شہر مین چلا گیا لیکن اوسکو اری شیس کی فوج سے لڑنا پڑا اور اس لڑائی مین یہ ایک عورت کے ہاتھ سے جسنے ایک کھپریل کا ٹھیرا اوسکے سر مین مارا مر گیا اور اس عورت نے اسکو اسواسطے مارا کہ وہ اوسکی بیٹی کو مارنے چلا تھا یہ واردات دو سے بہتر ۲۷۲ برس پیشتر پیدا ہونے حضرت عیسیٰؑ کے واقع ہوئی تھی بہت سے مصنف لکھتے ہین کہ اسی بادشاہ نے شطرنج کا کھیل ایجاد کیا تھا اور یہ بھی کہتے ہین کہ اوسنے ایک شخص کی بیماری تلی کو اپنا داہنا پیر چھوا کر اچھا کر دیا تھا اسیواسطے لوگ اوس کے اوس انگوٹھہ کو بڑا کراماتی بتلاتے ہین تصویر پررس کی بھی دوسری صفحہ مین درج کرتے ہین فقط

حالات دلیر و شجاع سرداران عالی وقار ملک روم قدیم کا

اب مین اون بہادران او رجنگ آوران زمینہ کبیری کا جو سابق مین گذرے ہین

Digitized by Google

شبیہ بادشاہ پرس

Digitized by Google

لکھتا ہون میرے قلم کو طاقت نہین کہ حالات مفصل لکھے اور ایک ایک کتاب مین ایک ایک سردار کا حال لکھون تو بھی اکتفا نکرے لاچار بطور اختصار صرف واسطے آگاہی یہان کے لوگون کے لکھتا ہون اگر ہندوستانی اونکے حالات سے واقف ہوتے تو رستم اور زال کا ہرگز نام نہ لیتے فقط *

حال سلاح کا

سلاح ایک بڑا سردار رومیون مین گذرا ہے وہ ایک عالی خاندان اور علاقہ جلیلیہ کونسل کا (اس لفظ کے معنی ہم سابق مین لکھہ چکے ہین) روم مین رکھتا تھا یہ سردار ۱۳۸ع پہلے حضرت عیسیٰ کے روم مین ایک غریب گھر پیدا ہوا تھا لیکن ایک شخص امیر عظام نے اوسکو اپنی پرورش مین رکھا اور بعد اوسکے سلاح اوسکی دولت کا مالک ہوگیا اوسنے ملک حبش اور مصر وغیرہ مین زیر حکم سردار ماریس کے بہت شجاعت کے کام کیے اور بعد ازان ماریس کو زیر کرکے ملک شام اور ارمان اور بغداد وغیرہ مین حکمرانی کرنے لگا یہ دیکھکر حکام رومیہ کبرے نے برخلاف اوسکی سازش کی اور سلاح یہ سنکر بہت خفا ہوا اور دار الخلافہ کی طرف کوچ کرکے اور وہان داخل ہوکر اوسکا قبضہ کرلیا اور اوسکے سامنے کوئی اور حاکم کان نہ ہلا سکا اور بعد ازان اوسنے متراد طیش شاہ یونان کو زیر کرکے اوس سے پھر صلح کرلی لیکن اس غیر حاضری مین جن لوگ رومیہ کبریٰ مین دخل پاگئے تھے اونکو اوسنے پھر آنکر زیر کیا اور رومیہ کبریٰ کا مالک ہوکر کار بیرحمیون کے کرنے لگا لیکن یہ آدمی باعلم اور مدبر

شبیہ سلوح

Digitized by Google

اور شیر افگن تھا اوسنے ارسطو کی کتابون کا رواج دیا آخرکو ۴ شہ
پیشتر عیسیٰ کے اوسکے بدن مین کیڑے پڑ گئے تھے اور وہ مر گیا
تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہے

حال مارقوس انطنی کا

یہ مشہور سردار حکام ثلث روم مین سے ایک حاکم تھا بیچ ۸۳ شہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے روم مین پیدا ہوا اور بعد وفات اپنے والد کے تمام جایداد اور اسباب موروثی کو بیچ کر کھا گیا اور بعد اسکے وہ ملک شام کو چلا گیا اور شاہ بطلیموس کو تخت مصر پر بٹھانے مین اپنی شجاعت سے بڑی مدد کی اور پھر داروغہ طویلہ شہنشاہی کا ہوا اور بعد ازان وہ شہنشاہ قیصر کے ساتھ حکمرانی رومیون پر کرنے لگا اور شہنشاہ قیصر کا بڑا دوست ہوگیا اور بعد قتل قیصر کے اوسنے چاہا کہ اوسکو حکومت مقدونیہ اور شام کی ملجاسے لیکن اس ارادہ مین کامیاب نہوا برخلاف بروطس اور کیشیص قاتلان قیصر کے لڑا اور اونکو پلپیا شکست دی اور برخلاف بروطس کے سامنے رومیون سے درباب مارڈالنے شہنشاہ قیصر کے فصیح کلام کیے + اور بعد ازان انطنی مصر کو چلا گیا اور شہر سکندریہ بیچ ۳۰ شہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے جان مستعار کو حوالہ قادر مطلق کے کر دی +
تصویر اوسکی بھی دوسرے صفحہ مین درج ہے +

ذکر پومپی اعظم کا

Digitized by Google

شبیہ مارقوس انطنی

یہ نہایت مشہور آدمی روم مین گذرا ہے حکام ثلث روم مین سے قیصر
کے ساتھہ ایک حاکم اکبر یہ بھی تھا یہ بہادر ایک عالی خاندان تھا اور
۱۰۶ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا اور فن سپاہگری کا اپنے باپ سے
حاصل کیا اور بیچ عمر تیئیس برس کے حکومت پندرہ ہزار سوارون کی
حاصل کر کے سردار سلاح کے ساتھہ ہوا اور اوسکے دشمنون کو بیچ افریقہ
اور جزیرہ سقلیہ کے شکست فاحش دی اور بعد ازان رومیہ کبری
مین آنکر علاقجات جلیلہ اور حکومت کے حاصل کیے اور سلطنت روم کو
ایشیا خرد سے پرے تک فتح کر کے پھر آیا اور بعد ازان وہ قیصر کے ساتھ
حکمرانی کرتا رہا اور قیصر کی لڑکی سے شادی کر لی لیکن آخر کو بسبب
رشک اور حسد شہنشاہ قیصر اور پومپی مین عداوت قلبی ہوگئی اور پومپی
نے بیچ لڑائی فارسیلیا کے قیصر سے شکست فاحش کھائی اور مصر کو
بھاگ گیا اور وہان وزرا شاہ مصر کے حکم سے ۴۸ سنہ پیشتر حضرت
عیسی کے قتل کیا گیا + تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مین
درج ہوئی ہے +

ذکر بروطس کا

بروطس نہایت نامور سردار رومیون مین سے ۸۵ سنہ پیشتر
حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا جبکہ پومپی قیصر کے ساتھہ
لڑتا تھا اوس وقت بروطس پومپی کے طرفدارون مین
تھا لیکن بعد غارت ہونے پومپی کے قیصر کے ہاتھہ سے بروطس
قیصر کا نہایت دلی دوست ہوگیا اور شہنشاہ اوس سے نہایت

Digitized by Google

شبیہ پومپی اعظم

Digitized by Google

محبت رکھنے لگا اور مدارج اعلی پر ممتاز ہوا لیکن وہ آزادی روم
مین مثل اوسکے جد امجد کے چاہتا تھا اور آرزومند تھا کہ قیصر
سلطنت رومیون مین اختیار کلی نہ پاوے اور رومی اوسکی بالکل
تابعدار اور غلام نہ ہوجاوین اسیواسطے اسنے ایک سردار کیشعن اور
اور امیران عظام سے سازش کی اور شہنشاہ قیصر کو معرض قتل
مین ہوپنچایا + انطنی یہ سنکر خفا ہوا اور قاتلان شہنشاہ قیصر کو
شکست دی اور بروطس ایک غار مین چھپ گیا اور جب دیکھا کہ
رومی اوس سے نہایت خفا ہین اوسنے سامنے اونکے ایک تقریر بہت
فصاحت سے کی لیکن کچھ فائدہ نہوا + اور اپنے اوپر یہ آفت
دیکھکر اوسنے اپنے ایک دوست سے کہا کہ تو مجکو قتل کر جو مین
بے عزتی سے مارا نجاوٗن چنانچہ ایک اوسکے دوست نے بموجب
اپنے امیر اعظم کی خواہش کے اوسکو خنجر سے بیچ ۴۲ سنہ پیشتر حضرت
عیسیٰ کے ہلاک کیا + تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مین
مندرج ہوتی ہے +

ذکر قیس مارلیص کا

مارلیص بڑا مشہور بہادر اور شجاع و نامور اور صاحب
نصیب روم مین گذرا ہے

بیت

ہنر تھے لڑائی کے اوسمین تمام	ہنر بر فگنی تھا سدا اوسکا کام
ہژبران و دیوان و پیل و پلنگ	مقابل نہون اوسکے ہنگام جنگ

Digitized by Google

شبیہ برُوطس

Digitized by Google

سنہ ۱۵۷ء پیشتر حضرت عیسیٰؑ کے وجود مین آیا تھا اس دلیر نے سات دفعہ
علاقہ جلیلہ کونسل کو حاصل کیا اول دفعہ ملک افریقہ مین برخلاف
وہان کے خاقان کی چڑہائی کی اور فتح نمایان ہوئی کہتے ہین کہ ایک
ضلع سلطنت روم مین اوسنے ایک لڑائی مین دو لاکھ آدمی قتل
کیے اور اسّی ہزار کو قید کیا اور جبکہ وہ اہل سمبریا سے لڑا تو اوس
لڑائی مین ایک لاکھ آدمی مارا گیا اور ساٹھ ہزار اوسکے ہاتھ قیدی
ہوے بعد ازان سلا جو اوسکے زیر حکم تھا اوس سے خلاف ہوگیا
اور ماریس اوس سے لڑتا رہا اور آخر کو بیچ سنہ ۸۶ء پیشتر عیسیٰؑ کے مرگیا
تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج کتاب ہے

ذکر مارسلس کا

یہ دلیر سردار پانچ دفعہ علاقہ عالیہ کونسل پر ممتاز ہوا اسکی
بہادری کے آگے رستم کو عشر عشیر بھی نسبت نہین مطالعین
اوسکے حال سنکر غش غش کرتے ہین بسبب نہایت دلیری اور شجاعت
کے اوسکا لقب ملک روم مین ﴿ فتح مند شمشیر روم ﴾
تھا وہ ملک گال پر فتح مند ہوا اور وہان کے بادشاہ ویرطوکس
کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور شہر سرکیوز کو جو جزیرہ سقلیہ
مین واقع ہے بعد تین برس کے محاصرہ کے فتح کیا اور بروقت
اسباب کے سننے کے فاضل ارشمیدس اوس کے
ایک سپاہی کے ہاتھ سے مارا گیا نہایت رنج کھایا اور بعد
اوسکے وہ ہنی بل سے جو کہ ایک شجاع سردار کارتھیج کا تھا

شبیہ قیس ماریس

لڑا اور اوسی لڑائی مین بیچ سنہ ۲۰۸ع پیشتر حضرت عیسی کے مارا گیا اور
دشمن نے اوسکو بڑی شان وشوکت سے دفن کیا * تصویر مارسلس
کی بھی ذیل مین مندرج کی گئی ہے *

ذکر سیفن کا

سیفن بھی ایک نہایت بہادر اور جنگ آور روم مین گذرا ہی سنہ ۲۳۵ع پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا اور جب کہ اٹھارہ برس کی عمر کا تھا اوسنے ملک ہسپانیہ کو فتح کیا یہ آدمی پرہیزگار اور نیک بہت تھا اکثر جابے لڑائیون مین اوسکی پرہیزگاری کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے ملک ہسپانیہ مین اوسنے پچاس ہزار پیادون اور چالیس ہزار سوارون کو شکست کامل دی اور بعد ازان اوسنے ملک افریقہ مین فوج کشی کی اور فتوحات نمایان کرکے ملک فتح کیے بعد ازان اوسنے مشہور نامور ہنی بل کو مقام زاما مین شکست دی اور اوسکو تابعدار رومیون کا کیا اور بعد ازان وہ نزدیک دریاے فرات اور دجلہ بغداد تک بھی آیا اور جب شہر رومیہ کبری مین پہونچا تو وہ نا احسان مندی رومیون سے بہت خفا ہوا اور کیمپینیا کو چلا گیا اور وہان اپنی زندگی بیچ مطالعہ کتب فاضلون کے بسر کی اور صحبت اور گفتگو حکمایان اور فاضلان مین رہا اور درجہ اخیر کو سنہ ۱۸۱ع پیشتر حضرت عیسیٰ کے اس سراے ناپایدار سے اپنا رخت زندگی اوٹھا کر طرف وطن خاص کے کوچ کیا فقط × تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین درج کتاب ہوتی ہے

شبیہ سیفن

ذکر فلیمینس کا

یہ سردار نہایت مشہور اور نبرد آور ملک روم مین گذرا ہے یہ شخص ۲۲۷ء پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اوسنے ملک روم مین بڑے بڑے علاقجات حکومت کے حاصل کیے اوسنے اقلیم الامان کو جوکہ ہمیشہ سے سرکش ہوتی رہی زیر کیا وہ افریقہ مین لڑا اور ملک ارنان مین جوکہ سرکشی ہوتی تھی وہان بھی وہ گیا اور اپنی شجاعت کو ظاہر کرکے بلوہ مذکور کو فرو کیا غرض کہ مین تفصیلاً کہان تک لکھون وہ جہان گیا اوسنے بڑی مردانگی اور دلیری ظاہر کی اور اوسکو فتح حاصل ہوئی ❖

ابیات

ہمیشہ فتح تھی نمایان وہان	جدھر کو گیا لیکے تیغ و سنان
یہ کہتا ہے تاریخ دان روزگار	وہ یک تن تھا مانند یکصد ہزار
درشت و توان تھا عجب پہلوان	دلیر و جہان گیر کشورستان
قوی بازو و سخت تھا زورمند	تنومند مانند نخل بلند

باوجود اس دلیری اور شجاعت کے وہ خوبصورت اور حسین اور فصیح اور خوش تقریر اور وضع دلفریب رکھتا تھا ناظرین کتاب اوسکی خوبصورتی اوسکی تصویر سے معلوم ہو جاے گی وہ بلاد تاتار مین بھی گیا تھا بیچ ۱۸۳ء پیشتر حضرت عیسی کے وہ مرگیا اور نام بہادرانہ مورخون کی زبان پر چھوڑ گیا فقط تصویر اوسکی درج کتاب ہوتی ہے

شبيه فليمينس

Digitized by Google

حال السبیدس کا

یہ گردہیل تن اور صاحب نقیب آدمی ملک یونان مین بیچ سنہ ۴۵۰ع پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا تاریخ نویس ولایت یونان کے اپنی کتابون مین درج کرتے ہین کہ یہ ایسا شخص جہان مین پیدا ہوا تھا کہ اوسکو سب باتین حاصل تھین شجاعت مین یکتاے روزگار تھا کہ اگر رستم اور روئین تن اسفندیار اوسکے عہد مین ہوتے تو اصلا دنیا مین افتخار نہ پاتے اصل حقیقت یہ ہے کہ بیان رستم کا افسانہ ہے لیکن یہ شخص حقیقت مین رستم عہد گذرا ہے خوبصورتی اور حسن اور جمال ڈھال اور خط وخال چہرہ کے ایسے تھے کہ لوگ اوسکی صرف شکل کو دیکھکر واہ واہ کرتے تھے سمسر د فصیح نے اسکا حال مفصل بڑی فصاحت و بلاغت کے ساتھ لکھا ہے کاش اگر مین بھی فصیح ہوتا تو بیشک اوسکے حالات خوب لکھتا السبیدس شاگرد حکیم سقراط کا تھا اور اس فاضل سے اوسنے تربیت پائی اور ہر طرح کی نیکی اور اخلاق سیکھا اور میدان کارزار مین بھی اوس فاضل متبحر کے ہمراہ رہا اور بہت سی لڑائیون مین اپنا فن سپہ گری ظاہر کیا یہ اسی جوانمرد کا کام تھا کہ اوسنے لسندر شاہ یونان کو شکست دی لیکن اوسکے ہموطنون نے اوسکو کافر سمجھکر اوسپر ظلم کیا اور اسیواسطے وہ شاہ ایران کے پاس بھاگ گیا اور اوسکے وسیلہ سے اوسنے اپنی خطا ہموطنون سے معاف کرائی اور یونان مین چلا آیا لیکن سنہ ۴۰۴ع پیشتر حضرت عیسیٰ کے اوسکے دشمنون نے اوسکے گھر مین آگ لگا دی اور جب وہ جان بچانے کیواسطے بھاگا تو اوسکو نیزون سے مار ڈالا فقط ✤ تصویر اوسکی بھی درج ہوتی ہے ✤

شبیہ السبیدس

ذکر ملطدسے کا

یہ ایک مشہور افسر جنگ آزمودہ و شیر افگن شہر ایتھنیہ دار الخلافہ ولایت یونان مین پیدا ہوا تھا اسنے ملک بلغاریہ کو فتح کیا اور جب دارا اول شاہ ایران نے ولایت یونان پر لشکرکشی کی تو بیچ ایک مشہور لڑائی کے جو کہ سنہ ۴۹۰ع برس پیشتر حضرت عیسی کے ہوئی ملطدی نے کل بارہ ہزار فوج سے تین لاکھ فوج شاہ ایران کو شکست دی اور بعد ازان جب وہ سرکش جزائر کو زیر کرنے گیا تو بسبب زخم شدید کے وہ وہان زیادہ فتوحات نمایان نکر سکا اسیواسطے وہ ایتھنیہ کو چلا آیا اور بسبب اس قصور کے نا احسان مند یونانیون نے اوسے قید کیا اور وہ قیدخانہ مین بعد حصول مصائب اور آفات شدیدہ کے سنہ ۴۸۹ع پیشتر حضرت عیسی سے مرگیا اگرچہ اوسنے اور بہت جاے کارمردانگی کے ظاہر کیے لیکن مختصراً ہمنے اسی پر قناعت کی فقط تصویر اوسکی بھی بسبب قلت جاے کے صفحہ دوسرے مین طبع ہوتی ہے +

حال تھمسطوکلی کا

یہ شخص بھی بہادران عالی وقار ولایت یونان مین سے تھا اور یہ امیر عظام خاندانی سنہ ۵۲۵ع پہلے حضرت عیسی کے شہر ایتھنیہ مین پیدا ہوا تھا جبکہ یہ شخص صغرسن تھا عیاشی مین مشغول ہوا اور بسبب اس فعل تشنیع کے اوس سے اوسکی جایداد اور اسباب موروثی چھین گیا جبکہ تھمسطوکلی جوان ہوا اور ہوش پکڑا تو اوسکو اس بدنامی سے بڑی ندامت اور تعجب حاصل

شبیہ ملطدی

ہوئی اور اوسنے خیال کیا کہ اگر وہ ایسے کار نمایان کرے جنمین شان
ہو اور ملک کی بہتری ہو تو البتہ اس بدنامی سے نجات ہو سکتی ہے
چنانچہ اوسنے اول اس امر مین نہایت کوشش کی کہ لوگ اوسکے دوست
ہو جاوین اور نیکنامی حاصل ہو درجہ بدرجہ اوسکو حکومت لڑائی
کی برخلاف باشندون کورفیو کی ملی یہ مہم بہت اچھی طرح انجام
ہوئی اور اوسنے سمندری چورون کو سزا دی اور تجارت کو ترقی دی
جبکہ اردشیر شاہ ایران نے لاکھون فوج سے ایران پر حملہ کیا اور شہر
اسنیہ کو مسمار کر دیا اور اچھے اچھے پرگنون یونان کو تہ و بالا کر دیا اور
نہایت مشہور لڑائی مقام تھرموپلی مین شاہ ایران نے فتح پائی اور
اس نازک وقت مین تمام ریاستین یونان کی فارسیون کے نام
سے لرزان تھین لیکن خدا کی عنایت سے تھمسطوکلی اس زمانہ مین
ایسا بہادر اپنے ملک کا خیرخواہ تھا کہ اوسنے ایک سمندری لڑائی مین
فوج قلیل سے شاہ ایران کو شکست فاش دی اور شاہ مذکور ایران
کو بھاگ گیا + لیکن بعد ازان اوسپر ناحق احسان مند یونانیون
نے الزام لگائے اور وہ یونان سے طرف ایران کے چلا گیا اور
وہان کے بادشاہون نے بہ سبب اوسکی لیاقتون اور عقلمندی
کے اوسپر بہت مہربانی کی اور تین گانو نکا خراج اوسکے گذارہ کے
موافق مقرر کیا آخر کو ۴۶۴ برس پیشتر حضرت عیسی کے اوسنے خود
اپنے تئین ہلاک کیا فقط تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہوتی ہے

حال حکیم سقراط یونانی کا

Digitized by Google

شبیہ تمسطوکلی

Digitized by Google

سب پر روشن ہے کہ زمانۂ سابق مین خطہ یونان کا ہر طرح کی علم اور
دانائی کی کان تھا زمانۂ سابق مین درمیان فاضلان اور دانایان
یونان کے ایک نہایت بڑا فاضل اور عالم حکیم سقراط گذرا ہے جسکے
اوصاف سے ہر ایک بچہ ہندوستان کا واقف ہے یہ بزرگ شخص سنہ ۴۶۹
پہلے پیدا ہونے حضرت عیسیٰ کے شہر اسینیہ مین جو کہ یونان مین واقع ہے
پیدا ہوا تھا جبکہ صغر سن تھا اوسنے اپنے باپ کی پیشہ تجارت کو بہت
چالاکی سے حاصل کیا اور بعد ازان طرف تحصیل علوم اور فنون ہر طرح
کے مشغول ہوا اور صحبت بڑے بڑے فاضلون یونان کی اختیار کی
اور تھوڑے عرصہ مین اپنی محنت اور ذہن کی خوبی اور پروردگار کی
مدد سے ہر طرح کے علم مین رسائی پیدا کی اور یونان مین اوسکی دہوم
مچ گئی سقراط کا باپ اوسکو چار ہزار لور جو ایک قسم کا سکہ ہے
دے گیا تھا لیکن اس نیکمرد نے اوس روپیہ کو ایک دوست کو قرض
مین دے دیا اور پھر اوس سے وصول نہوا لیکن اس دانا نے اوسکا
خیال بھی نکیا ارکلاس شاہ مقدونیہ نے ہرچند چاہا کہ یہ حکیم کچھ مانگے
اور ہین اوسکو کچھ دون لیکن اوسنے لینے سے انکار محض کیا بڑے مورخ
بیان کرتے ہین کہ سوای علم اور فضیلت کے اوسمین بڑی خوبی یہ تھی
کہ استقلال بدرجۂ کمال رکھتا تھا + کوئی حادثہ یا نقصان یا رنج یا مصیبت بدرات
سے اوسکو رنج نہین ہوتا تھا + فاضل سینکا بیان کرتا ہے کہ اوائل عمر مین اوسکو
یہ مرتبہ استقلال کا حاصل نہ تھا لیکن بعد ازان اوسنے اپنی نفس کشی سے
تمام خیالات خفیفہ دنیوی کو ترک کیا ایک دفعہ کا ذکر کرتے ہین کہ ایک شخص نے
اس فاضل کے تھپڑ مارا اور وہ مسکرا کر کچھ نہ بولا + زنیطپی اس حکیم کی جورو کا نام

Digitized by Google

تھا جو کہ اس سے بہت سختی سے پیش آتی تھی ✣ اس عاقل کے سبب سے بڑی توجہ یہ تھی کہ کسی طور سے ملک کو بھلائی پہونچے اور لوگ توہمات اور گمراہی سے نکلکر راہ پر آوین اور اخلاق درست ہوویں اس حکیم نے کوئی مدرسہ یا جاے درس نہین بنوائی لیکن ہر جگہ اور ہر موقع پر مثلا بروقت اجتماع حاکمان عدالت کے یا بروقت مجمع ہونے خلقت کے حتی کہ جب ظلم ظالمون سے قید ہوا اور زہر نوش کیا اوس وقت تلک اوسنے نصیحت اپنے شہر کے لوگون کو کی اور کوشش واسطے رفاہ عام کے کرتا رہا اور ایسی خدمت اپنے ملک کے ترتیب دینے مین کی کہ کسی حکیم نے ایسی نکی تھی حکیم افلاطون اس فاصل کا بہت بڑا اور ہزار شاگردون کے برابر ایک شاگرد تھا حکیم افلاطون کہ جسکی شہرت ایسی ہے کہ ہر ایک مرد و زن ہر ملک کے اوسکی دانائی کے ثنا خوان ہین حکیم سقراط کا شاگرد رشیدون مین سے تھا ✣ افلاطون بروقت مرنے کے تین چیزون کے واسطے بہت شکر و سپاس قادر مطلق کا بجالایا اور اللہ تعالے کی درگاہ مین دست بستہ عرض کیا کہ اے رب العالمین مین تیرا بڑا شکر گزار ہون کہ تونے مجھے عقل سخن سمجھنے کی دی ✣ اور مجھکو یونان مین پیدا کیا اور کسی وحشی قوم مین پیدا ہوتا تو کیونکر یہ علم حاصل کرتا ✣ اور سوم یہ کہ مین اس بات کا بہت احسان مانتا ہون کہ تونے مجھے وقت سقراط مین پیدا کیا اور مینے اس عالم اور ہمہ دان کی قدمبوسی سے فیضیاب ہو کر اوسکے گنجینہ فیض سے کچھ حاصل کیا ✣

ایک روز کا ذکر ہے کہ السیبیدس سردار اٹیکا یہ شیخی کر رہا تھا کہ مین بڑی دولت اور ملک اپنے قبضہ مین رکھتا ہون جب سقراط نے یہ کلام سنا فرمایا کہ اے السیبیدس ذرا ادھر آو اور نقشہ روے زمین کا ملاحظہ کر اور بتا کہ تیرا ملک اٹیکا اس نقشہ زمین پر کہان ہے جب اوسنے نقشہ زمین کو

دیکھا آنکھیں کھل گئیں اور کہا کہ اس نقشہ مین بہ نسبت تمام ملکون کے
میرا ملک ایک نہایت چھوٹا سا ضلع ہے سقراط نے جواب دیا کہ پھر کس واسطے
تو شیخی کرتا ہے اور اے عزیز دیکھ کیسے کیسے بڑے بڑے ملک روی زمین پر
واقع ہین ملک یونان کے سامنے تیرا ضلع اٹیکا کی کیا حقیقت ہے اور یونان
کی حقیقت سامنے فرنگستان کے کیا ہے اور علی ہذا القیاس فرنگستان
سامنے تمام دنیا کے کیا اصل رکھتا ہے اسیواسطے اے عزیز شیخی کرنی کسی بات
کی نہایت بری ہے اللہ تعالی کی ایسی ذات پاک ہے کہ اوسنے مدام
سیر کو سوا سیر پیدا کیا ہے تھوڑے عرصہ کے بعد ظالمان یونان نے
حکیم سقراط کو اونہتر برس کی عمر مین الزام اسبات کا لگا کہ یہ جوانان
شہر اثینہ کے اخلاق اور رائین کو بگاڑتا ہے اور اول اوسکے دشمنون
نے اوسکی نقلین تماشہ گاہ مین کرنی شروع کین جبکہ لسندر شہر اثینہ پر
قابض تھا اوسوقت ملیطس نے الزام حکیم سقراط پر لگائے اور فتوی
موت کا اوسپر جاری ہونا چاہا اول تو سقراط پر الزام یہ تھا کہ وہ
دیوتاؤن یونان کو قبول نہین کرتا اور یہ جوانان اور باشندگان
اثینہ کی رائین خراب کرتا ہے جب کہ یہ سازش برخلاف حکیم سقراط کی
اوسکے دوستون نے سنے اوسوقت وہ بھی واسطے بچاو حکیم مذکور کے تیار
ہوئے اور لشنس نے جو کہ دوست سقراط کا بڑا فصیح اپنے زمانہ کا تھا اوسکی
بچاو مین بہت کچھ لکھا اور جب کہ سقراط خود منصفان عدالت کے روبرو گیا
اوسوقت اوسنے بڑی مردانگی اور صفائی سے اپنے حق مین کلام کیے اور
جو سچ سچ اصل حقیقت تھی بے کم و کاست بیان کی اوسنے روبرو منصفان
عدالت کوئی عاجزی نکی اور اپنی بال بچے اور تمام کنبہ کو سامنے منصفون کے

نہین لایا تاکہ وہ اوسکے بچون کو دیکھکر اوسپر ترحم فرماوین افلاطون
نے سقراط کے اظہارات کو جو کہ اوسنے اپنے حق مین سامنے عدالت کے
کیے تھے جمع کرکر لیے اور وہ کتاب ابتک نہایت مشہور اور عمدہ ہے اور
جسکا نام عذرات سقراط ہے * اوسمین سے تھوڑی گفتگو سقراط کی
ہم بھی لکھتے ہین * اظہار سقراط کا سامنے منصفان عدالت کی *
(قولہ) میرے تئین الزام واسطے بگاڑنے اور تبدیل کرنے رایون
باشندون اور جوانون اس شہر کے لگایا گیا ہے ای باشندگان اتھنیہ
مین نے کب پیشہ معلم گری کا اختیار کیا تھا اور مین نے کب تمسی کچھ لیکر
علم کو پڑھایا تھا مین اسکے واسطے گواہ اپنی مفلسی کو رکھتا ہون * جو میری
رائے مین آتا ہے وہ مین سب غریب اور امیر سے کہتا ہون اور جو چاہے
مجھسے تکرار کرے اور میری بات کا جواب دے مین واسطے نصیحت کرنے
ہر ایک شخص کے جو نیک ہوا چاہتا ہے مستعد رہا میری ہمیشہ اس امر پر
توجہ رہی ہے کہ سب پیر و جوان حد سے زیادہ اس دنیوی خوشیون
اور تن آسانی کو چھوڑ دین اور جزوی دولت اس جہان پر بہت خیال
نکرین اور یہ ظاہر ہے کہ دولت سے نیکی نہین حاصل ہوتی ہے بلکہ نیکی
سے دولت دستیاب ہو سکتی ہے * اگر ایسی نصیحت کرنے مین کچھ میری خطا ہے
تو ای عزیزون اور ای باشندون اتھنیہ کی بیشک مین گنہگار ہون * ای
باشندگان اتھنیہ جو تمھارے جی مین آوے سو ہی میرے اوپر گذارو لیکن مین اپنی
طبیعت کو نہین بدلونگا اور اپنے مقولون پر قائم رہونگا اور مین اس امر نیک کو
جسکو خدا نے بخشا ہے اور اجازت دی ہے کہ مین اپنے ہم وطنون کو تربیت کرون کبھی
نہین چھوڑونگا اور تمھارے خوف سے اوس حکم خدائی سے کہ مین ہمیشہ تحصیل و مطالعہ

Digitized by Google

علوم اور تربیت اپنی اور تمام لوگون مین مشغول رہون کبھی اجتناب نکرونگا
مین اللہ تعالی کے حکم کی بہ نسبت تمہارے حکم کی زیادہ تابعداری اور
فرمانبرداری کرونگا اور بموجب میری رسم قدیم کے جب تم میری سامنے
آؤگے مین تمکو یہ نصیحت کرونگا کہ اے میرے دوستون اور باشندون شہر
اسثنیہ کی جو کہ نہایت مشہور شہر یونان اور پردہ زمین پر ہے کہ کیا تم سوائے
حاصل کرنے دولت اور شان اور درجہ واہیات خوشیون اس ناپائدار دنیا
کی ہوشیاری اور دانائی اور سچ کی پیروی نکروگے + میرے تئین واسطے
میری کمینی عزم اور خوف کی بہت لعنت ہوئی ہے لیکن میری دانست مین
اپنی دلیری تم پر بہت جگہ اور بھی بیچ میدان جنگ کی زیر حکم تمہارے بخوبی
روشن کردی ہے + مین بہت غریبی سے عاجزی کرتا ہون کہ یہ کلام میرے
جو مین بہت صفائی اور سچاپن سے بیان کررہا ہون تمکو گران خاطر نگذرینگے
القصہ اے لوگون اب مین نہایت تکلیف مین واقع ہون لیکن مین اس
حالت بیکسی مین ان لوگون کی پیروی نکرونگا جو اپنے بچون اور دوستون
اور رشتہ دارون کو واسطے رحم دلوانے کی سامنے منصفان عدالت کی لاتے
ہین اور خود ملزم اونکے سامنے روتے ہین اور عاجزی کرتے ہین اور اسمین جو
میری شیخی یا مغروریت نہین پائی جاتی بلکہ میری ایسے ہونے سی تمہاری اور
تمہارے ملک کی شان ہے + علاوہ بیان کرنے اس بات کی کہ ایسے چلن کرنے
سے میری شہرت ہوگی ہمکو یہ اجازت نہین ہے کہ منصف کی عاجزی کرین اور
بخشوالین کسواسطے کہ منصف واسطے منصفی کے اجلاس کرتا ہے نہ کہ واسطے
توڑنے قانون کے منصف لوگ بروقت مقرری عہدہ کے اس بات کی
قسم نہین کھاتے ہین کہ ہم گنہگار یا جسکو ہم چاہین گے بے سزا

Digitized by Google

چھوڑ دین سگے بلکہ از روے انصاف کی کام کرینگے اب چونکہ تمنے مجکو اپنی
رای مین گنہگار ثابت کیاہے تمکو اختیار ہے کہ مجکو سزا دینے مین تساہل نکرو
ای صاحبون مجہسے اس بات کی توقع مت رکھو کہ مین بخوف ملزم ہونیکے
جو مین نیک بات مین یقین کرون اوسکو رد کردون اور تمسے اونکی بری ہونیکی
کی رجوع لاؤن اب جو مین تمھاری عاجزی کرون اور یہ کہون کہ مجھے سزا
دینےسے درگذر رو تو اسمین گویا تمھاری قسم منصفی کو تڑوانا ہے اور اس سے
یہ ثابت ہوجایگا کہ مین بے ایمان ہون اوخدا پر یقین نہین رکھتا ہون +
مجکو یقین خدا کے وجود کا ہے اور اوپر اعتبار اور بھروسا حقیقی منصفی کا
رکھتا ہون + پس اب جو تمھارے مزاج مین بہتر آوے سو میرے واسطے
تجویز کرو فقط + اسطرح حکیم سقراط نے تذرجی سے کہ وہ صاف اور
بیگناہ تھا گفتگو سامنے منصفون کے کی اور اوسکے عمدہ عزم نے اونکو خفا
کیا کسواسطے کہ اکثر لوگ کمبخت اپنی چاپلوسی اور خوشامد چاہا کرتے ہین اگر سقراط
بھی اوس کمینی چلن کو یعنی خوشامد اور عاجزی کو اختیار کرتا تو شاید ہے
کہ رہائی ہوجاتی بروقت اظہار اس نیک شخص کے پانسو منصفان عدالت
موجود تھے اول اونھون نے فتوی قید کا سقراط پر گذارا لیکن
سقراط نے اوسکو قبول نکیا کسواسطے کہ اوسنے کہا کہ اگر مین قید ہونگا
تو لوگ مجکو حقیقت مین گنہگار خیال کرینگے اس انکار نے اونکو
بہت خفا کیا اور اونہون نے یہ حکم دیا کہ سقراط زہر نوش کرکر مرجاوے
اس حکم پر سقراط نے یہ کہا +
(قولہ) بہت بہتر ہے مین جاتا ہون اور تمھارے حکم کی تعمیل کرونگا
کسواسطے کہ یہی میری قسمت مین روز ازل سے مقرر تھا اسکو کون دور

کر سکتا ہے اور مجھ سے توقع مت کرو کہ مین کبھی بھی طریقہ چاپلوسی
اختیار کرون کسواسطے کہ بروقت آزمائش گنہگار کے گنہگار کو اور
بروقت لڑائی کے بہادر کو کمینے وسیلہ واسطے بچا رکھنے زندگی نکرنی چاہیے
فقط جب کہ ایپسولودورس اوسکے شاگرد نے اس امر سے بہت رنج
کیا تو سقراط نے کہا کہ اے عزیز تو کسواسطے رنج کرتا ہے کہ کیا مین گنہگار
مرتا ہون جو میرے واسطے اتنا ماتم کرتا ہے اور سقراط نے یہ بھی کہا
کہ میرے دشمن میری زندگی اور اسباب اور تندرستی مجھ سے لے سکتے
ہین لیکن میرا وہ خزانہ نیکی اور بیگناہی اور استقلال اور بزرگی دل کا
جسکا عوض میرا پروردگار مجکو ضرور دے گا کون مجھ سے چھین یا
لے سکتا ہی * جبکہ اس نیکمرد پر فتوی مرجانے کا گذرا اور قیدخانہ
مین قید کیا گیا تو ایک مہینہ تک یہ حکیم قید رہا اور اوسنے کچھ خیال
اور رنج اپنی موت کا نکیا اور درمیان اپنے دوستون اور شاگردون
کے اس ایام تکلیف مین بخوبی کلام نصیحت آمیز اور خدا کی تعریف
مین کرتا رہا * کریطو لکھتا ہے کہ اوس رات کو جسکی صبح کو وہ مارا
گیا نہایت امن اور استقلال سے سویا اور کوئی علامت رنج کی
اوس خداپرست کے چہرہ پر نہ ظاہر ہوئی حتی کہ اوس صبح کو جبکہ
اوسنے جان بحق سونپی داروغہ جیلخانہ نے اور کریطو نے فہمایش اس
حکیم کو کی کہ آپ یہان سے تھسلی کو بھاگ چلیے اوسوقت یہ حکیم ہنسا
اور کہا کہ اے بیوقوف کوئی ایسی بھی جگہہ ہے کہ جہان مین موت
سے بالکل بچا رہون گا اگر کوئی ایسی جگہہ ہو تو مجھے چھپا کر لے چلیو
ہر چند اوسکو اوسکے شفیقون نے کہا کہ تم یہان سے بھاگو لیکن اوسنے

Digitized by Google

ہرگز قبول نکیا اور زبان مبارک سے یہ ارشاد کیا ✣

(قولہ) ای میرے نہایت عزیز کریطو تو سمجھتا ہے کہ خدا ہر جاے موجود ہے اور افعال انسان کو دیکھتا ہے میرے تئین حکم خدا کا ایسی موت کا تھا پھر مین کیونکر اوس سے بھاگ سکتا ہون ایسے خیالات بھی جبین برخلافی رب العالمین کی موجود ہو دلمین نہ لانی چاہیین ✣ تو خوب جانتا ہے کہ قہر انسان سے ہر کوئی بھاگ سکتا ہے لیکن جس کمبخت پر کہ اوسکی نظر قہر ہوگی وہ کیونکر اور کہان جا سکتا ہے اب بتا کوئی گوشہ کہ جہان اوس سے بچکر پوشیدہ رہون یہ سنکر کریطو خاموش ہو رہا اور وہان سے چلا آیا اور اوسی صبح کو جب کہ وہ مارا گیا تمام شاگرد اور دوست سقراط کے سوای حکیم افلاطون کے کہ بہت بیمار تھا جیل خانہ مین واسطے ملاقات کے آئے اور دیکھتے کیا ہین کہ بیڑی سقراط کے پیرونمین سے اوتار لیگئی ہے اور پاس اوسکی جورو زنطیپی اپنے فرزند کو گود مین لیے بیٹھی ہے اور زنطیپی اوسکی جورو بروقت دیکھنے اون لوگون کے جو واسطے ملاقات سقراط کے آئے تھے نہایت پیچ و تاب اور رنج کھا کر آبدیدہ ہوئی اور اپنے خاوند کیطرف مخاطب ہوکر چلائی ✣

(قولہ) ای میری جان اور میرے نہایت عزیز سقراط تیرے دوست اس دن جو کہ اخیر وقت ہی تجکو دیکھنے اور تیری قدم بوسی حاصل کرنے کو آئے ہین ✣ سقراط نے اپنے دوستون سے نہایت امن سے کلام اور نصیحت کی اوسنے درباب نہ فنا ہونے روح انسان کے نہایت عمدہ دلیلین پیش کین کہ اچھے اچھے فاضل متقدمین اور متاخرین اونکی نہایت تعریف کرتے ہین اوسنے اپنے دوستون کو نصیحت کی کہ روح انسان کی بعد موت کی فنا ہوگی

اور برملا منصف یعنی اللہ تعالی شریرون کو سزا اور نیکون کو انعام دیگا
ای میرے دوستو اگر روح انسان کی فنا ہو گی تو گنہگارون کو جو کہ
ہر طرح کی برائی کرتے ہین اور قانون خدا کو توڑ ڈالتے ہین کون سزا دیگا
اور ای عزیزو اون لوگون کو جنھون نے اپنی تمام زندگی اوسکی بندگی
اور فرمان برداری مین گذاری ہے اور اپنے نفس کو مار کر لغو خوشیون
دنیوی پر خیال نہین کیا ہے اور اوسکے احکام بجا لانے مین ایک قدم
باہر نہ رکھا ہے اونکو اون کی محنتون کے واسطے کون انعام دیگا اگر روح
انسان فنا ہے تو کون نیکی کیطرف رجوع لاویگا اب ای میرے پیارو تم
اس بات پر یقین لاؤ کہ روح انسان فنا نہو گی اور بد آدمی اپنے
کار بد کی سزا پاوین گے اور جو گنہگار قابل بخشنے کے ہین ہمارا خدا بخشیگا
اور جو نیک خدا پرست ہین اور امیدوار انعام کے ہین اونکی امیدین
برآوین گی اب تمکو یہ لازم ہے کہ نیکی کرو اور امیدوار انعام کے رہو
دیکھو اور خیال کرو کہ جو نیک ہین وہ کیسے خوش ہین اور بسبب نیکی کے
کیسی کیسی اونکی امیدین آیندہ کو ہین اور وہ لوگ تمام حوادث دنیوی
سے محفوظ ہین اور اونکا دل تر ہے * بعد ازان کر یلیو نے پوچھا کہ آپ
بتائیے کہ آپ کے بال بچونکی ہم کیونکر پرورش کرین اوسنے جواب دیا
کہ ای کریلیو اونکا خدا نگہبان ہے وہ جاہے گا جسطرح مدارات کرے گا
بعد ازان پھر کریلیو نے پوچھا کہ آپ کو ہم لوگ دفن کیونکر کرین *
جواب دیا کہ ای عزیزو میری روح دربار پروردگار مین درجہ خدمتی کا
پاویگی جسم جو کہ اصل مین خاک ہو چکا ہو جسطرح خاک مین ملا دینا *
بعد ازان اوسکے تینون لڑکے اوسکے سامنے لائے گئے جنمین سے دو بہت

چھوٹے سے تھے اوسنے چند کلام کر کر رخصت کیا تھوڑی دیر بعد خدمتگار حاضر ہوئے اور کہا کہ وقت زہر نوش کرنیکا بموجب حکم حاکمان اُس جگہہ کے آپہونچا فرمایا کہ پیالہ زہر مذکور کا لے آؤ اور بہت دلجمعی سے اوس زہر کو پی لیا یہ حال دیکھکر داروغہ جیل خانہ سنے رو دیا اور جب اوسنے سب زہر نوش کر لیا اوسوقت اوسکے دوست رشتہ دار جو کہ اپنے رنج کو بہت دیر سے ضبط کیے بیٹھے ہوئے تھے اپنے دل پر قابو نہوسکی اور بے تحاشہ آہ وزاری ونالہ وفریاد کرنے لگے اپولودورس نے اتنا شور وفغان کیا کہ جتنے حاضرین تھے اونکے دل پر نہایت اثر ہوا لیکن خداپرست حکیم سقراط بالکل دلجمعی سے کلام نصیحت آمیز کہے گیا اور اوسوقت یہ کلام کہے ✣

(قولہ) ای عزیزون تمکو کیا ہوگیا اور تمھاری نیکی کہان گئی مین نے عورتون کو صرف اسیواسطے یہان سے رخصت کیا کہ وہ ایسی ایسی باتون سے باز رہین مین تمھاری عاجزی کرتا ہون کہ تم ذرا صبر کرو اور مضبوطی کو اپنے دلمین جگہہ دو ✣ اس کلام نے اونکو چپکا کر دیا اور سقراط اس عرصہ مین ادہر اودہر چہل قدمی کرتا رہا آخر کو جب کہ کمبخت زہر اپنا اثر اوسکے دل پر کرنے لگا اور اوسکی ٹانگین رہگئین تو وہ بچھونے پر لیٹ گیا اور زہر اپنا اثر بخوبی کرنے لگا اور اخیر کو بیخبر ہوگیا اور طایر روح نے قفس عنصری سے واسطے گلگشت روضہ رضوان کے پرواز کیا اور بروقت جان نکلنے کے کریٹو نے اوسکی آنکھین اور منہ جو کھلی تھین بند کر دین اسطرح پر یہ نہایت مودب اور فاضل اور حکیم اور خداپرست آدمی نے ستر برس کی عمر مین وفات پائی افلاطون نے جو اوسکی وفات کا حال لکھا ہے جو کوئی اوسکو پڑھتا ہے بے رونے کے نہین

رہا جاتا ہے ✣ افلاطون اور شاگرد سقراط کے مقام مکارہ مین اقلیدس کے گھر دشمنون سقراط سے خوف کھاکر چلے گئے ✣ یوریپیدیس نے باشندگان شہر اسنیہ کو نہایت لعنت ملامت واسطے مار ڈالنے ایسے نہایت اچھے آدمی کے کی اور نہایت ماتم اوسکی موت کا کیا بعد تھوڑے دنون سقراط کے جبکہ اہل اسنیہ کے دل مین سے واہیات توہمات جاتی رہے تو اونہون نے اوسکی موت کا نہایت رنج کیا چند روز تک سوای ذکر خیر سقراط کے شہر اسنیہ مین اور کچھ نہ سُنا گیا تمام مدرسون اور کوچون اور بازارون مین ذکر محبت انگیز سقراط بہت سنا گیا اور باشندے یہ کہنے لگے کہ سقراط نے ہماری بچون کو خوب تربیت کی اور اخلاق اور محبت ملک سے سکھاتے اے افسوس صد افسوس کہ ہمنے اوسکی نیک خدمتون کا کیا عوض دیا اب اہل شہر اسنیہ نہایت ماتم کرتے تھے اور الزام لگانے والے سقراط کے واسطے جواب دہی تیغ بیگناہ خون کے طلب ہوئے اور مدرسہ بند ہو گئے اور تمام کار دنیوی چند روز کیواسطے معطل رہا ہے اور ملیطس جسنے سقراط کو ملزم ٹھہرایا تھا قتل ہوا اور تمام منصفان عدالت جنھون نے اوسے ملزم ثابت کیا تھا جلا وطن کیے گئے اور پلوطارک بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی ان مین سے باقی بھی رہے تو اوس سے لوگ کلام بھی نہین کرتے تھے اور اونکو ناپاک شمار کرنے لگے اور جس حمام میں وہ نہاتے تو وہان دوسرا شخص جبتک کہ وہ حمام صاف نہو لیتا نہانے نجاتا تھی کہ یہانتک اون لوگون نے اپنے تئین خود مار ڈالا اب باشندے اہل اسنیہ کی صرف اسی بات سے کہ سقراط کے الزام لگانیوالون سے عوض لین راضی نہوئے بلکہ ایک پیتل کا بت اوسکا بنوایا اور ایک شوالہ بھی اوسکی یادگاری کیواسطے تعمیر کیا گیا فقط تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہے

شبیہ حکیم سقراط

حال افلاطون کا

افلاطون ایک بہت مشہور حکیم متقدمین سے تھا اور اوسکا باپ رہنے والا شہر اسنیہ کا تھا کہ دار الخلافہ ملک یونان کا ہے اگرچہ افلاطون خود کسی اور جزیرہ مین چار سو تینتیس ۴۳۳ برس پہلے پیدایش حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا کہتے ہین کہ افلاطون بادشاہ کودرس کے کہ اخیر بادشاہ اسنیہ کا تھا اولاد مین سے تھا شروع مین افلاطون نے بطور امیرزادون کے تربیت پائی وہ ورزش کیا کرتا اور فن شاعری اور تصویر کھینچنے کا اوسنے چند روز مین سیکھہ لیا جب افلاطون کی بیس ۲۰ برس کی عمر ہوئی اوسنے سب اپنے اوستادون کو ترک کیا اور فقط سقراط سے علوم حکمیہ تحصیل کرنے شروع کیے اور اوسکی نصیحتون کو غور سے سنتا اور اوسپر عمل کرتا + سقراط افلاطون سے بڑی محبت رکھتا تھا اور یہ بھی اوسکے ساتھہ ہر وقت رہتا تھا چنانچہ جسوقت مخالفون سقراط کے نے اوسپر زبردستی الزام لگایا اور اوسکے مارنے کی تجویز کی اوسوقت افلاطون نے اپنے اوستاد کے بچاو مین کچھہ گفتگو سامنے حاکمون کے جو سقراط کا اظہار لیتے تھے کرنیکا ارادہ کیا تھا لیکن حکام مذکور نے اوسکو بولنے ندیا +

واضح ہو کہ واسطے تحصیل علوم حکمیہ کے افلاطون نے مختلف سفر اوٹھائے اور مختلف ملکون مین جاکر وہان کے حکیمون اور عالمون سے ملاقات کی اور اونسے علوم مذکور سیکھے چنانچہ وہ ملک مصر اور اطلیہ وغیرہ مین گیا اور شاگردون حکیم فیثاغورس سے ملاقات حاصل کی اور اونسے مسئلے اوس پرانے حکیم کے معلوم کیے اور ملک مصر مین افلاطون نے بہت کچھہ علم ہندسہ اور علم ہیئت مین حاصل کیا + بعد اوسکے

ملک فارس یعنی ایران مین گیا اور وہان جو دین آفتاب اور آتش پرستونکا
تھا اونکو معلوم کیا اور اوسکا ارادہ ہندوستان مین بھی آنیکا تھا تاکہ
اوسے حال دین برہمنونکا معلوم ہو جاے لیکن ازبسکہ اون دنون مین
ملکون شرقیہ مین لڑائی بھڑائی ہو رہی تھی تو وہ اس ارادہ کو عمل مین
نہین لا سکا * بعد ازان افلاطون نے مراجعت اپنے وطن کیطرف کی اور
شہر اثینہ مین ایک مدرسہ بنایا اور وہان اپنے مسلکون اور علوم حکمیہ کو سکھانا
شروع کیا یہ حکیم علم ہندسہ سے اتنا شوق رکھتا تھا کہ کہتے ہین کہ اپنے مدرسہ
کے دروازہ پر لکھکر لگا دیا تھا کہ جو کوئی علم ہندسہ کو نجانتا ہو وہ اس
گھر مین نہ آوے افلاطون کے مدرسہ مین اکثر امیرون اور بڑے آدمیون
کے لڑکے واسطے تعلیم کے آیا کرتے تھے اور اس حکیم کامل سے تعلیم پایا کرتے
تھے اور نیکنامی اور شہرت افلاطون کی اسقدر ملکون مین پھیل گئی تھی کہ
دور دور سے طالب علم واسطے تحصیل علوم کے مدرسہ افلاطون مین آیا کرتے
تھے بہت سے شاگرد اوس حکیم کے بڑے فاضل ہوئے لیکن ان سب مین
سے ارسطو بہت مشہور ہے کہ اپنے اوستاد سے بھی علوم حکمیہ مین شرف لیگیا
لیکن افسوس ہے کہ ہزار نیک اور خوب کوئی شخص ہووے پھر بھی اوسکا
حسد بغض آدمی کیا ہی کرتے ہین چنانچہ اکثر حکیم اوسکا حسد کرتے تھے
لیکن افلاطون اونکے حسد پر کچھ خیال نکرتا اور اگر کوئی شخص اوس سے
کلام بھی کرتا تو وہ اوسے جواب معقول دیتا اور چپ ہو رہتا
بڑا مسئلہ افلاطون کی حکمت کا یہ تھا کہ سارے عالم مین دو چیزین
ایسی ہین کہ وے ایک دوسرے پر موقوف نہین اور اون سے
عالم مین بنی ہوئی ہے ایک تو ان مین سے وہ ہے جس سے ہر شی

Digitized by Google

بنی ہوئی ہے اور اوسکا نام مادہ ہے اور دوسری وہ ہے جسنے ہر شے
عالم مین بنائی ہے اور وہ خدا ہے افلاطون یہ کہتا تھا کہ خدا تعالی نے
عالم کو اوس مادہ سے بنایا ہے جو پہلے سے بے قاعدہ اور بے ترتیب
موجود تھا اور مادہ کے وہ یہ تعریف کرتا ہے کہ مادہ وہ شے ہے کہ
اوس مین کوئی شکل یا صفت بالفعل موجود نہین ہے لیکن کوئی شکل
یا صفت کی حاصل کرنے کی استعداد اوس مین پائی جاتی ہے پس ہو فوق
اس حکیم کے عالم کو تو ایک عمارت عظیم الشان سے تشبیہ دینا چاہیے اور
مادہ کو مصالح سے کہ جس سے یہ عمارت تعمیر کی گئی ہے اور خدا کو کاریگر
سے جسنے یہ عمارت کھڑی کی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ قول اس حکیم کا
یہ تھا کہ مادہ ہمیشہ سے ہے جیسے کہ خدا تعالی ہمیشہ سے ہے اور خدا نے
اوسکو نہین پیدا کیا ہے + افلاطون ذات خدا تعالی کی تعریف یون کرتا ہے
کہ وہ عقل اعظم ہے اور غیر مادی ہے اور نہ اوس کا شروع ہے اور نہ
انجام اور کوئی تبدیلی اور تغیرات اوسکی ذات مین نہین آسکتے ہین اور
اوسکا دھیان فقط عقل ہی سے آسکتا ہے + ایسے ایسے قول ہین
اس حکیم یونانی کے کہ وہ اتنا مشہور ہے کہ اوسکا نام جیسا کہ گلیون شہر
دہلی مین بچہ بچہ جانتا ہے ویسا ہی شہر لندن مین اور بخارا مین وہ جانا
گیا ہے بسبب اسکے کہ یہ حکیم ورزش اور کثرت اکثر کرتا رہتا تھا
وہ بوڑھاپے تک صحیح و سالم رہا اور اوسکے اعضاء درست رہے اور
اوسنے سیوان حاصل کیا + اور بعد ازان اوسنے وفات پائی
تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہوتی ہے

Digitized by Google

شبیہ حکیم افلاطون

Digitized by Google

حال ارسطو کا

سب حکماء یونانی کا بادشاہ حکیم ارسطو تھا اور وہ پیدا ہوا تھا ایک گانو مین ضلع مقدونیہ مین قریب تین سو چوراسی برس پہلے پیدائش حضرت عیسیٰ کے باپ اس حکیم کا طبابت کرتا تھا ارسطو کے ماباپ اسکو طفولیت مین چھوڑ کر مر گئے اوراس سبب سے عمر اوائل کو لہو لعب مین صرف کیا اور جبکہ جو کچھ مال و اسباب اوسکا باپ چھوڑ مرا تھا ہو چکا اوسنے فوج مین نوکری کی لیکن وہان اوس سے کام اچھی طرح سے نہین ہوسکا پس اس علاقہ کو چھوڑ کر شہر اسینیہ مین کہ دارالخلافہ یونان کا ہے آیا اور حکمت کی تحصیل مین مصروف ہوا جبکہ اوسنے شاگردی افلاطون کی اختیار کی اوسکی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور اس حکیم مشہور سے اوسنے ۳۷ برس کی عمر تک تحصیل علوم کی کی یہان تک کہ جتنے شاگرد افلاطون کے تھے اون سب سے وہ سبقت لے گیا بعد کچھ عرصہ کے فیلقوس باپ سکندر رومی کے نے شہرت ارسطو کی سنکر اسکو طلب کیا اور بیٹے کا اوسکے اتالیق بنایا آٹھ برس کے عرصہ مین ارسطو نے سکندر کو اتنے علوم سکھا دیے اول بلاغت دوم علم طبعی سوم علم اخلاق اور اور فروع علم کے اس سبب سے کہ ارسطو نے سکندر کو اتنی علم سکھا دیے تھے فیلقوس اوسکی بہت خاطر کرتا تھا اور اوسکے بت طیار کروا کر اونہین مکانون مین لگا دیا اور اوس گانو کو جہان وہ پیدا ہوا تھا جو اب اوجڑ ہوگیا تھا دوبارہ تعمیر کروا دیا تھا چودہ برس تک ارسطو شہر اسینیہ مین رہا اور جو جو کتابین اور اور ہشیار واسطے تحقیقات علوم

Digitized by Google

حکمیہ کے ضرور تھین اونہین بہم پہونچاکر دریافت کرنے مسائل حکمیہ کے
مین مصروف رہا بسبب اسکے کہ سکندر ایک بڑا بادشاہ تھا اور ایک خلقت
اوسکی شان اور شوکت کی تعریف کرنے والی تھی تو ارسطو کا بھی بڑا نام
ہوا کیونکہ سکندر اس حکیم کو بطور دوست کے مدارات کرتا تھا جب سکندر
مر گیا تو ارسطو بھی بسبب خوف حاسدون اور مکارون کے شہر اثینہ کو
چھوڑ کر بھاگ گیا اور عذر اپنی بھاگنے کا یہ کیا کہ مین نہین چاہتا کہ باشندی
شہر اثینہ کے پھر وہ گناہ کرین جو اونہون نے سقراط کے مار ڈالنے مین
کیا تھا بعد چند روز کے ارسطو نے وفات پائی علاوہ رسالون کے حکمت
مین ارسطو نے قریب ۴۰۰ رسالون کے شاعری مین اور فصاحت بلاغت
مین اور قوانین مین اور اور فروع علم مین لکھے تھے مرتے وقت ارسطو نے ساری
اپنی تصنیفات کو ایک اپنے دوست کو حوالہ کیا اور یہ حکم دیا کہ اونھین
کبھی مشہور نہ کریو اور رواج نہ دیجو اس شخص نے ایک اور شخص کو یے کتابین
سپرد کین اور اس شخص نے اونہین ایک جاے زمین مین دفن کیا بخوف بادشاہ
ملک پرگیمس کے کہ جو انکی تلاش مین بہت تھا اور اسطور سے یے کتابین
۱۶۰ برس تک زمین مین گڑی رہین بعد چند مدت کے ایک امیر اثینہ کے
نے ان سب کتابون کو خرید لیا اور جب سلا جو ایک بڑا سردار رومیہ کبری
کا تھا اس شہر مین آیا اوسنے ان کتابون کو لیا اور اسوقت سے
رواج حکمت یونانی کا ملک رومیہ کبری مین ہونے لگا ارسطو
کی تصنیفات پر بہت سے فاضلون نے شرح لکھی ہین مثلاً
بوعلی سینا اور اور حکمیون فرنگستان کے نے اور جو مسئلے غلط
ہین اونہین بھی باتین حکماء متاخرین یعنی فرنگیون نے نکالی ہین ۞

Digitized by Google

حال عمدۃ الحکما دیمقراطیس کا

یہ حکیم شہر آبدارا مین جو کہ ملک تھریس مین واقع ہے پیدا ہوا تھا اور شہر مذکور شمال مین یونان کے ہی یہ حکیم دنیا سے علیحدہ ہوکر ایک باغ مین تنہائی مین واسطے تحصیل علوم کے جا بیٹھا تھا اور بعد تھوڑے دنون کے اوسنے اپنی دونون آنکھین پھوڑ ڈالین تاکہ کسی اور طرف خیال نہ بیٹھے اور صرف بیچ خیالات اور تحقیقات علم فلاسفہ کے کیا کرے یونان کے لوگون نے اوسکی اس حرکت سے اوسکو دیوانہ سمجھا اور مشہور کیا کہ اس حکیم کو جنون ہوگیا ہے اور سیواسطے افضل الاطبا طبیب اول حکیم بقراط سے کہا کہ وہ اوسکی بیماری کو دیکھے بقراط نے اوسکو دیکھکر کہا کہ اوسکے دشمنون کو بھی بیماری مجنون کی نہین ہے اور دیمقراطیس بہت اچھا ہے دیمقراطیس سوائے عالم اور فاضل ہونے کے نیک اور عاقل بہت تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ دارا بادشاہ ایران بسبب مرجانے اوسکی بیگم کے نہایت پریشان حال اور غمگین تھا دیمقراطیس نے بادشاہ سے کہا کہ مین شاہزادی کو زندہ کردونگا اگر تو تین شخص کو جہان مین سے تلاش کرکر اسے بتلادے کہ اونپر کبھی مصیبت اور سختی نہ آئی ہو چنانچہ دارا نے ہرچند ایسے شخص تلاش کیے لیکن کہین پتا نہ ملا پھر دیمقراطیس نے کہا کہ اے بادشاہ کچھ تجھپر ہی مصیبت نئی نہین آئی ہے بلکہ تمام جہان پر کوئی نہ کوئی مصیبت آتی رہتی ہے اسیواسطے تو اتنا رنج کیون کرتا ہے + دیمقراطیس اپنے شاگردون کو سکھایا کرتا تھا کہ روح انسان کی انسان کے ساتھ مرجاتی ہے

Digitized by Google

اسی واسطے وہ بھوت پلید پر یقین نہین لاتا تھا ہر چند کہ شب کو اکثر لوگ بڑی خوفناک شکل بناکر اوسکے سامنے آئے لیکن اوسکے دل کو ذرا بھی اثر نہ پیدا ہوا یہ حکیم ایک سو نو برس کی عمر کا ہو کر ۴۰۱ برس پیشتر سنہ عیسوی کے مرگیا اوسکی تصنیفات سے کوئی کتاب اب باقی نہین رہی سب بباعث گذرنے زمانۂ قدیم کے صفحہ ہستی پر سے جاتی رہین فقط

حال بقراط کا

واضح ہو کہ بقراط ایک بڑا حکیم رہنے والا جزیرہ کوس کا کہ قریب ملک یونان کے واقع ہے تھا اور وہ قریب چار سو برس پہلے پیدائش حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا مورخ کہتے ہین علم طبابت کا اوس سے ہی نکلا ہے اور اسمین شک نہین کسواسطے کہ گویہ بات سچ ہے کہ کچھ نہ کچھ احوال علم کے اوسکے زمانہ سے پہلے دریافت کیے گئے ہین لیکن یے حالات علم مذکور کے ایسے ہین کہ اونمین کچھ قاعدہ یا ترتیب نہین پائی جاتی ہے لیکن بقراط نے بہت سی باتین علم طبابت کی نکالین اور اسکی تحقیقات مین نہایت ہی کوشش کی پس اس لحاظ سے اوسکو موجد اس علم بزرگ کا تصور کرنا چاہیے * عہد اس حکیم کے سے طبابت ایک علحدہ علم ہو گیا اور مطلق حکمت سے جدا ہو گیا لیکن ازبسکہ یہ حکیم علم طبابت مین بہت ہی مشہور تھا تو بہت سے شخصون نے کتابین علم حکمت مین لکھکر یہ مشہور کردیا کہ اونہین بقراط نے تصنیف کیا ہے تاکہ اوسکے نام سے لوگ اون کتابون کی قدردانی کرین اور اونہین مطالعہ مین لائین اور اونھین خریدین اس باعث سے

Digitized by Google

بہت شک پڑتا ہے کہ آیا فلانی کتاب جو اوسکے نام سے مشہور ہے
حقیقت مین اوسکی لکھی ہوئی ہے یا نہین اوسکی شہرت ملک یونان
مین اور اور ملکون مین بہت ہی پھیل گئی اور اکثر بادشاہون نے
کہ جنکے ملکون مین اوس زمانہ مین وبا آگئی تھی اوسے طلب کیا لیکن
وہ وہان نہین گیا اور سمت ہوا کی معلوم کرکے اوسنے دریافت کیا
کہ وبا مذکور شہر اسنیہ مین بھی آئے گی پس واسطے دفع اس وبا کے
اوسنے بہت کوشش کی یہ حکیم شاگرد تھا اقلیدس کا کہ اوس زمانہ مین
ایک بڑا حکیم تھا سوائے اس حکیم کے اوسنے اور فاضلون اور عالمون سے
مختلف فروع علوم مین تعلیم پائی واضح ہو کہ اس ہی زمانہ مین ایک بڑا
حکیم جسکا نام دیمقراطیس تھا ملک یونان مین موجود تھا اور اسنے بہت
کچھ درباب مسئلہ خلا اور اجزائے مادی کے لکھا ہے دیمقراطیس اسقدر
مطالعہ اور تحقیقات علوم حکمیہ مین رہتا تھا کہ جس شہر مین وہ رہتا تھا
وہان کے لوگ یہ تصور کرنے لگے کہ وہ دیوانہ ہوگیا چنانچہ اونہون نے
حکیم بقراط کو کہ اوس زمانہ مین بادشاہ طبیبون کا تھا اس بات سے
مطلع کیا اور واسطے علاج دیمقراطیس کے اوسے طلب کیا پس یہ
وہان گیا اور جب اوسکی ملاقات دیمقراطیس سے ہوئی وہ اوسکے علم
اور حکمت سے نہایت خوش ہوا یہان تک کہ اوسکی شاگردی اختیار کی
چنانچہ اسیواسطے بعض مورخ یہ کہتے ہین کہ بقراط شاگرد دیمقراطیس کا تھا
بقراط نے اوس شہر کے آدمیون سے جہان دیمقراطیس رہتا تھا کہا کہ
دیمقراطیس تو دیوانہ نہین لیکن سوائے اوسکے جتنے باشندے اس شہر کے ہین وہ
سب دیوانہ ہین کہتے ہین کہ عہد بقراط کے ہین پردیکاس جو شاہزادہ مقدونیہ

کا تھا بیمار رہا اور اکثر حکیمون نے یہ کہا کہ اوسے تپ دق ہے اور
چونکہ ان دنونمین بقراط کے علم کی بڑی دھوم مچ رہی تھی تو شاہزادہ
مذکور نے اوسی طلب کیا اور بموجب اس طلب کی حکیم مذکور مقدونیہ کو گیا
اور شاہزادہ کو دیکھکر یہ کہا کہ اوسے تپ دق نہین ہے بلکہ عشق کی
بیماری ہے اور یہ بات اوسکی سچ نکلی کیونکہ جب باپ اس شاہزادیکا
یعنی اسکندر رومی مرگیا اس شاہزادہ نے اپنا عشق ایک عورت سے
جو آشنا اسکندر رومی کی تھی ظاہر کیا اور بعد اس وقت کے وہ اچھا
ہوگیا بقراط نے بیماریون کی بہت ہی تحقیقات کی ہے اوسکی رائے مین
دو بڑے باعث بیماریون کے ہوا اور کھانا تھے چنانچہ اوسنے کئی کتابین درباب
مختلف قسم کے کھانے کی لکھین ہین اور اونھین واسطے مطالعہ اور
تشخصون کے بیان کرنے مین خوب ہی اوستاد تھا اوسنے اتنی صفائی اور
شرح سے حال علامات بیماریونکا لکھا کہ جو کوئی اس حال کو پڑھے اوسے
وہ بہت ہی وجہیت معلوم ہوگا اس حکیم کی رائے یہ تھی کہ حیوان مین ایک شے
طبع ہے کہ وہ خود بخود بغیر مدد طبیب کی یا کسی علاج کے بیماریون کی تدارک
مین کوشش بلیغ کرتی ہے اور یہ حکیم یہ بھی کہتا ہے کہ بہت سے ایسے
قوائے ہین کہ جو تابع اس طبع حیوانی کے ہین یعنی گویا اوسکے نوکر ہین
اور جو طبع حیوانی چاہتی ہے وہ کام بجالاتے ہین مثلاً تقسیم کرنا خون اور
حرارت وغیرہ کا سب اجزائے جسم مین ایک جا بقراط کہتا ہے کہ طبع وہ شے
ہے کہ جسکے ذریعہ سے حیوان پرورش پاتا ہے اور بڑھتا ہے اور طبع
اپنا اثر اسطرح سے کرتی ہے کہ جو اشیا کھانے وغیرہ مین برے ہین اونکے
اچھے جزون سے علیحدہ کرتی ہے اور بری بڑے کو جسم مین سے خارج کرتی ہے

اور اچھے اچھے کو رہنے دیتی ہے اب ہم حال اس حکیم کا تمام کرتے ہین بعضے مورخ تو یہہ کہتے ہین کہ یہ حکیم اپنے عمر کے پچاسی سال مین مرگیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایکسو چار سال اور بقول بعضے ایکسو نو سال کی عمر مین مرا لیکن وہ کسی عمر مین مرا ہو غرض یہ کہ علم طبابت کا موجد تھا اور اوسکا آج تک حکماے سب ملکون کے ادب کرتے ہین اور جو بڑا حکیم ہوتا ہے اوسے بقراط سے مشابہ کرتے ہین

حال بوعلی سینا کا

یہ بات سب عاقل اور دانا خوب جانتے ہین کہ واقف ہونے حالات حکماء اور فاضلون کے سے آدمیون کو تحریک واسطے حصول علم اور عقل کے ہوتی ہے جب ہم کسی بڑے فاضل کی تعریف سنتے ہین تو ہمارا بھی دل یہ چاہتا ہے کہ ہم بھی مانند اوسکے کسیطرح سے ہو جائین اور اسباب مین حتی الامکان کوشش کرتے ہین بس یہان سے مفید ہونا واقفیت حالات حکماء کا ظاہر ہوا اور اسیواسطے ہم اس کتاب مین ایسے حکیم کا حال لکھین گے کہ وہ سبکو بہت عزیز ہوگا * یہ حکیم بوعلی سینا ہے کہ حکماء عرب کا بادشاہ تھا واضح ہو کہ یہ عجیب شخص ایک گانو مین کہ قریب شہر بخارا کے واقع ہے پیدا ہوا تھا اور اسکا باپ شہر بلخ سے بخارا مین آبسا تھا اور یہان شادی اپنی کرلی تھی شروع مین اس حکیم اعظم نے تحصیل قرآن شریف کو کیا اور اس بات مین اسقدر کوشش کی کہ دس برس کی عمر مین وہ نہایت مشکل اور پوشیدہ مطلب کلام اللہ کے سے واقف و ماہر ہو گیا اس عہد مین ایک شخص نا

ابو عبد اللہ رہنے والا شام کا بخارا مین علوم حکمیہ سکھایا کرتا تھا
اور اس شخص کی بڑی شہرت تھی بو علی سینا نے اس فاضل کی شاگردی
اختیار کی اور اوس سے علم منطق سیکھنا شروع کیا لیکن بعد مدت کے
اوسنے دریافت کیا کہ پڑھنا اچھی طرح سے اور جلد مدرسون مین نہین ہوسکتا
اور اسیواسطے اوسنے آپ ہی آپ بغیر مدد کسی اوستاد کے سیکھنا شروع اور چند دنون
مین تمام کتابون علوم حکمیہ کو اوسنے بذریعہ اونکی شرحون کے تحصیل کرلیا
وہ علم ہندسہ سے بھی بڑا شوق رکھتا تھا اور کہتے ہین کہ چہ اول شکلین
اقلیدس کی پڑھکر اوسنے اخیر شکل تک معلوم کرلی اور سارے اقلیدس
کو اپنے حافظہ مین رکھ لیا بعد ازان اوسنے فن طبابت سیکھنا شروع
کیا اور چونکہ اس بات سے خوب آگاہ تھا کہ بغیر عمل کے یہ فن کچھ فائدہ
نہین دیتا تو وہ بیمارون کی ہمیشہ تلاش مین رہتا اور جو بیمار ملتا اوسکا
خوب علاج کرتا سولہ برس کی عمر تک اوسنے ساری کتابین اس فن مین
تحصیل کرلین اور پھر علوم حکمیہ کی طرف توجہ کی اور بعد ڈیڑھ برس کے
اوسنے ساری کتابین ان علوم کی بھی حاصل کرلین تحصیل علوم مین وہ
اتنی کوشش کرتا تھا کہ وہ راتون کو جاگتا تھا اور جسوقت اوسپر نیند غلبہ
کرتی تو وہ ایک گلاس شراب کا نوش کرتا اور اس سے وہ پھر ہوشیار
ہوکر اپنے مطالعہ مین مصروف ہوتا جب اس حکیم کی اکیس برس کی عمر ہوئی
اوسوقت اوسنے ارادہ واسطے بنانے ایک ایسی کتاب کے کہ جسمین سب علوم شریح
ہوون کیا اور بعد چند روز کے اوسنے ایک کتاب بیس جلدون مین
لکھ ڈالی چونکہ شہرت اس حکیم کامل کی سارے ملکون شرقیہ مین پھیلی ہوئی تھی
تو سب بادشاہ اور حاکم یہ چاہتے تھے کہ بوقت بیمار ہونے کے اوسکے ہاتھ سے

علاج اونکا کیا جاوسے چنانچہ محمود غزنوی نے ایک نہایت غرور کا نامہ
بنام والی خوارزم کے لکھا اس مضمون سے کہ حکیم بو علی سینا کو ہمارے
پاس بھیجدو لیکن جو شخص فاضل اور عالم ہوتے ہین اونکو کسی طرح کی
پروا نہین ہوتی اور وہ اکثر آزاد منش ہوا کرتے ہین اور اونکو ذرا انا کی
غرور کے سہارنے کی برداشت نہین ہوتی ہے پس والی خوارزم نے
بو علی سینا کو کہا کہ تم محمود غزنوی کے پاس جاؤ لیکن یہ بات وہ عمل مین
نلایا اور والی جارجیا کے پاس روانہ ہوا اس بادشاہ کا بیٹا بہت بیمار
تھا اور باوجودیکہ بہتیرے طبیبون نے اسکا علاج کیا لاکن فائدہ نہوا
جب بو علی سینا نے اس شاہزادہ کی نبض دیکھی تو اوسنے فوراً معلوم
کرلیا کہ وہ بسبب زیادتی عشق کے بیمار ہے مگر وہ اسکو ظاہر نہین کرسکتا
تھا جب یہ بات معلوم ہوئی تو والی جارجیا نے ناظر حرم کو حکم دیا کہ تمام
مکانون محل کا نام شاہزادہ کے آگے بیان کرے اور جب یہ بات عمل
مین آئی تو اس اثنا مین اس بیمار کی نبض یکایک ذرا تیز معلوم ہوئی
اور یہان سے یہ معلوم ہوا کہ معشوق شاہزادہ کا فلانے مکان مین رہتا ہے
اور بعد ازان نام تمام عورتون کا جو اس مکان مین رہتی تھین شاہزادہ
کے آگے بیان کیا گیا تو ایک خاص نام کے لیتے ہی شاہزادہ نہایت
خوش معلوم ہوا اور اوسکی نبض بہت تیز چلنے لگی اور یہان سے یہ معلوم
ہوا کہ وہ ایک لونڈی پر عاشق تھا اور اسیواسطے بو علی سینا نے کہا کہ
سوائے اس لونڈی کے اور کوئی آدمی شاہزادہ کو اچھا نہین کرسکتا ہے یہی بات
عمل مین آئی اور شاہزادہ چند روز مین بالکل اچھا ہوگیا اور والی جارجیا نے
اسکی لیاقت پہ حکیم کو بہت انعام واکرام بخشا یہانسے بو علی سینا پاس ایک بادشاہ کا ج

خاندان بورد مین سے تھا گیا اور یہ بادشاہ اوس سے یہانتک خوش ہوا کہ
اوسنے اپنا وزیر بنایا لیکن اِس مرتبۂ عالی کو اوسنے چندروزہی رکھا کیونکہ اُسقدر
عیش وعشرت اور شراب خواری اور عشق مین مشغول ہوا کہ اوسکا علاقہ اوسکے
جاتا رہا اور اوسکا آقا اوس سے خفا ہوگیا ایک شاعر جو اسی عہد مین تھا طنز سے
یہ کہتا ہے کہ گو بو علی سینا نے سارے علوم حکمیہ تحصیل کیے لیکن اخلاق
اوسکے درست نہوے تحصیل طبابت سے نے اوسے اتنا ہوش بھی نہین دیا کہ
بد پرہیزی بری ہوتی ہے فی الحقیقت علم اور عمل دو بالکل مختلف شے
ہین اور جسوقت کہ عالم مین نامناسب باتین پائی جاتی ہین تو ایک طرح کا
غصہ اور افسوس آتا ہے غصہ تو اسواسطے کہ گو یہ شخص برائی ایک شی
کی سے آگاہ ہے پھر بھی وہ اوس سے باز نہین آتا ہے اور افسوس اسواسطے
کہ ایسے فاضل شخص مین جسکی فضیلت اور علم پر خیال کرنے سے اوسکی تعریف
کرنیکو دل چاہے ایسی بری باتین بھی پائی جائین جو جاہلون مین بھی کم
ہوتی ہین ✢ القصہ بسبب بہت سی بدپرہیزیون کے بو علی سینا کو ایک
بیماری سخت عائد ہوئی اور اس بیماری سے ۱۰۳۶ عیسوی مین بیچ عمر
اٹھاون برس کے مقام ہمدان مین مرگیا ✢ بو علی سینا نے اتنی کتابین
علوم مختلفہ مین لکھی ہین کہ اگر اونکی فقط فہرست بھی اس جاپر لکھین
تو اسمین اونکے واسطے اتنی جا صرف ہوگی کہ اور مطالب کے لکھنے کیواسطے
جا باقی نہوگی اور اسیواسطے اس جا ہم فقط یہ بیان کرتے ہین کہ علم منطق اور
طبابت اور مابعد الطبیعیات اور الٰہیات اور ہندسہ اور ہیئت وغیرہ مین
لکھی ہین اور لکھنے مین اس شخص کو اتنی مشق تھی کہ وہ ایک دن مین پچاس
صفحہ لکھ لیا کرتا تھا اور باوجود اسکے اوسکو کچھ تھکاوٹ نہین معلوم ہوتی تھی ✢

حال لقمان الحکیم

یہ بڑا حکیم ولایت مشرقی مین نہایت مشہور ہے بہت سی باتین عجیب و غریب دربابِ حالات اس حکیم کے مشہور ہین لیکن عاقل لوگ اونکو افسانہ سمجھتے ہین بعض مورخ تو لکھتے ہین کہ یہ حکیم عباسینا مین پیدا ہوا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ شخص ملک عرب مین گذرا ہے کہتے ہین کہ حکیم موصوف حضرت پیغمبر داود کے عہد مین تھا اور مذہب موسائی یعنی یہودی رکھتا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اکثر کتب انگریزی کو جو مطالعہ کیا اوسمین یہی پایا کہ تاریخ پیدایش و وفات اور جائے مقام اس حکیم فاضل کی بالکل تحقیق معلوم نہین اور بعض کتب فارسی مین جو دیکھا تو اس حکیم کے حالات مین مبالغہ بہت پایا جسپر راقم کو اچھی طرح اعتبار نہین آیا اور پھر بھی لطف یہ ہے کہ کوئی تاریخ کسی باب مین درباب فاضل کے نہین لکھی ✣

حال حکیم جالینوس کا

جالینوس الحکیم یونانی شہر فرغامیس کا جو بلاد اشیائی شرقی قسطنطنیہ سے ہے پیشوا طبیبون کا ہے اپنے زمانہ مین تصنیف کرنے والا کتابون جلیلانہ کا فن طب وغیرہ مین علم طبیعی سے ہی اور جالینوس نے ایک فہرست اسمار اپنی تالیفات کی بیان کی وہ زیادہ سو تالیف سے ہے اسنے بہت شہرون مین سفر کیا ایک اونمین سے معر قبرمن کیوس ہے جہانکہ واسطے دیکھنے گل مختوم کے گیا تھا اور مدینہ روسیہ کو

دوبار گیا اور افلاطونیس وغیرہ قیصرون کے زمانہ مین طب اور فلسفہ اور
تمام علوم ریاضی مین سترہ برس کی عمر مین فائق ہوا اور اوسپر کسی نے
علم تشریح مین سبقت نہین کی اور اس فن مین سترہ مقالہ کی اوسنی کتاب
تالیف کی ہے اور اوسکا باپ مساحت دان تھا اوسکے عہد مین اوس سے
دانا تر کوئی نہین تھا اور جالینوس ستاسی برس کی عمر مین مر گیا +
تمام جالینوس کے کتب اور اونکی نقلون اور شرحون کا یہ ہے +
کتاب الفرق نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب الصناعت یعنی
کاریگری کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب نبض کے حالمین
نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب اغلوقن الثانی واسطے شفاء
مرضون کے نقل کیے حنین نے دو مقالہ + کتاب المقالات الخمسہ
نقل کیا حنین نے تشریح مین + کتاب اسطقسات یعنی اصول کی
نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب المزاج نقل کیے حنین نے تین
مقالہ + کتاب طبیعت کی قوتون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے +
کتاب العلل والاعراض نقل کیے حنین نے چھہ مقالے + ہیجان باطنی
علتون کی نقل کیے حنین نے چھہ مقالے + کتاب بڑی نبض کی نقل کیے
جیش نے سولہ مقالے + اور وہ چار قسم کی ہے اور نقل کیا حنین نے ایک مقالہ
عربی مین + کتاب بیتونکی نقل کیے حنین نے دو مقالے + کتاب بحران کی
دنون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے + کتاب حیلۃ البرء چودہ مقالے نقل کیا اونکو
جیش نے عربی مین اور درست کیے حنین نے چھہ مقالے اول کے اور آٹھہ مقالے آخر کے محمد بن
موسی نے + کتاب تدبیر الاصحاء واسطے حفاظت صحت کے نقل کیے جیش نے چھہ مقالے +
کتاب التشریح الکبیر کے پچاس مقالے نقل کیے جیش نے + کتاب اختلاف التشریح کی نقل کیے

جیش نے دو مقالے + کتاب تشریح مردہ حیوان کی نقل کیا جیش نے ایک
مقالہ کتاب تشریح زندہ حیوان کی نقل کیے جیش نے دو مقالے + کتاب
بقراط کی علم تشریح مین نقل کیے جیش نے پانچ مقالے + کتاب ارسطو کے
علم کی تشریح مین نقل کیے جیش نے تین مقالہ + کتاب تشریح رحم کی نقل
کیا جیش نے ایک مقالہ عربی مین + کتاب سینہ اور پھیپڑہ کی حرکات مین
نقل کیا اصطفن بن باسل نے عربی مین اور اصلاح حنین کی تین مقالون پر
ہے + کتاب النفس اسکو بھی اصطفن نے نقل کیا اور اصلاح حنین کی
دو مقالون پر ہے + کتاب عضلہ یعنی مچھلی کی حرکت مین نقل کیا اصطفن
نے اور اصلاح حنین کی ایک مقالہ پر ہے + کتاب آواز کی نقل کیے
حنین نے عربی مین چار مقالے کتاب حاجت کی نبض کیطرف نقل کیا
جیش نے ایک مقالہ + کتاب حرکت مجہولہ کی نقل کیا جیش نے عربی مین
ایک مقالہ + کتاب احتیاج کی نبض کیطرف نقل کیا اصطفن نے ایک
طور پر اور حنین نے ایک اور طور پر ایک مقالہ + کتاب بقراط اور افلاطون
کی رایون کی نقل کیے جیش نے دس مقالہ + کتاب اعضا کی فوائد کی نقل
کیے جیش نے عربی مین اور درست کیے حنین نے سترہ مقالے + کتاب بدن کی تازگی
کی نقل کیے حنین نے ایک مقالہ + کتاب فضل الہیات نقل کیا حنین نے
سریانی اور عربی مین ایک مقالہ + کتاب سوء مزاج مختلف کی نقل کیا حنین نے
ایک مقالہ + کتاب بری شکم کی اصطفن نے اسکا ایک مقالہ ترجمہ کیا + کتاب مفرد
دواؤن کی نقل کیے حنین نے گیارہ مقالے + کتاب ورمونکی ابراہیم بن الصلت نے
اسکا ایک مقالہ کا ترجمہ کیا + کتاب المنی نقل کیے حنین نے دو مقالے + کتاب تولد
بچہ پیدا ہونیکی حنین نے ایک مقالہ کا ترجمہ کیا + کتاب اخلاط سوداء کی اصطفن نے

Digitized by Google

اسکا ایک مقالہ نقل کیا کتاب رد النفس نقل کیے حنین نے تین مقالے +
کتاب التقدمۃ المعرفۃ نقل کیا عیسیٰ ابن یحیی نے ایک مقالہ کتاب لاغری
یعنی دُبلے ہونیکے بیان مین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب فصد کے
حال مین نقل کیا عیسی ابن یحیی نے ایک مقالہ اور اوسکا ترجمہ کیا حنین نے
کتاب بچہ کی صفات مین جسکو مرگی آتی ہو نقل کیا ابن الصلت نے سریانی اور
عربی مین ایک مقالہ + کتاب مطلق تدبیر کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ
کتاب اعضاء کی قوتون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے + کتاب بقراط
کی تدبیر کیواسطے تیز سخت مرضونکی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب
ادویات کی جو مقابل ہین امراض کے نقل کیے عیسی ابن یحیی نے دو مقالے
کتاب ہاضمہ جگر کے بیان مین نقل کیا ثابت اور شملی اور حبیش نے عربی مین
ایک مقالہ + کتاب ترکیب ادویات کی نقل کیے حبیش لاعسم نے سترہ مقالے +
کتاب التریاق الی قیصر نقل کیا یحیی بن البطریق نے ایک مقالہ + کتاب اس
باب مین کہ طبیب فاضل فیلسوف ہوتا ہے نقل کیا حنین نے + کتاب
محنت کشی کے ساتھہ کرہ صغیر یعنی گیند کی نقل کیا حبیش نے ایک مقالہ +
کتاب بقراط کی کتب صحیحہ کی بیان مین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب
محنت طبیب کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب رایا کی عقائد کی نقل کیا
ثابت نے ایک مقالہ + کتاب البرہان پندرہ مقالہ جسمین سے کچھہ موجود ہین + کتاب
التعریف المرضیۃ ترجمہ لوقا کا اور اصلاح حنین کی ایک مقالہ ہے + کتاب
اخلاق یعنی عادات کی نقل کیے حبیش نے چار مقالے + کتاب اوسکی
جو ذکر کیا ہے افلاطون نے طیماوس مین اوسمین سے تین مقالے موجود
ہین نقل کیے ہوے حنین کے اور باقی تین کا ترجمہ اسحق کا ہے + کتاب

اس حالت مین کہ محرک اول نہین حرکت کیا کرتا نقل کیا حنین نے ایک مقالہ کتاب اس حال مین کہ قوتین نفس کی تابع ہوتی ہین بدن کے مزاج کی نقل کیا جیش نے ایک مقالہ اور مین نے دیکھا ہے جالینوس کی کتاب المقصد مین اور وہ چھوٹا رسالہ غیر مشہور ہے اور یہ کتاب بڑی ہی رسالہ سے اوسکو بدلا حنین بن اسحق نے یونانی سے عربی مین اور اوسکو درست کیا اور اوسمین ایک ایسا مقدمہ زیادہ کیا جسکا اعتماد کرنا صنعت اور علاج مین طبیب پر واجب ہے ✣

حال حکیم کن فیوشس کا

یہ حکیم ایک عقلمند زمانہ قدیم مین بیچ ملک چین کے ۵۵۰ پہلے حضرت عیسیٰ کے ہوا ہے اور مانند زردشت اور حضرت موسیٰ کے لوگونکو نصیحت کیا کرتا تھا اور لوگ چین کے اوسکا بڑا ادب کرتے تھے بلکہ یہان تک وہان کے لوگ اوسکے نام کی اب تک تعظیم دیتے ہین لیکن چونکہ اوسوقت مین خاقان چین نے اوسکی نصیحت نہ قبول کی اسواسطے وہ اپنا درجہ جو بادشاہ کے یہان سے تھا چھوڑکر بادشاہت سم کو چلا گیا اور وہان لوگونکو علم اخلاق کی نصیحتین دینی شروع کین یہ شخص ایک خاندان بادشاہی مین سے تھا یہ شخص بسبب اپنی نیکی اور اخلاق اور استقلال اور اعتدال اور دانائی کے بہت مشہور ہے اکثر فرقہ مذہب کی موافق اس حکیم کے ابتک ملک چین مین پائے جاتے ہین اور یہان تک کہ ملک کوچین کی مین بھی موجود ہین اوسکے عقائد مذہب کی یہ ہین کہ روح ہر انسان کی کبھی فانی ہوگی اور قسمت اور نجوم پر یقین رکھنا چاہیے اور چند خاص جو

اچھی طرح ہین اونکی عبادت کرنی چاہیے جو کہ تمام چیزون کو دیکھتی ہین اور تمام پر مروت کرنی لازم ہے اور بڑون کا ادب کرنا چاہیے اور یہ بھی کہتا تھا کہ دوستی عجب شی ہے اور ہر ایک خطا پر چشم پوشی کرنا اور معاف کرنا انسان پر فرض ہے اوسنے ایسی ایسی کتابین تصنیف کین کہ اونکی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے اور شک پڑتا ہے کہ یہ اوسنے خود تصنیف کین ہین آیا کسیکی اونمین مدد ہوئی ہے ✣

حال دستھنیز فصیح یونان کا

یہ شخص ملک یونان مین بڑا فصیح گذرا ہے اور اسکا حال خالی از لطف اور فائدہ کے نہین ہے حقیقت مین یونان مین یہ شخص بڑا عجیب ہوا ہے اور اوسکے استقلال اور محنت سے ہمکو نصیحت حاصل ہوتی ہے یہ شخص رہنے والا شہر اتھینہ کا کہ دار الخلافہ ملک یونان کا ہے تھا اور اسکی چھوٹی عمر مین اسکا باپ مرگیا اور بہت سی دولت چھوڑ مرا اور چند آدمی اوسکی حفاظت کی لیے اوسکی بچاپن مین مقرر ہوئے اور اون آدمیون نے بہت سی اوسکے باپ کی دولت چھین لی اسکے مزاج مین شرم و حیا بدرجہ کمال تھی اور اوسکے جی مین اس امر کی خواہش بہت تھی اوسنے مانند اور فاضلون کے فصاحت تقریر اور کلام کی حاصل کرلی چنانچہ وہ ایک روز مجلس فاضلون مین کچھ تقریر کرنے لگا لیکن وہ کلام مدلل نکر سکا اور فاضلون کے روبرو خوف کیا اسواسطے اوسکی حقارت ہوئی اور محجوب وہان سے چلا آیا راستہ مین اسکو ایک پیر سال شخص یونانی ملا اور اوس نے کہا کہ اسے عزیز تو غمگین کیون ہے

Digitized by Google

مین نے بھی تیری تقریر سنی تھی وہ بہت خوب تھی لیکن تجہ مین صرف
یہ عیب ہے کہ تو سامنے مجلس کے گھبرا جاتا ہے اور ڈر جاتا ہے
یہ سنکر دستھنیز کو پھر ذرا دلاسا ہوا اور اوسنے مجلس مین پھر جا کر تقریر
کی لیکن پھر بھی اوسکا کلام لوگون کو ناپسند آیا اور پھر وہ رنجیدہ ہوکر
چلا اور راہ مین ایک اور شخص جو اوسکا دوست تھا ملا اوسنے اوسکی بڑی
تشفی کی اور دستھنیز سے کہا کہ تو چند مقامات فلانی کتاب کے سیوقت
مجھے پڑھکر سنادے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور بعد ازان اوسکے
دوست نے بھی وہی مقامات اس خوبی اور تیزی اور گرمجوشی سے
ادا کیے کہ دستھنیز پر اونکے سننے سی بہت اثر ہوا اور اوسکو اس بات کا
یقین کلی ہوگیا کہ سوائے دلائل اور خوبی عبارت کے ادا کرنا یعنی
بولنا کسی عبارت کا درستی اور خوبی سے ایک امر بہت ضرور اور مشکل
ہے پس اسوقت سے اوسنے واسطے حاصل کرنے خوش آوازی اور درست
کلام اور موقوف حرکات کرنے جسمی کے بوقت پڑھنے کے کوشش کی
یعنی اوسمین یہ ایک عیب تھا کہ بوقت گفتگو کے وہ حرکات جسمی یعنی
ہات پاؤنکی حرکت جیسا کہ بعضون کا دستور ہے کیا کرتا تھا اوسنے ایک
تہ خانہ زیر زمین بنوایا اور وہان اوسنے اکیلا رہنا اختیار کیا ✤ اور مشق
تحصیل فصاحت کلام مین نہایت گرمجوشی اور استقلال کے ساتھ کرنے لگا
اور تمام دنیوی باتونکو چھوڑ دیا آخر کو اوسکی محنت کا اوسکو ثمرہ ملا اور
وہ نہایت فصیح زمانہ کا ہوگیا اور بقول اسکی کہ فصاحت ایک طرح کا
جادو ہے وہ جنکے سامنے گفتگو کرتا تھا اونکے دل پر نہایت اثر ہوتا تھا
جب فیلقوس باپ سکندر کا بادشاہ مقدونیا کا ہوا اوسنے تمام یونان کا

فتح کرنا چاہا لیکن دستھنیز نے تمام خلقت یونان کے سامنے نہایت
فصاحت سے برخلاف فیلقوس کے کلام کیے اور چنانچہ خلقت فیلقوس
سے برہم ہو گئی اور اوسکی اطاعت سے انحراف کیا اور فیلقوس نے
بھی گو وہ اوسکا دشمن تھا اوسکی مضبوطی کلام کی نہایت تعریف کی دیکھا
چاہیے کہ وہ کسقدر فصیح تھا کہ اپنی فصاحت سے اوسنے ایک خلقت کو اپنی
طرف کر لیا لوگ اوس سے ڈرتے تھے کہ ایسا نہو دستھنیز کسیکے خلاف کچھ تقریر کرے لیکن آخر فیلقوس
نے رفتہ رفتہ تمام یونان کو فتح کر لیا مورخ بیان کرتے ہین اگرچہ اوسمین فصاحت تھی ویسی ہی اگر
شجاعت بھی ہوتی تو ملک یونان پر کبھی کوئی قابض نہ ہوتا جیسے کہ اہل یونان نے
اوسکی قبر پہ یہ عبارت کندہ کرا دی تھی اور مین بھی اوسکو اپنی کتاب مین
نقل کرتا ہون اور یہ عبارت حروف اور زبان یونانی مین ہے *

*Eln io io ηuρ Gmaot ıaik aomıc secıı ışıxeı
oinot'ıı ıEıı nı wıpı ıuapı om akıswo.

اور اوسکے معنی یہ ہین * اے دستھنیز اگر تیری طاقت اور شجاعت برابر
تیری عقلمندی اور لیاقتون کے ہوتی تو کبھی بھی مقدونیا کے بادشاہ
یونان پر قابض اور حکمران نہوتے * بعد فیلقوس کے سکندر بادشاہ
ہوا اوسوقت دستھنیز نے پھر بسبب طاقت کلام کے یونانیون کو پھر تابعداری
شاہ مقدونیہ سے برگشتہ کیا لیکن سکندر کا اقبال نہایت بڑا تھا اسواسطے سکندر
کی روبرو کسی فصیح کی پیش نچلی لیکن سکندر اہل یونان پر نہایت مہربان ہوا
اور یونانیون نے اوسی بصلاح دستھنیز کے ایک تاج موتیون کا دیا اور بعد
وفات سکندر کے شاہ انیٹی پاطر اوسکا جانشین ہوا اوسوقت یہ بسبب
فصاحت کلام کے دستھنیز نے پھر یونانیون کو اغوا کیا اور شاہ کی تابعداری

Digitized by Google

سے منحرف کیا لیکن ایطلی یا طرفی بزور شمشیر یونان کو فتح کیا اور دستھنیز کو
قید کرنے کیواسطے آدمی روانہ کیے لیکن دستھنیز نے یہ دیکھکر اپنے تئین زہر
سے ہلاک کیا + اگر کوئی اس بات کی مثال دریافت کیا چاہے کہ صرف
محنت اور مشقت سے باوجود کمی ذہن اور تیزی عقل کے انسان کیا کیا
بڑی مشکل باتین کر سکتا ہے اوسکو چاہیے کہ دستھنیز کا حال ملاحظہ کرے
اس شخص مین سوائے کمی ذہن وغیرہ کے کئی عیب اور رکھے وہ بعض
الفاظ اپنی زبان سے نہین بول سکتا تھا اور مجالس مین آنکر وہ
نہایت ڈرجاتا تھا اور جبکہ اوسنے استقلال سے محنت کر کر یہ عیب اپنے
دور کیے اور ایسی شہرت حاصل کی کہ اظہر من الشمس ہے +
تصویر اسکی بھی بسبب قات جاری کے صفحہ دوسرے مین طبع ہوئی ہے

حال سسرو فصیح کا

کیا خدا کی خدائی ہے کہ زمانہ قدیم مین ایسے ایسے لوگ گذرے ہین
کہ اونکے حال کے دیکھنے سے بڑی حیرانی ہوتی ہے کہ دنیا مین بڑے بڑے
بزرگ خدا کی بندونمین سے گذرے ہین واضح ہو کہ سسرو فصیح رومیہ کبری
کا تھا اور مورخ اسکو سب فصیحون کا بادشاہ لکھتے ہین وہ ایک شخص
عالی خاندان تھا اور ابتداء عمر مین اسکی پیشانی سے اوسکا اقبال مندہونا
نمایان تھا اوسنے بصلاح اپنے رفیقون کے کچہری مین جانا چاہا اور اس
مطلب کیواسطے اوسنے بڑے قانون دانون مسمی سولوا اور فلو سے
قانون سیکھا اور استعمال تکرار کرنے کا بڑی فصاحت اور بلاغت
سے شروع کیا اور فصاحت کی یہان تک نوبت پہونچی کہ اوسنے

شبیه دمستهنیز

Digitized by Google

ایک ملزم شخص کو جو کہ غلام سلاج کا تھا اور یہ شخص اندلو نمین رومیہ کبری
مین بڑا اختیار رکھتا صرف اپنی کلام کی مضبوطی اور فصاحت سے چھوڑا
دیا لیکن اس باعث سی سلاج اوسکا دشمن ہوگیا اور اس باعث سی
سسرو خوف کھاکر اپنے وطن کو چھوڑ کر یونان کو چلا گیا اور وہان اوسکو
اس جلاوطنی سے بہت فائدہ ہوا کسواسطے کہ اوس وقت مین جو کہ بڑی
بڑے فاضل آدمی یونان مین تھے اونسے اوسنے کمال محنت او مشقت سی
علم حاصل کیا اور بعد ازان وہ پھر رومیہ کبری کو آیا اور وہان اوسنے
اپنی لیاقت سے علاقہ جلیلہ کو اسٹرشپ کا بیچ جزیرہ صقلیہ کے حاصل کیا
اور وہان ایسے ایسے کام کیے کہ رعایا کے نزدیک ہر دل عزیز ہوگیا
اور بعد ازان اوسکو علاقہ کونسل شپ کا مل گیا + (واضح ہو کہ یہ
نہایت بڑا علاقہ ہے) لیکن بسبب پیدا ہونے ایک دشمن مسمی کیٹلی
لاطن کے اوسکو اپنا علاقہ چھوڑنا پڑا اور یہ سبب اپنی فصاحت کلام
کے اوسنے اپنے حق مین کوشش بلیغ کی لیکن بباعث اوسکے دور
ہو جانیکے اس عہدہ سے رعایا نے محبت کرنا چھوڑ دیا اور بپلیس
کلاڈیس جو کہ اب مالک رومیہ کبری مین تھا اوسکا دشمن ہوگیا اور
اوسکو ایک دفعہ پھر اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور اپنے دوست پلنیسیس کے
ساتھ تسل لونیکا کو چلا گیا لیکن بعد اوسکے چلے جانیکے رومی نادم ہوئے اور
دوبارہ اوسکو بلوایا اور جتنی کہ اوسکو بے عزتی ہوئی تھی اوسکا اونھون نے
عوض دیا اندنون مین قیصر اول رومیہ کبری اور پومپی اوسکے رقیب مین
بڑا جھگڑا ہوا تھا سسرو نے پومپی کی طرفداری کی لیکن جب کہ مقام
فارسیلیا مین قیصر نے پومپی کو شکست دی اوسوقت سسرو قیصر سے

شامل ہوگیا اور تاوقت مرنے قیصر کے وہ اوسکے ساتھ رہا اور جبتک قیصر
رومیہ کبری مین حکمران رہا اوسنے اوسکا ساتھ دیا اور بعد ازان اوسنے
اغوسطس شہنشاہ کا ساتھ دیا اور اپنی فصاحت سے کلام اینطنی کے
برخلاف کرنے شروع کیے اور اینطنی نے اس خوف سے شہنشاہ اغوسطس
سے موت سسرو کی چاہی اور اس کمبخت نے بھی اوسکی موت کو
قبول کیا جب کہ اوسکو تکلم مین یہ خبر پہونچی تو اوسنے ارادہ بھاگنے کا
کیا لیکن راستے مین اوسکے دشمن کی فوج نے بسرداری پوپی لس لئینر کے
جا گھیرا اور اوسکو مار ڈالا واضح ہو کہ یہ شخص اس فوج کی سرداری مین
وہی غلام تھا کہ جسکو اس لئیق فصیح نے اپنی فصاحت سے چھوڑایا
تھا سسرو مقام اپی نم مین ۱۰۶ برس پہلے پیدائش عیسی کے پیدا ہوا تھا اور
اور جو ۴۳ برس پہلے پیدا ہونے حضرت عیسی کے مرگیا اسبات پر سب
لوگ متفق ہین کہ یہ شخص ایک پورا نمونہ فصاحت کا تھا اور ایسا عالی
ذہن شخص تھا کہ ہر ایک گفتگو نہایت عمدہ طرح سے انجام دیتا تھا
اوسکا یہ حال تھا کہ اپنے کلام سے جسکو چاہتا رولا دیتا اور جسکو چاہتا
ہنسا دیتا تھا حقیقت یہ ہے کہ فصاحت بھی ایک قسم کا جادو ہے اغوسطس
شہنشاہ رومیہ کبری کا یہ بھی سچ کہنا ہے کہ وہ اپنے ہم وطنون سے
اور اپنی تمام ملک سے محبت رکھتا تھا اور اوسکی کتابین تصنیف
کی ہوئی بہت ہین اور ایسے لوگون کو پسند ہین اور بڑے بڑے فاضل
اوسکی تعظیم کرتے ہین کہ کتنی دفعہ وہ چھپی ہین اوسکے خاص کلامون
کے سننے سے انسان کے دل پر بہت اثر ہوتا ہے فقط

تصویر سسرو کی درج ہوتی ہے

Digitized by Google

شبیه سرو فعیح

حال پرقاص فصیح یونان کا

پرقاص ایک بڑا عالی خاندان اور امیر الامرا یونان مین گذرا ہی ۴۹۹ سنہ
پیشتر حضرت عیسی کے شہر اسینیہ مین پیدا ہوا تھا یہ شخص بہت بڑا فصیح
اور کمال خوش تقریر تھا بسبب فصاحت و بلاغت کلام کے اوسنے تمام یونان
پر حکومت حاصل کر لی تھی اوائل عمر مین وہ حکمایان اور فاضلان یونان
مسمی انگزدغورس اور افلاطون اور دینو وغیرہ کی خدمت مین رہا اور
اونسے تربیت پائی اور علم اخلاق اور منطق وغیرہ مین اون فاضلون کی
صحبت مین رہکر کمال حاصل کیا بعد ازان اوسنے سوچا کہ فصاحت ایک
بڑا جادو ہے اوسکو کسیطرح حاصل کرنا ضرور ہے کیونکہ اوسکے باعث
سے انسان جو چاہے جو کچہ حاصل کر سکتا ہے اسیواسطے اوسنے اپنی تمام توجہ
طرف حاصل کرنے مضبوطی اور فصاحت کلام کے مشغول کی اور بڑے
صبر اور استقلال سے اوسکو وہ مرتبہ فصاحت کا حاصل ہوا ہزارون
برس سے ابتک نام اوسکا روشن ہے اور صاحب علم اوسکی کلام اور حالات
سن سنکر اوسکی تعریف اور آفرین کرتے ہین چنانچہ جب اوسکو فصاحت کلام حاصل
ہوئی اور وہ بڑا عالی خاندان بھی تھا تب وہ درجہ بدرجہ اختیار ریاست مین پاتا چلا
اور بسبب خوش تقریری اور شیرین بیانی کی رعایا اوس سے نہایت محبت رکھنے لگی چنانچہ
وہ رعایا پر بالکل قابض و متصرف ہوگیا گویا کہ قریب قریب بادشاہ یونان کا ہوگیا تھا علاوہ
چرب زبانی اور فصاحت کی وہ شجاع بھی بڑے درجہ کا تھا اپنی ملک کیواسطے سیکڑون
جا بجا بڑی دلیری سے لڑا اور فتوحات نمایان کین آخر ۴۲۹ سنہ پیشتر عیسی کی تماشگاہ
دنیا سے غائب ہوگیا ٭ تصویر اوسکی مندرج کی جاتی ہے فقط

Digitized by Google

شبیہ پرقلس

Digitized by Google

بیان حکیم طہیلس کا

طہیلس بھی ایک فاضل حکیم یونانی گذرا ہے اس حکیم کو اول فاضل اور حکیم یونان کا لکھتے ہین اور زمانہ سابق مین جو سات دانایان یونان مشہور گذری ہین اونمین سے طہیلس بھی تھا اوائل عمر مین وہ واسطے تحصیل علم کے مصر مین گیا اور وہان کے فضلا کی خدمت مین رہا اور پھر تیزی عقل سے ہر علم مین شہرۂ آفاق ہوگیا اول شخص یہی تھا کہ جسنے حساب کرکر کسوف اور خسوف کا ہونا پہلے سے بتلایا یعنی پہلے سے بتلایا تھا کہ فلانے دن کسوف یا خسوف ہوگا اوسنے علم ہیئت مین بہت باتین ایجاد کین اوسنے بسبب قطر آفتاب اور اوس دایرہ مین جو کہ آفتاب گرد زمین کے بناتا ہے دریافت کی ایک امیر نے حکیم مذکور سے یہ کہا کہ آپ کچھ مجھسے انعام بعوض اس عمدہ تحقیقات کے مانگیے اوسنے جواب دیا کہ مجھکو کچھ نہین چاہیے لیکن یہ آرزو ہے کہ میرے نام سے یہ بات مشہور ہوجاے کہ اس امر کی تحقیقات طہیلس نے کی ہے اس حکیم نے بیان کیا کہ پانی وہ جز ہے جو کہ تمام چیزون دنیا مین شامل ہے اوسنے کہا کہ خدا نے عالم کو بنایا اور تمام پوشیدہ راز انسان کے جانتا ہے وہ اپنی کتاب مین بیان کرتا ہے کہ یہ بات بڑی مشکل ہے کہ انسان اپنے تئین جان لے کہ مین کیا ہون اور نصیحت کرنا اورونکا بہت سہل ہے لیکن اوپر عمل کرنا مشکل جو کہ بہ ضرور ہے اور اپنی خواہشون کو پورا کرنا بہت شیرین معلوم ہوتا ہے انسان کو لازم ہے کہ اورون کی جو خطا دیکھے اور وہ اپنی مین پاوے اوسکو دور کرے غرض کہ اوسنے بہت سا کچھ لوگونکو تعلیم کیا یونان مین سواے اس حکیم کے اور کوئی ایسا نگذرا جسنے کہ اتنی توجہ طرف علم ہیئت کی کی ہو ایک دفعہ وہ ستارونکا حساب کرتا ہوا چلا جاتا تھا وہ خندق مین گر پڑا لیکن کچھ اوسکو نقصان شدید پہونچا بعد ازان ۵۴۵ سنہ پیشتر عیسیٰ کے مر گیا + تصویر اسکی درج ہوتی ہے

شبیه حکیم طهیلس

Digitized by Google

ذکر حکیم طھیوفراسطس کا

یہ بھی ایک مشہور یونانی حکیم گذرا ہے یہ شاگرد افلاطون اور ارسطو کا تھا اور قاعدون اور باتون ارسطو پر عمل کرتا تھا اوسکا مقولہ یہ تھا کہ ؛ کوئی قیمتی چیز تمام جہان مین برابر وقت کے نہین ہے اور جو اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے وہ بڑا بے وقوف فضول خرچ ہے یہ سَو برس سے زیادہ عمر کا ہوکر ۲۸۶ سنہ پیشتر عیسیٰ کے مرگیا کتاب اوسکی تصانیف مین سے بہت ہین چنانچہ چند اونمین اب تک موجود ہین بیچ عمر ۹۹ سال کے اوسنے ایک رسالہ علم اخلاق مین تصنیف کیا تھا اور شرح بھی اسکی اوسنے کی تھی اور ایک بہت عمدہ تواریخ حیوانات کی جسمین حالات اور خاصیت اور ماہیت درخت اور پتھر وغیرہ کے ہین بنائی اور باقی کتابین اوسکے ہات نہین لگین فقط ؛ تصویر اوسکی بھی دوسرے صفحہ مین درج ہوتی ہے

ذکر حکیم فیثاغورس کا

بیچ لکھنے حالات حکمایان یونان کے حال فیثاغورس سے بھی اپنی کتاب کو زیب زینت دیتا ہون اس حکیم کے ہونے سے یونان کو بڑی شان ہوئی یہ فاضل بیچ جزیرہ سموس کے جو کہ یونان مین ہے بیچ ۵۹۰ سنہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اوایل عمر سے وہ بیچ ملکون مصر و یونان و ایران وغیرہ کے گیا اور وہان کے بڑے بڑے فاضل اور حکماے متبحر سے تحصیل علم مین مشغول رہا اور ہر طرح کا علم سیکھا اور خصوصاً علم اخلاق اور علم ہندسہ اور ریاضی

شبیه طهیو فراسطس

اور علم ہئیت مین کمال پیدا کیا تھا اور بعد ازان وہ اپنے وطن کو چلا گیا
اوسکی آنی سے لوگون کو بڑی خوشی ہوئی حکیم موصوف نے باشندون
اپنے ملک کو شوق علم کا بڑہوایا چند روز بعد اوسکی دانائی اور علم کی اتنی
شہرت ہوئی کہ جوق جوق تمام اطراف اور ہر اقلیم و دیار کے لوگ دور دراز کا
سفر کر کر واسطے ملاقات یا شاگردی فیثاغورس کے آنے لگے اکثر شاہان
اوسطرف کے اقلیمون نے اوسکو لکھا کہ وہ ہمارے دربار مین آوے اور ہم
اوسکی ملازمت سے کچہ حاصل کرین چند بادشاہون نے درباب انتظام
ملک کے صلاحین لین اوسنے جو مدرسہ واسطے تربیت لڑکون کے بنایا تھا
نہایت مشہور و معروف ہر اقلیم مین ہوگیا کہتے ہین کہ اوسکی مدرسہ مین چار سو
شاگرد تھے اور ہر طرحکا علم وہان حاصل کرتے تھے تمام شاگرد اوسکے
اوسکا بڑا ادب کرتے تھے اور جو وہ اپنی زبان سے فرماتا تھا اوسکو پتھر
کی لکیر سمجھتے تھے فیثاغورس مدرسہ مین جو لوگ تربیت پاتے تھے
اونمین سے بہتیرے بڑے عاقل اور فاضل اور مدبر اور واضع قوانین
گذرے ہین اور اکثر اوسکے شاگرد وزراے شاہان نامدار اوس دیار کے
ہوئے ہین رومی فیثاغورس پر بہت اعتقاد رکھتے تھے فیثاغورس
ایک کلام نصیحت کا مدام کہا کرتا تھا (قولہ) اے عزیزو دنیا چند
روز ہے کسیکو یہان مقام کرنا نہین ملیگا جو آیا ہے وہ ضرور جلا جائیگا
جب بے ثباتی دنیا کی ثابت ہے تو کسی سے لڑنا اور عناد رکھنا لازم
نہین ہے لیکن پانچ چیزون کے خلاف انسان کو پر ضرور لڑنا چاہیے
اور اونسے عناد قلبی رکھنا چاہیے کہ وہ انسان کے دل مین جڑ
نہ پکڑین اور میرے پیارون شاگردو پانچ چیزیہ ہین فقط

(۱) اول علم سے جاہل رہنا اور دلکو جوہر علم و عقل سے معرا رکھنا محض نادانی ہے اسکے خلاف انسان مدام رہے ✣

(۲) دوم انسان کوئی ایسی بات بے اعتدالی کی نکرے جسمین خلل انداز تندرستی ہو ✣

(۳) سوم اپنے وطن مین آپس مین لڑنا جھگڑنا اور فساد برپا کرنا لازم نہین ہے ✣

(۴) چہارم ایک کنبہ یا خاندان مین خانہ جنگی رہنی نہایت نازیبا اور زبونتر ہے

(۵) پنجم ہرطرح کی خواہشات انسانی یعنی غصہ بیرحمی و زناکاری و دغابازی و بے ایمانی وغیرہ سے انسان کو احترازاور اجتناب کرنا لازم ہے ✣

اس حکیم نے بہت کچھ درباب نصایح اور اپنی رای کے لکھا ہے لیکن میری کتاب کو اتنی وسعت اور جاے کہان جو اونکو مشروحًا اور مفصلًا لکھکر پایۂ افتخار کا حاصل کرے اوسنے بہت کتابین نہایت عمدہ نظم ونثر مین تصنیف کین ایک کتاب نظم مین جسکو ✣ فیثاغورس کی طلائی نظم ✣ کہتے ہین بہت عمدہ کتابون مین سے ہے اور لوگ اوسکی بہت قدر کرتے ہین مورخ بیان کرتے ہین کہ حکیم فیثاغورس ہندوستان مین آیا تھا اور یہان کے ہندو فاضلون سے جنکو سادھو و سنت وغیرہ کہتے ہین بڑی تکرار و بحث درباب علم اور نصیحت کی باتون کے رہی یہ فاضل اسّی برس کی عمر مین مرگیا اور واسطے اوسکی یادگاری کے لوگون نے یہ کام کیا کہ جب وہ مرگیا تو جہان اوسکا گھر تھا وہان ایک اوسکا شوالہ بنوادیا اور فیثاغورس کو ایک دیوتا و نبی سے تصور کیا

بیان اون تین فرقون فاضلان اورحکمایان

لاثانی کا جو ولایت یونان مین گذرے ہین ؏

یہ بات تو سب پر واضح اور روشن ہی کہ زمانہ سلف مین وہ ملک مخزن حکما کا تھا یعنی ملک مذکور مین سب طرح کے حکما پائے جاتے تھے اور انھین کی باعث سے آج تک نام یونان کا مشہور ہی فی الحقیقت اس ملک کے لوگون نے ہر مقدمہ حکمیہ کی تحقیقات کی ہے اور ہر بات کی طرف رجوع ہوئے ہین اور ہر ہر بات کو اونھون نے دریافت کیا ہے اور مختلف فرقے حکیمون کے ہوئے جنمین تین نہایت مشہور ہین اول وہ فرقہ حکما کا ہے جنکو تنفر العیش کہتے ہین اور دوم فرقہ فضلا کو تنفر الرنج کہتے ہین اور فرقہ سوم بنام مستغنی موسوم ہے ان تینون جتھون یعنی فرقون حکما کا آگے علحدہ علحدہ بیان کرتا ہون ؎

فرقہ حکماے یونانی موسوم بہ تنفر العیش

معنی تنفر العیش کے یہ ہین کہ جو عیش و عشرت اور خوشی دل کے سے نفرت کرے چنانچہ ایک فرقہ دانشمندون کا یونان مین ایسا گذرا ہے کہ اونکا یہ مقولہ تھا کہ سب عیش و عشرت دنیوی سے پرہیز کیا چاہیے یہانتک کہ اچھا کھانا اور اچھی پوشاک پہننی ممنوع ہے ایک رات ناچ دیکھنا یا ایک پیالہ شراب پینا ان حکما کے نزدیک ایک حادثہ عظیم تھا اس فرقے کے حکیم زمین پر اکثر سوتے تھے اور پلنگ پر نہین آرام کرتے تھے اس عجیب فرقہ کا بانی مبانی حکیم دیوجانس کلبی تھا اور اوسکے حال کے دیکھنے سی تمام حال اس فرقہ کا معلوم ہوجائگا

یہ حکیم قریب ۳۲۳ برس پہلے پیدائش حضرت عیسی کے یونان مین موجود تھا
وہ نہایت سختی اپنے نفس پر کیا کرتا تھا اسکے خیال مین یہ سمائی ہوئی تھی کہ
عیش دشمن خوشی کامل کا ہے یعنی جو عیش کرتا ہے اوسکو خوشی دایما حاصل
نہین ہو سکتی ہے ایک دفعہ یہ حکیم رستہ مین چلا جاتا تھا کہ ایک لڑکا اوسسے
ملا اور اوسنے یہ کہا کہ مین ایک دعوت مین جاتا ہون یہ بات سنکر حکیم
دیوجانس نے اوس لڑکے کو گود مین اوٹھا لیا اور اوسکے ماباپ کی پاس
لے گیا اور اونکے سپرد کیا اور یہ کہا کہ مین اس طفل نادان کو ایک بڑی آفت
سے بچا کے لایا ہون اسکی نگہبانی کرو اب غور کرنا چاہیے کہ اس حکیم کی خلقت
کی راسے کسقدر خلاف ہے دعوت مین جانا ایک بہت اچھی بات اکثر
ادمیون کے نزدیک ہے خلاف اسکے اس حکیم کی دانست مین دعوت مین
جانا اور چاہ مین ڈوبنا مساوی تھا ایک اور ذکر اس حکیم بے بدل کا مشہور ہے
جب شہرت اس حکیم کی دور دور پھیلی تو سکندر بادشاہ مقدونیہ کو جو اون ایام
مین بادشاہ یونان کا تھا اشتیاق ہوا کہ اوسکو دیکھنا چاہیے چنانچہ
سکندر جسکو اہل ایران سکندر رومی کہتے ہین دیوجانس کے مکان پر گیا
اور وہان دیکھا کہ یہ حکیم دھوپ مین بیٹھا ہوا ہے اتفاقاً سکندر سطرح
اسکے پاس کھڑا ہوا کہ دیوجانس پر سایہ ہو گیا بڑی دیر تک سکندر کھڑا رہا
دیوجانس کچھ نہ بولا اخیر کو سکندر نے حکیم مذکور کی بہت تعریف کر کے کہا
کہ ای حکیم تو مجھسے کچھ درخواست کر اور مجھسے کچھ مانگ حکیم نے جواب دیا
کہ مین فقط یہ چاہتا ہون کہ آپ میرے اور آفتاب کے بیچ مین سے
ہٹ جائیے تاکہ دھوپ میرے اوپر پڑے اب غور کرنا چاہیے کہ سکندر سا
بادشاہ گھر پر آکر درخواست کرے کہ تو مجھسے کچھ طلب کر اور اوسکی صرف جواب دیا

کہ میری دھوپ چھوڑ دو لو باعث اسکا یہ تھا کہ یہ حکیم عیش اور عشرت کو نہایت ناپسند کرتا تھا اور از بسکہ دنیا کے لوگ کم و بیش سب عیش اور عشرت کو پسند کرتے ہین تو وہ تمام خلقت کو ناپسند کرتا تھا و کسیکی مجلس نہین پسند کرتا تھا اور جتنے طریقہ انسان کے ہین اون سب سے وہ خلاف چلتا تھا ترش روئی اور بد مزاجی اور ناملنساری اور علیحدہ گی اور کنارہ کشی دنیا سے اسکے نزدیک نیکیان تھین ✣ اس فرقہ کے حکماء اور اونکے معتقدون کو زبان یونانی مین سنک یعنی کلبی کہتے ہین اور یہ ایک لفظ یونانی ہے اور اوسکی معنی سگ کی خاصیت والا یعنی بھونکنے والا ہے کسواسطے کہ اس قسم کے حکماء کسی سے نہین ملتے ہین اور ہمیشہ ترش رو رہتے ہین اسی فرقہ مین سے ایک حکیم بہت مشہور گذرا ہے جسکا نام سنیکا ہے یہ نیرو شہنشاہ روم کا اوستاد تھا اوسکی شکل سے معلوم ہو جاتے گا کہ اس فرقے کے لوگ کیسے غمگین اور رنج مین رہتے ہین ✣ چنانچہ اوسکی تصویر صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے فقط

فرقہ دوم حکماے یونانی کا موسوم بہ تنفر الرنج

تنفر الرنج اسکو کہتے ہین جو رنج سے نفرت کرے اور عیش و عشرت دنیوی کو پسند اس فرقہ کو زبان یونانی مین ✣ اپیکیورین کہتے ہین اور اس فرقہ مین بہت سے شخص شامل تھے کسواسطے کہ قاعدہ جہان کا ہے کہ عیش و عشرت کو ہر کوئی پسند کرتا ہے اس فرقہ کے حکما کا مقولہ تھا کہ سرور کامل اور دایمہ عیش و عشرت سے حاصل ہوتا ہے اونکے قول کے موافق آدمی کو

شبیہ حکیم سنیکا

Digitized by Google

دور اندیشی اور فکر کرنا واہیات ہے جو لحظہ گذرتا ہے اوسی عیش و عشرت
مین گذارے ناچ دیکھے اور اچھے اچھے کھانے کھاوے اور فکر اور رنج کو
پاس نہ آنے دے اس فرقہ کا بانی مبانی اور سرگروہ حکیم اپیکیورس گذرا ہے
جب اس حکیم نے اپنے مقولہ جاری کیے تو اور حکیمون نے اونکا بہت مقابلہ
کیا + یہ حکیم غور گیتم مین پیدا ہوا تھا اس شخص کی تیزی عقل اور ذہن
کی مشہور ہے اور واسطے استقلال کے بھی لوگ اوسکی بہت تعریف کرتے ہین
اوسنے تین سو کتابین تصنیف کی تھین ۲۷۰ پیشتر عیسوی کے مرگیا

فرقہ سوم موسوم بہ مستغنی

مستغنی اوسکو کہتے ہین جو بے پروا ہو یعنی ایک قسم کا فرقہ حکیمون کا
یونان مین گذرا ہے کہ وہ رنج و راحت و دولتمندی اور مفلسی کو کچھ نہین
سمجھتے تھے اونکا یہ قول تھا کہ خوشی کامل اور دائمانہ تو عیش و عشرت سے
حاصل ہوتی ہے اور نہ اونکے بالکل ترک کرنے سے بلکہ خوشی کامل اوسمین
ہے کہ انسان عیش کو عیش نہ سمجھے اور نہ رنج کو رنج + اگر انسان دولتمند
ہو تو کچھ خوشی کی بات نہین اور اگر مفلس ہے تو بھی مساوی ہے
علی ہذا القیاس اونکے نزدیک رنج و راحت کوئی شے نہ تھی حقیقت
یہ ہے کہ ایسا ہوجانا کہ رنج کو رنج نہ سمجھے اور راحت کو نہ راحت نہایت
ایک امر مشکل ہے لیکن یہ توجہ اللہ تعالی نے یونان ہی کے
آدمیون کو اوس زمانہ مین طاقت بخشی تھی کہ وہ اپنے نفس پر
بہت غالب تھے اس فرقہ کا سرگروہ حکیم زینو تھا یہ شخص جزیرہ
سائی پرس مین پیدا ہوا تھا اور پیشہ سوداگری کرتا تھا اور چند روز بعد اوسکا

جہاز تجارت کا کنارہ اٹیکا پر جو کہ یونان مین ہے تباہ ہوگیا اور زینو ایک
کتاب فروش کے گھر چلا آیا اور وہان تواریخ زینوفن کو ملاحظہ فرما کر بہت
خوش ہوا اور اوسکے دلمین کمال شوق پیدا ہوا کہ کسیطرح علوم و فنون
حاصل کرنے چاہیین اوسنے مدت تک بیچ تحصیل مختلف علوم کے اپنی عمر گذاری
اور آخر کو بڑا نامی حکیم ہوگیا اور اوسنے ایک مدرسہ شہر ستنیہ مین بنایا اور
لوگون کو سبق نیکی اور اپنی حکمت کی دینے لگا اور لوگون کو سکھایا کہ اپنی نفس
کو مغلوب کرنا چاہیے اور دوستون پر حالت کمبختی مین مدد کرنا پر فرور ہے
اور لڑکا پن کے عیش و عشرت دنیوی مین داخل اور شامل ہونا نازیبا اور
واہیات ہے + اور انسان کو ہر طرح کی نیکی حاصل کرنی چاہیے اور اوس
مرتبہ کی نیکی حاصل کرنی ضرور ہے کہ کوئی کمبختی اگر عاید حال ہو تو کچھ رنج نہو اور
بالکل صاف اور صابر رہے اور صلا رنج و کدورت دل پر اثر نکرے اور
کوئی خوشی کی بات ہو تو بھی کچھ پروا نہین یہ نہین چاہیے کہ ذراسی دنیوی
خوشی حاصل ہوئی تو اوسکے خیال مین مصروف ہوگئی زینو کا قول تھا کہ اللہ
جلشانہ نے دو کان اور ایک منہ عنایت کیا ہے انسان کو چاہیے کہ سنے
بہت اور بولے تھوڑا یعنی سب کی باتین بخوبی سن لے اور خود بہت سا
بے موقع نہ بولے زینو ایک خدا کا یقین کرتا تھا اور سوای اوسکے اور کسیکو
اپنا معبود نہین سمجھتا تھا اوسکی تصنیفات سے بہت کتابین ہین فقط
غرض کہ اس احقر مصنف اس کتاب کی راے تو یہ ہے کہ یہ نہایت
اچھا فرقہ حکیمون اور دانشمندون کا گذرا ہے کہ ہر ایک صفت
جو بشر کو لازم ہے انکی حکمت مین موجود تھی + گو ہمکو وہ رتبہ
کہان حاصل ہے +

Digitized by Google

بیان حکیم ارشمیدس کا

یہ فاضل یکتا ہے زمان باشندۂ شہر یکیوز کا جو کہ جزیرۂ صقلیہ مین واقع ہے تھا اور جزیرۂ مذکور جنوب مغرب ملک یونان مین ہے + ارشمیدس بڑا مشہور فاضل علم ریاضی مین گذرا ہے وہ علم ہیئت اور علم ہندسہ اور علم ادوات اور جر ثقیل اور علم آب اور علم مناظر مین کمال مہارت اور دستگاہ رکھتا تھا اوسکی تیزی عقل اور رسائی ذہن اور طبع رسا کی ان علمون مین ایسی تھی کہ آج تک یونان مین کوئی حکیم ایسا نہین گذرا ہے اوسنے علم جرثقیل کے وسیلہ سے مصر مین جاکر ایسی کلین ایجاد کین کہ اونکے وسیلہ سے اوسنے پانی رود نیل مین سے بلند زمینون مصر مین پہونچایا اوسنے ایسی ایسی کلین ایجاد کین جنسے کہ تھوڑی طاقت سے ہزارون من بوجھہ اوٹھتا تھا ارشمیدس کو بادشاہ جزیرہ صقلیہ کا جسکا نام ہیرو تھا بہت عزیز رکھتا تھا اور ہر وقت اوسکی ملاقات اور صحبت سے استفادہ حاصل کرتا تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ ارشمیدس نے حضور سے عرض کی کہ مین بوسایہ علم جرثقیل کے اتنی طاقت رکھتا ہون کہ ذراسی طاقت سے ہزارون من بوجھہ اوٹھالون بلکہ اگر مجکو کہین بیٹھنے کو جگہ ہو ملے تو تمام تختہ زمین کو اوٹھا سکتا ہون بادشاہ یہ سنکر بہت متعجب ہوا اور حکم دیا کہ کوئی بات اس علم مین سے ہمکو دکھا اوسنے یہ بات قبول کی اور ایک کل طیار کی اور کنارۂ دریا پر ایک جہاز کلان اوڑا ہوا تھا اوسکو اوسنے اوس کل کے وسیلے سے جہاز کو باسانی تمام دریا مین سے خشکی پر کھینچ لیا اور کہا کہ یہ ایک ادنے نمونہ علم جرثقیل کا ہے بادشاہ یہ دیکھکر بہت حیران ہوا اور اوسکی فضیلت اور دانائی کی بہت تحسین

و آفرین کی ان اس قسم کی کلون کو فاضلان فرنگ نے بہت رواج دیا ہے
اور اس علم مین بڑی ترقی کی ہے اور اب یہ علم صاحبان انگریزی کے وسیلے سے
ہندوستان کے مدارس مین سکھایا جاتا ہے ایک دفعہ کا مشہور ذکر ہے کہ ہیرو
بادشاہ سرکیوز نے ایک تاج بادشاہی سونیکا طیار کروایا تھا جب وہ طیار
ہو کر بادشاہ کے سامنے لایا گیا بادشاہ نے اوسکو تلوایا معلوم ہوا کہ سونے مین
کچھہ غبن نہین ہوا ہے یعنی وہ تاج پورا اوترا مگر بادشاہ کے دل مین یہ شک
گذرا کہ شاید کاریگر نے سونے مین کچھہ کھوٹ ملایا ہو اسواسطے حضور نے چاہا
کہ کسیطرح بغیر گلانے اور ٹکڑے کرنے تاج کے حال کھوٹے کھرے ہونے سونیکا
دریافت کرون اس مطلب کیواسطے بادشاہ نے حکیم ارشمیدس کو طلب
کیا ارشمیدس واسطے دریافت کرنے ایسی ترکیب کے مدت تک تفکر مین رہا
آخر کو ایک روز حکیم مذکور حمام مین غسل کر رہا تھا اور غسل کے وقت اوسکو
ایک قاعدہ یکایک سوجھا اوسی تب بادشاہ کے حضور مین حاضر ہو کر تاج کو
منگوایا اور اوسکے برابر خالص سونا منگوایا پھر اوسنے تاج اور سونے کو
علیحدہ علیحدہ پانی مین تولا تب دریافت ہوا کہ تاج بہ نسبت سونے خالص
کے پانی مین ہلکا ہی یعنی جسقدر سونا پانی مین ڈالکر تولنے سے گھٹتا ہی اوس سے
زیادہ تاج گھٹ جاتا ہے اور اسی سبب سے اوسکے دل مین شک قوی ہوا
کہ ضرور تاج مین کچھہ کھوٹ ملا ہوا ہے اور درحقیقت جب بادشاہ نے اوس
تاج کو پگلواکے دیکھا تو اوسمین کھوٹ نکلا اور اس سبب سے حکیم موصوف کی بہت
تحسین و آفرین ہوئی اور بموجب ایجاد اس حکیم کے کتب علوم فلسفی مین واسطے
دریافت حال کھوٹ وغیرہ ہر دہات کی یہ مثلہ بھی درج ہوا + ارشمیدس کے شہر سرکیوز
کو رومیون نے گھیر لیا اور اوسکا محاصرہ کر لیا تو بادشاہ اوس جگہہ نے بہت دن ہو گئے

ارشمیدس سے کہا اوسنے ایسی ایسی کلین ایجاد کین کہ رومیون کو فتح کرنا شہر کا نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہوگیا ارشمیدس نے ایک آتشی شیشہ جسکے وسیلہ سے کرنین معکوس ہوکر جاتی ہین طیار کیا اور اوسکے وسیلہ سے اوسنے تمام جہازون رومیون کو جلادیا غرض کہ رومیون کو شہر مذکور کو فتح کرنا ایک امر نہایت مشکل ہوگیا تھا لیکن آخر کار رومیون نے شہر سرہی کیوز کو حملہ کرکے لیا اور دیکھا تو ارشمیدس بھی مقتولون مین پایا گیا یہ حادثہ دوسئو۱۲ بارہ برس پیشتر سنہ عیسوی کے واقع ہوا تھا

حال اقلیدس مشہور مہندس یونانی کا

اقلیدس بیٹا نوقطرس کا پوتا زنقیس کا اور صاحب جو بیطر یا مشہور ہے یہ حکیم قدیم زمانہ کا یونانی ملک شام مین رہنے والا شہر صور کا ہے اوسکو علم ہندسہ مین دستگاہ کامل تھی اور اوسکی کتاب جو ارکان یعنی قواعد مشہور ہے وہ کتاب بزرگ قدر اور بہت مفید اور اصل علم ریاضی کی ہے یونان مین پہلے اوس سے اس وضع کی کوئی کتاب جامع نہین تھی اور نہ بعد اوسکے کوئی ایسا ہوا اور اوسکا جماعات ریاضی دان یونان اور روم اور اسلام کے نے اعتبار کیا پس بعضے اوسکی شرح کرنیوالے ہین اور بعضون نے نئی شکلین اوسکی کتاب مین بڑھائی ہین اور بعضے فائدے نکالنے والے ہوئے ہین حکماء یونان کے اپنے اپنے مدرسون کے دروازون پر لکھہ دیتے تھے کہ ہرگز مدرسہ مین جو شخص کہ محنت کش مشہور ہے نہ داخل ہو اور مراد اونکی اس سے یہ تھی کہ وہ آدمی مدرسہ مین داخل ہووے جسنے کتاب اقلیدس نہ پڑھی ہووے

اور اور تصنیفات اقلیدس مین سے اس نوع مین کتاب المفروضات
ہی کتاب المناظر ہے کتاب ترکیب آوازون کی اور سواے انکے اور کتابین
ہین یعقوب بن اسحق الکندی نے یہ کہاہے کہ اقلیدس علم ہندسہ مین اپنے
زمانہ کا سب سے دانا تر تھا اقلیدس ابولونیوس کی دو کتابونکو جو مخروطات
مین ہین تفصیل سے لکھا پھر ایک صدر بنایا جس سے معرفت ان پانچون مجسمات
کی حاصل ہوسکے اور اوسکو تیرہ مقالونمین جو اقلیدس کیطرف منسوب ہین داخل
ہوگیا اور کتاب اوسکی جو قواعد ہندسی مین ہے اوسکو حجاج بن یوسف بن
مطر کوفی نے دو نقلین کین اونمین سے ایک ہارونی مشہور ہے - اور دوسری
نقل کا نام مامونی ہے اور اوسی پر اعتماد کیا جاتاہے اور اوسکو اسحق
بن حنین نے نقل کیا اور ثابت بن قرہ حرانی نے اوسکو اصلاح دی
اور ابوعثمان دمشقی نے اوس مین سے کئی مقالے نقل کیے ابن
الندیم نے کہاہے کہ مینے اونمین سے دسوان مقالہ موصل مین علی بن
احمد العمرانی کے خزانہ مین دیکھا تھا سنہ تین سو ستر مین اور شکوک
اس کتاب کی ابرن نے دفع کیے اور اوسکی شرح نیریزی اور کرابیسی نے کی
اور لطیف الطیف نے یہ ذکر کیاہے کہ اوسنے اقلیدس کا دسوان مقالہ رومی
زبان مین دیکھا اوسمین چالیس شکلین زیادہ تھین بہ نسبت اوس مقالہ
کے جو لوگون کے پاس ہے اوس مین ایک سو نو شکلین ہین (لہذا اوسمین ۱۴۹
ہوئین) اور اوسنے اوسکو عربی مین ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا اور یوحنا القس
نے ذکر کیا ہے کہ وہ شکل جسکا ثابت نے مقالہ اولی مین دعوی کیاہے اور
اپنی بتائی ہے مین نے وہ یونانی مین دیکھی ہے اور لطیف نے ذکر کیا ہے کہ مینے
اوسکو دکھائی ہے اور شرح کی کتاب اقلیدس کی ابوحفص خراسانی

Digitized by Google

ورابو الوفا بوجانی نے کی مگر تمام نہین کی اور ابو القاسم الطاکی نے تمام کتاب
کی تفسیر کی اور سند بن علی نے جو اوسکی تفسیر کی تو نو مقالہ اور کچہ دسوین کی
کی ہے اور دسوین کو ابو یوسف رازی نے تقسیم کیا اور بہت خوب درست ابن عمید
کے واسطے کیا ہے کندی نے کتاب اقلیدس کے اغراض مین ذکر کیا ہے
کہ اس کتاب کو ایک شخص ابلیس نامی نے تالیف کیا تھا اور اوس نے
پندرہ مقالہ لکھے تھے جب بہت زمانہ گذر گیا تو وہ کتاب متروک ہو گئی
پھر کسی بادشاہ نے اسکندرانیون مین سے علم ہندسہ کیطرف توجہ کی اور اوسکے
زمانہ مین اقلیدس موجود تھا اوس بادشاہ نے اس کتاب کی اصلاح اور تفسیر
کیلیے اقلیدس سے کہا اوسنے اوسمین سے تیرہ مقالہ کی تفسیر کی پس وہ اوسکی طرف منسوب
ہو گئے پھر بعد اوسکے اسقلادس اقلیدس کی شاگرد نے دو مقالے پائے چودھوان
اور پندرھوان وہ بطور تحفہ کے بادشاہ کو دیے پس وہ دونو بھی اوسی
کتاب مین ملا دیے اور یہ تمام واقعہ سکندریہ مین ہوا اور ابو علی الحسن بن
الشیثم بصری نے جو خوش باش مصر کا ہے اس کتاب کی مصادرات کی شرح
کی ہے اور اوسکے اعتراضات بھی اسی کتاب مین مع اونکے جواب کے ہین +
پھر ابو الحسن قشری اندلسی نے ذکر کیا کہ اس کتاب پر شرح ہے کسی اندلسی
کی اور اوسکا نام والبتہ ہے اور اوسکا یہ قول تھا کہ تیری شرح بیت المقدس
سنہ پانسو بچانوین مین تمام ہوئی اور اقلیدس کی تصنیف کی اور چند کتابین
ہین منجملہ اونکے سوائے اس کتاب کی کتاب الظاہرات ہے کتاب اختلاف المناظر
کتاب المعطیات کتاب النغم بیگانی اوسکے نام پر کتاب القسمۃ ثابت کی اصلاح
ہے + کتاب الفواید بیگانی اوسکے نام پر کتاب القانون کتاب الثقل والخفت
کی کتاب الترکیب بیگانی اوسکے نام پر کتاب التحلیل بیگانی اوسکے نام پر فقط +

حال حکیم بطلیموس ریاضی دان

زمانہ سابق مین یہ نہایت بڑا فاضل ریاضی اور ہیئت دان مصر مین ہوا ہے اور علم ریاضی مین پیشوا تھا شہر پلاشم مین سنہ ۱۴۰ پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا و شہر اسکندریہ مین جس زمانہ مین کہ شہنشاہ روم کا عیدریان تھا رہا کرتا تھا زمانہ قدیم مین یہ شخص علوم ریاضی اور ہیئت مین پرلے درجہ کا عقیل اور ذہین تھا اوسنے ان علوم مین بہت کتابین تصنیف کین اور سب سے مشکل اور عمدہ کتاب مجسطی ہے جو کہ تمام عالم مین مشہور و معروف مجسطی کا ترجمہ زبان عربی مین بھی ہے اور ہر ایک فاضل مولوی اوسکے نام سے واقف ہی اور بطور تبرک اونکے کتب خانون مین یہ کتاب بھی دھری رہتی ہے لیکن اچھے اچھے فاضل عربی دان اوسکو نہین جانتے اور نہین پڑھا سکتے + اس کتاب کا ترجمہ زبان اردو مین فقیر حقیر خاکسار خلائق نیاز مند رامچندر مصنف ان چند اوراق کا کرتا ہی اور وہ اوس کتاب دقیق کو انشاء اللہ تعالے بہت صاف اور عبارت سہل مین کردیگا تاکہ ہر ایک اوسے مطالعہ کرکر استفادہ حاصل کرسکے اور اس نحیف کا ارادہ یہ بھی ہے کہ کتاب موصوف کو زبان انگریزی مین بھی طیار کرے اگر زندگی نے وفا کی اور میرا خدا اس امر مین میرا متکفل اور مددگار رہا تو یہ کام جو مین نے اپنے اوپر اختیار کیا ہے انجام ہوگا + واضح ہو کہ زمانہ سابق مین تمام فضلاء ہر ولایت کی اور فرنگستان کے علم ہیئت مین حکیم بطلیموس کے موافق نظام عالم کو مانتے تھے یعنی زمین کا ساکن ہونا اور آسمان کو حرکت ہونا وغیرہ موافق نوشتہ حکیم موصوف کے سبب قبول کرتے تھے لیکن

Digitized by Google

بعدازان جب فرنگستان مین عقل اور علم کی زیادتی ہوتی گئی اور وہان لوگونکو
ان علمون مین نہایت سعی اور کوشش مدام رہی اور ایک شخص فرنگستانین
فاضل کوپرنیکس دنیامین پیدا ہوا اوسنے زمین کو متحرک اور آسمان کو ساکن ثابت
کیا اوسکے پیچھے اور اور حکمایان اور فاضلان فرنگ نے اس امر کو پایہ ثبوت
کو پہونچایا اور اوس زمانہ سے مقولہ مذکور حکیم بطلیموس کا رد ہوا فقط

حال لیکرغوس وضع قوانین ریاست سپارطا

واضح ہو کہ یونان مین علاوہ اور ریاستون کے دو ریاستین بڑی عظیم الشان
اور مشہور تھین ایک ریاست اثینہ کی اور دوسری ریاست سپارطا کی چنانچہ زمانہ
قدیم مین لیکرغوس ایک بڑا نامی گرامی شخص یونان مین گذرا ہے جسنے
کہ قوانین سلطنت ریاست سپارطا کی بنائی تھے وہ قوانین مدت تک اوس ملک
مین جاری رہے + یہ شخص خاندان شاہی مین سے تھا اوسنے مختلف اضلاع یونان اور
مصر اور ولایت ایشیا مین واسطے ملاحظہ کرنے وہانکی رسوم اور قواعد ریاست اور
طریقے دینی وغیرہ کے سفر کیا اور وہان کا حال بخوبی دریافت کیا اور اس طرح پر یہ شخص
ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار ہو گیا اور اون ملکون مین اوسنے اچھے اچھے فاضلون
اور عالمون اور مذہبی آدمیون مین بحث و تکرار کی جب بھائی لیکرغوس کا
جو بادشاہ سپارطا کا تھا مر گیا اوسوقت لیکرغوس مالک ریاست کا ہوا
اور اوسکے بھائی کی جورو نے جو اوسوقت مین حاملہ تھی اوس سے
یہ کہا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو مین اپنا حمل اسقاط کرون کس واسطے
کہ تو بالکل مالک سپارطا کا ہو جاوے گا لیکن اس بد تجویز کو نیک
لیکرغوس نے قبول نہ کیا اور چند روز بعد اوسکے ایک بھتیجا پیدا ہوا

لیکرغوس نے اوسکو تربیت وتعلیم کیا لیکن باوجود اس نیکی کے لوگون نے
اوسپر الزام لگاے کہ اوسنے سلطنت کا غصب کرلیا ہی اور اس باعث سے وہ لاچار
ہوکر جزیرہ قبراط کو چلا گیا لیکن اوسکے چلے جانے سے ملک مین بہت بی انتظامی واقع
ہوئی اور اہل سپارطا نے اوسے پھر بہزار عجز و نیاز طلب کیا اور جب وہ اپنے
ملک مین آیا لوگون نے اوسکا نہایت ادب کیا اور اوسکو گویا دیوتاؤن اور فرشتون
مین شمار کیا اوسنے اپنے ملک کیواسطے قانون طیار کیے اور اونکا خلاصہ یہ ہے اور
یہ قوانین ۸۸۴ پیشتر سنہ عیسوی کے جاری کیے ✤ لیکرغوس نے ریاست سپارطا
مین سے عیش و عشرت کو بالکل مانند عنقا کے ناپید کردیا اور حکم دیا کہ کوئی
عیش و عشرت مین مشغول نہ ہووے اور اوسنے اپنے ملک مین سے رواج چاندی
اور سونے کا بالکل دور کردیا اور تمام باشندون سپارطا کو برابر کردیا یعنی
یہ نہ کہ بعضے آدمی غریب اور بعض امیر ہون ✤ اوسنے حکم دیا کہ سب آدمی
اعتدال سے باہر قدم نہ رکھین یعنی وہ شراب کا استعمال نہ کرین اور کھانے
نہایت اچھے اور مزہ دار سے بھی پرہیز کرین اوسنے حکم دیا کہ سب آدمی شہر
کے ایک جاے کھانا کھائین ✤ بعض قوانین لیکرغوس کے قابل الزام کے
ہین کہ اونسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے بندون کو عقل کامل
نہین بخشی ہے وہ قوانین یہ ہین کہ اوسنے حکم دیا کہ جسطور سے مرد کشتی اور ورزش
کرتے ہین اوسی طور سے عورتین بھی ان مردانہ کامون مین مشق کرین ✤
پس اس صورت مین لڑکیان بھی برہنہ ایک لنگر کیے ہوئے مردون کے سامنے
آتی تھین اور اس سے جو قباحتین ہوتی ہین وہ اظہر من الشمس ہین ✤
چونکہ بڑا مطلب لیکرغوس کا یہ تھا کہ اوسکی ریاست مین کوئی شخص مفلس یا ضعیف
نہو اور سب لوگ شجاع اور دلیر ہون تو اسیواسطے اوسنے حکم دیا تھا کہ جس بچے

ایسا لڑکا پیدا ہو کہ جسکے اعضا ضعیف قدرتی ہوں تو اوسکو اوسکی ماں باپ
ایک پہاڑ پر سے نیچے گرا دیں تاکہ وہ مر جاوے * غرض کہ لیکر غوس کا ان سخت
قوانین کے رائج کرنے سے یہ مطلب تھا کہ لوگ سپارٹا کے بڑے سپاہی اور دلیر
ہوں اور اپنے ملک کیواسطے جان دینے کے لیے مستعد رہیں اور جو کچھہ مصیبت
یا رنج اونپر نازل ہو اوسکو وہ بڑی مضبوطی اور استقلال کے ساتھہ سہا
سکیں اور اوسکی برداشت کرنیکو متحمل ہوں تواریخ یونان سے معلوم
ہوتا ہے کہ اکثر جاے اہل سپارٹا اس دلیری اور شجاعت سے لڑے ہیں کہ
اونکی آج کے دن تک نہایت تعریف ہے بعد اسکے لیکر غوس جزیرہ قراط کو
چلا گیا اور اپنے ملک کے باشندوں سے قسم لی کہ وہ کبھی ان قوانین
کے برخلاف نکریں گے اور جبتک وہ واپس نہ آجاوے اور جزیرہ مذکور میں
جاکر اوسنے اپنی تئیں ہلاک اور قبل از مرتے وقت اوسنے کہا تھا کہ میری لاش
سمندر میں پھینک دینا تاکہ اوسکی راکھہ سپارٹا میں نہ پہونچے کسواسطے
کہ مبادا اہل سپارٹا یہ خیال کرے کہ لیکر غوس کی راکھہ سپارٹا میں آگئی
ہے اسواسطے اون پر سے قید قسم کی جاتی رہی اور خلاف قوانین کے
کام کریں * تصویر اسکی بھی دوسرے صفحہ میں مندرج کیجاتی ہے فقط

احوال صولن و وضع قوانین سلطنت اسینیہ

یہ شخص ۵۹۴ برس پیشتر عیسوی کے پیدا ہوا تھا شاہ قادرس کی اولاد
میں سے تھا جب کہ بالغ ہوا تو حکومت اسینیہ کی حاصل کی یہ بڑا عالم
اور دانا اور حب الوطن تھا * بموجب قواعد صولن کے اوسنے تمام
باشندوں کو چار جماعتوں میں تقسیم کیا تھا اور یہ تقسیم بموجب جائداد کیا

شبیہ لیکرغوس

دولت کی ہوئی تھین اور تین جماعتین خلقت کی جو کہ دولتمند ہوتی تھین اونکو
علاقجات عالیہ ملکی ملتے تھے اور بہت خلقت جو کہ چوتھی جماعت مین شامل تھی
اونکو یہ اختیار تھا کہ وہ اپنا اقبال یا انکا پیچ کچہری عام کے جسمین بڑے
بڑے امور ملکی مثل مقرر کرنے میر منصبون کے اور لڑائی یا صلح نامہ کا عمل مین لانا
یا قوانین مرتب کرنا وغیرہ طے ہوتے تھے دیتی تھی چند خاص قوانین صولن کے
جو اوسنے واسطے سلطنت کے طیار کیے تھے وہ بھی حوالہ قلم کرتا ہون ✤ صولن کا
حکم تھا کہ ایک شخص کی جائداد تمام اوسکے لڑکے بالون مین برابر تقسیم ہو بموجب
اوسکی اجازت کے ایک خاوند اپنی جورو کو طلاق دے سکتا تھا بشرطیکہ خاوند
اوسکا جہیز واپس کردے ✤ اور جورو خاوند کو بھی طلاق دے سکتی تھی بشرطیکہ
کوئی باعث قوی اور دلیل قاطع سامنے میر منصف کے لاوے ✤ وہ نابالغ لڑکے
جنکے باپ واسطے اپنے ملک کے لڑکر مر گئے ہین اونکی تربیت و تعلیم کیواسطے
خزانہ سرکاری مین سے روپیہ خرچ ہو ✤ قوانین جو درباب غلامون کے
تھے وہ بہت قابل تعریف اور رحیم تھے غلامونکو اجازت تھی کہ وہ اپنی
آزادی کچھ روپیہ ادا کرکر خرید سکتے تھے ایک غلام جو کہ اپنے آقا سے ناراض ہو
اوسکو اختیار تھا کہ وہ اپنے آقا سے کہکر اپنے تئین دوسرے آدمی کے
ہات بکوا سکتا تھا ✤ اوس زمانہ مین ایک عجب طرحکا قانون یونانیونمین رائج
تھا نام اوسکا ✤ اوسٹریسزم ✤ تھا بیان اسکا اس طور پر ہے کہ شہر ایتھنز مین
ایکخاص مقام مقرر ہوتا تھا کہ جسکے دس دروازے تھے اور ہر ایک آدمی کو اختیار تھا
کہ ایک خزف ریزہ لیکر اوسپر کسی شخص کا نام جو اوسکی دانست مین بہت بڑا اور زبون شخص
ہوتا تھا لکھکر وہ مقام مذکور مین ڈال آتا تھا ایکخاص موقع پر وہان جو افسر
لوگ بیٹھے اون خزف ریزون کو شمار کیا کرتے تھے جسکے نام پر چھہ ہزار

یا دس سے زیادہ خزف ریزہ نکلتے تھے وہ شخص جلاوطن کیا جاتا تھا +
صولن نے بعد حاصل کرنے اسّی برس کی عمر کے اپنی جان مستعار کو حوالہ قادر
مطلق کے کیا + تصویر اوسکی بھی درج ہوتی ہے + شبیہ صولن +

حال ملک الشعرا ہومر کا

ولایت یونان مین ایک نہایت بڑا عالیشان شاعر گذرا ہی کہ تمام ولایتون کے نہایت بڑے بڑے فاضل تبحر جنکو مذاق اوسکے اشعار کا معلوم ہے متفق اللفظ کہتے ہین کہ زمانہ قدیم سے آج تک کسی ولایت مین یا کسی قوم مین ہومر یونانی کی برابر شاعر نہین ہوا ہے بلکہ بعض شخص تو اس بات کا دعوی کرتے کہ آیندہ بھی اسکی ثانی ہونا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے بڑے بڑے شاعرون فرنگستان اور روم اور یونانی نے اوسکی طرز بیان کو اختیار کیا ہے اس بادشاہ سخن کو شیرینی اور فصاحت و بلاغت زبان کی ایسی حاصل تھی کہ کسیکو نہین ہوئی ہے اوسکے دیوان کا ترجمہ زبان یونانی سے زبان انگریزی مین نظم مین منتخب الشعرا فرنگ مسمی پوپ نے کیا ہے اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ جب ایک شی اعلی زبان سے زبان غیر مین ترجمہ ہوتی ہے تو لطافت سابق کی سی نہین رہتی ہے لیکن تب بھی بباعث اسکے کہ وہ بڑے زبردست شاعر کا کہا ہوا ہی باوجود ترجمہ ہونے غیر زبان مین وہ اور کتب نظم سے بہت بہتر ہے زمانہ سابق کے اکثر حکما مثل ارسطو و افلاطون وغیرہ ہومر کی کتاب اشعار کو مطالعہ فرما کر استفادہ حاصل کرتے تھے شہنشاہ سکندر کے ہر وقت کتاب ہومر کی ساتھ رہتی تھی اور اس کتاب کو نہایت عزت اور تعظیم سے رکھتا تھا نو سو برس پیشتر سنہ عیسوی کے اس شاعر کے پیدا ہونے سے شہر میکنشیا کو عزت ہوئی یہ شخص اندھا تھا اور ہومر کی معنی زبان یونانی مین اندھے کے ہین دوسرے دیوان کا نام جو اس لاثانی شاعر نے تصنیف کیا اوسکا نام اڈیسی ہے حقیقت یہ ہی کہ جاے پیدائش اور سن پیدائش اس شخص مین بھی شک ہی مختلف مصنف مختلف طور پر بیان کرتے ہین اس کتاب مین ترجمہ اشعار

Digitized by Google

شاعران عظیم الشان یونان کا اسواسطے نہین لکھتا ہون کہ یہان کے
لوگ اونکی لطافت اور مذاق کو کبھی نہین پہونچین گے فقط تصویر اس
بزرگ شخص کی درج ہوتی ہے + شبیہ ملک الشعرا ہومر + فقط

Digitized by Google

حال پنداراس شاعر کا

یہ بھی بہت مشہور شاعر یونان مین رہنی والا تھیب کا گذرا ہی یہ شخص بیچ نظم لارک کی کہ ایک قسم کی شاعری ہے بادشاہ کہلاتا ہے جس زمانہ مین کہ اردشیر شاہ ایران نے یونان پر حملہ کیا تھا اوس زمانہ مین اس یکتای زمان کی کمال شہرت اور تعریف تھی کہتے ہین کہ سنہ ۵ پیشتر حضرت عیسی کے یہ پیدا ہوا تھا اور سنہ ۴۳۶ مین مرگیا اور نام اپنا جہان مین زندہ چھوڑ گیا ہزارون برس سے نام چلا آتا ہے اور مدام رہے گا + بیان کرتے ہین کہ جب سکندر نے تھیب کو فتح کیا اور وہان مصیبتین اور بدبختین جیسا کہ ملک مفتوحہ پر ہوتی تھین سکندر کی طرف سے وہان کے باشندون پر نازل ہوئین تو سکندر اس شاعر کے نام کا اتنا ادب اور تعظیم کرتا تھا کہ اوسنے اوسکے گھر کو اور اوسکی عیال و اطفال کو ذرا آسیب نہ پہونچنے دیا فقط تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوتی ہے

حال شاعر صوفقلس کا

تمام اس بڑے شاعر کا بھی نہایت بیچ مشہور شاعرون کے شمار کیا جاتا ہے اسکا لقب شہد کی مکھی تھا اور وجہ تسمیہ اسکی یہ تھی کہ اسکے شعر و سخن مین نہایت شیرینی ہوتی ہے یہ شخص ۴۹۵ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا سسرو فصیح اوسکی بہت تعریف کرتا ہے علاوہ فن شاعری کے وہ نیک بہت تھا + اوسنے سامنے تمام بادشاہون اور سردارون اور فاضلون کے بیچ اولمپک گیمز کے واسطے اپنی لیاقتون کے انعام پایا

شبیہ پنڈارس

اور اس باعث سے اوسکو بھی خوشی حاصل ہوئی ✤ سنہ ۴۰۶ مین اپنی جان حوالہ خدا کے کی فقط تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہے ✤ ✤ ✤ ✤

شبیہ شاعر صوفقلس ✤

حال شاعر انقسرین کا

یہ بھی تاریخ خطہ یونان مین نہایت مشہور شاعر پایا جاتا ہے یہ شخص شہر طیوس مین جو کہ آئی اونیا مین واقع ہے سنہ ۵۳۰ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اوسکی شاعری کی تعریف ہر زمانہ اور ہر ملک مین ہوئی ہے اور لوگ اوسکی اشعار کی رنگینی اور فصاحت دیکھکر بہت تعجب کرتے ہین یہ شخص مقبول شاہان اور فاضلان یونان کے رہا + اس شخص کو عادت شراب خواری کی ازبس تھی + افلاطون بیان کرتا ہے کہ یہ شخص ایک عالی خاندان تھا + اس شخص کا مت قلعہ شہر اسنیہ مین رکھا گیا + اِس شاعر نے اپنی تئین شہر آبدار مین خود اپنی تئین گلا گھوٹ کر مار ڈالا + تصنیفات اسکی مانند عنقا کے کمیاب ہین + تصویر اسکی بسبب کمی جاے کے صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے +

حال شاعر ارسطوفانوس کا

یہ بڑا نامی گرامی شاعر شہر اسنیہ مین سنہ ۴۶۴ پیشتر سنہ عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور ہمعہد سقراط و افلاطون کا تھا اوسکی ذہانت اور تیزی عقل کی بہت تعریف لکھی ہے لیکن چونکہ اوسنے افضل الفضلاء حکیم اول سقراط کی ہجو نظم مین لکھی تھی اسواسطے اوسکو بہت بدنامی ہوئی + اس شاعر کی اتنی شہرت ہوئی اور اشعار اسکے اتنے عام پسند ہوئے کہ محفل عام اوسکو تاج زیتون کے درجے کا ملا فقط + + +

Digitized by Google

شبیہ شاعرالقرین

تصویر اوسکی کتاب ہذا مین لکھی جاتی ہے + شبیہ ارسطوفاکونس

حال شاعر یوریپدیس

یہ یونانی شاعر ۴۸۰ پیشتر حضرت عیسیٰ کے سالوس مین اوس روز جس روز کہ اردشیر شاہ کی فوج کو شکست ہوئی پیدا ہوا تھا اوسنے فصاحت کے سیکھنے مین بہت کوشش کرکر اوسے حاصل کیا اور علوم اخلاق اور فلسفی سقراط اور انگزیغورس سے سیکھے اسکے اشعار مین بباعث کمال فصاحت کے لوگون کے دلپر بہت اثر پیدا ہوتا تھا جب کہ یونانیون نے زیر حکم نکیاس کے سرکیوز پر حملہ کرنا چاہا لیکن مطالعہ کرنے نظم اس لاثانی شاعر کی سے اونکے دلپر اتنا اثر کیا کہ اونھون نے غلامی اور تابعداری نکیاس کی چھوڑدی اور آزاد ہوگئے بیان کرتے ہین کہ اکثر یہ دنیا کو چھوڑکر جنگلون اور غارون مین جاکر اشعار بنایا کرتا تھا اس شاعر کی بادشاہ ارکلاس شاہ مقدونیا نے بہت عزت کی اور بہت الطاف شاہانہ اوسپر مبذول فرمایا ✣ مورخ بیان کرتے ہین کہ یہ شاعر بہت سنجیدہ مزاج تھا اور محنت کش تھا تین روز مین یک صد اشعار پرمضمون اور جوہر خوبی سے آراستہ و پیراستہ تصنیف کیا کرتا تھا ✣ یہ شاعر عورات کو بہت ناپسند کیا کرتا تھا ✣ اسکی موت بہت بُری طرح ہوئی لکھتے ہین کہ جب وہ تنہائی مین چہل قدمی کر رہا تھا تب اوسکو وحشی جانورون کتون نے اوسکو پھاڑکر اوسکے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا ✣ لوگون کو اس امر سے بہت افسوس ہوا فقط

تصویر یوریپیدیس شاعر

Digitized by Google

حال طھوسی وادس مورخ یونان کا

یہ مشہور یونانی تواریخ نویس ہے اسکے باپ کا نام علورس تھا اور شہر اسینہ مین ۴۹۶ سنہ پیشتر عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور یہ شخص ملطدی اعظم (جسکا حال پیچھے صفحہ ۶۳ پر لکھا گیا ہے) اولاد مین سے تھا جب کہ عالم لڑکاپنے مین تھا تو شوق پہلوانی اوسکو کمال تھا اور اس فن مین مشہور ہو گیا تھا اور جب کہ جوان ہوا تب فوج یونانی مین داخل ہوا اور اکثر جلسے میدان جنگ مین کار بہادری کے نمایان کیے جبکہ براسی داس حاکم فوج ریاست سپارطا نے طھوسی وادس کی فوج کو شکست دی اوسوقت بعلت جرم مذکور کے وہ جلا وطن کیا گیا اور ایام جلاوطنی مین اوسنے تواریخ مشہور جنگون پلوپنیشن کی تصنیف کی اور لڑائین مذکور جو اکیس برس جاری رہین اونکا حال اس نامی شخص نے لکھا تھا اور باقی حال بعد اوسکے اور مورخون نے بیان کیا اوسنے اپنی تواریخ کے آٹھ باب کیے تھے آٹھوان باب کتاب مذکور کا اچھا نہین ہے اسواسطے کہ اوسکو اوسکی دختر نے تالیف کیا تھا اور اوسکی عبارت کی یہ تعریف ہے جبکہ ہیرودطس نے اوسکی تواریخ کا وہ مقام جہان جنگ ایرانیون کا ذکر ہے پڑھا تو بلا تامل آنکھون مین سے اشک جاری ہو گئے یعنی اوسکے کلام مین مضبوطی اور فصاحت اتنی تھی کہ وہ مطلب کو بہت اثر دار طور پر بیان کرتا تھا ۴۰۱ سنہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے اوس بزرگ شخص نے وفات پائی + تصویر اوسکی درج کتاب ہوتی ہے +

حال مورخ ہیرودطس کا

شبیہ تھوسی دادس مؤرخ یونان

Digitized by Google

یہ نہایت بڑا مشہور مورخ گذرا ہے یہ بزرگ نامی گرامی شہر ملیقرسیس مین
پیدا ہوا تھا اور یہ شخص ۴۴۳ سنہ پیشتر سن عیسوی کے باغ جہان پر تر و تازہ
اور سر سبز تھا اور یہ شہر ولایت ایشیا خورد مین واقع ہے اور بسبب پیدا
ہونے ایک ایسے شخص کے کہ جسکا نام آج تک صفحہ دنیا پر زندہ ہے یہ شہر
بھی مشہور ہوا ✦ ہیرودوطس نے اوائل عمر مین تمام یونان اور ولایت
اطلیہ اور ملک مصر مین سفر کیا اور ایک جہاندیدہ شخص ہوگیا بعد اسکے
اسنے تواریخین مختلف ملکون کی تصنیف کین اسنے تمام حالات لڑائیون کے
جو درمیان یونانیون اور ایرانیون کے ہوئین لکھا اور تواریخ ایران
کی زمانہ کیخسرو سے شاہ اردشیر تک لکھی علاوہ اسکے اوسنے تواریخین ملک
مصر اور عرب اور سام نریان کی لکھین زبان مین اسکی فصاحت اور
شیرینی سخن کی نہایت تھی اور ہر ایک شخص اسکی عبارت کو سمجھ سکتا ہے
اس شخص کا لقب باپ علم تواریخ کا ہے فضلا لوگ اپنی کتابون مین لکھتے
ہین کہ ہیرودوطس مورخ اور دستھینز فصیح یونانی اور ہومر شاعر یونانی یہ ایسے
شخص ہین کہ لاثانی تصور کیے گئے ہین ✦ تصویر اس شخص کی بھی صفحہ
دوسرے مین مندرج ہوتی ہے

حال مورخ دائی دورس

یہ شخص بھی نہایت بڑے مورخون مین سے گذرا ہے یہ مورخ شیر آرجیرہ مین
جو کہ جزیرہ صقلیہ مین ہے پیدا ہوا تھا اس شخص نے بہت عمدہ تواریخین
ولایات مصر و ایران و شام و یونان و روم و کارتھیج کی تالیف کین ✦ کہتے ہین
کہ اوسنے اپنی اس کتاب کو چالیس باب پر تقسیم کیا تھا جن مین پندرہ باب
ابتک موجود ہین عالم لوگ لکھتے ہین کہ وہ ایسا جہان دیدہ شخص تھا

Digitized by Google

شبیه مورخ هردوطس

Digitized by Google

کہ جتنے مقاموں اور ملکون کا حال اوسنے اپنی کتاب مین لکھا ہے اوسنے وہان
سفر کر کرا ون مقامون کی سیر کی تھی اوسنے اپنی کتاب مذکور کو تیس سال کے
عرصہ مین تصنیف کی تھی اوسکی کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
وہ بہت بھولا آدمی تھا کسواسطے کہ بہتیرے جھوٹے قصے اوسنے اپنی تواریخ
مین لکھے ہین اوسکی عبارت مین فصاحت و بلاغت نہین ہے البتہ سادگی
زبان کی نہایت پائی جاتی ہے اوسنے بعض جاے اپنی کتاب مین جھوٹ بھی
لکھا ہے کہ بعض جھوٹی کہانیون کو تو بخوبی بیان کیا ہے اور بڑی واردات
تواریخی کو بہت مختصر لکھا ہے یا بعض دفعہ چھوڑ گیا ہے غرض کہ یہ بہت
اچھا اور مشہور آدمی گذرا ہے ۴۴۴ برس پیشتر حضرت عیسی کے یہ اس دنیا مین
موجود تھا اور اکثر روم مین رہا کرتا تھا اور حق المقدور اس شخص کی
یہ توجہ تھی کہ سچی باتین بیان کرے

حال زنوفن کا

زنوفن ایک نہایت فاضل و عالم یونانی تھا ۴۵۰ برس پیشتر حضرت عیسی کے
شہر اسینہ مین پیدا ہوا تھا اسمین تین اوصاف بڑی بڑے تھے یعنی یہ شخص
نہایت مشہور حکیم اور فاضل اور مورخ اور دلاور افسر فوج کا تھا اس شخص
نے اس دنیا مین بہت نام پایا ہے ✤ یہ شخص حکیم سقراط کا شاگرد تھا ✤
یہ فاضل بیچ دربار حضور سائرس بادشاہ ایران کے چلا گیا اور یہ بادشاہ
اسکو بہت عزیز رکھتا تھا لیکن جب کہ یہ بادشاہ جنگ مقام کناکسا مین
مارا گیا تو اوسوقت زنوفن اور اوسکی فوج یونانی پر جو دس ہزار تھی نہایت
مصیبت اور کٹھن واقع ہوئین کہ قلم اونکے بیان مین اپنے سینہ کو چاک کرتا ہے

رولن صاحب فرنگی مورخ واپس آنا اپنے وطن یونان مین ان دس ہزار
آدمیونکا بسرداری زنوفن کے ایران سے جو کہ چند قصے فرسنگ یونان سے
ہے اس خوبی سے بیان کرتے ہین کہ ہر ایک شخص کو اوسکے مطالعہ سے رونا
آتا ہے حقیقت مین اس جاری پر استقلال اور مضبوطی دل زنوفن کی بخوبی
ظاہر ہوتی ہے یہ اسی شخص کا کام تھا کہ اپنے ہموطنون کو غیر ملک مین سے
جو کہ دشمن جانی یونانیون کے تھے بچا کر گھر کو لایا + بعد اسکے ہو وارد ہوا
کی وہ ہمراہ اجسی لاس بادشاہ ریاست سپارطا کے ولایات ایشیا مین
آیا اور اوسکی غیر حاضری مین اوسکو اوسکے ہم وطنون نے جلاوطن کردیا
اور اس دانشمند حکیم نے گوشہ مین بیٹھا رہنا اختیار کیا اور شہر ایس مین
رہا کرتا تھا اور وہان نہایت عمدہ اور قیمتی کتابین علم تواریخ وغیرہ مین
تصنیف کین اسنے حالات واپس آنے دس ہزار یونانیون کا دشمن کے
ملک یعنی ایران مین سے نہایت ہی عمدہ طور پر بیان کیا اور حال سقراط
کا بھی اسنے بہت خوب لکھا ہے اوسنے تواریخ یونان کی بھی لکھی اور
سنہ ۳۶۰ مین سفر وطن خاص کا اختیار کیا +

فرنگستان

اس زمانہ مین ولایت فرنگستان کا یہی حال ہے کہ کسی زمانہ مین ولایت
یونان کا حال تھا بلکہ ولایت فرنگستان کو بہ نسبت زمانہ سابق یونان
کے نہایت فوقیت ہے الحق فرنگستان ہر طرح سے فضلا اور حکما کی کان ہے
اور جیسا کہ چراغ علم و عقل کا اس ملک مین روشن ہے دنیا کسی ملک مین بالفعل
نہین ہے اور ہزارون اچھے فاضل اور حکیم لاثانی اس ولایت مین گذرے ہین

اور موجود ہین اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اگر مین یہ ارادہ کرون کہ وہان
کے حکما اور فضلا کا منتخب کر کر اونکے حالات اس کتاب مین لکھون تو میرے
اس فن ایسی کتاب کی کیا حقیقت ہے بلکہ اگر چار ایسی ایسی بنین تو بھی شاید اونکے
حالات اونمین گنجایش نکرین اسیواسطے حالات چند فاضلون فرنگستان جنت
نشان کے لکھونگا + اور ارادہ یہ ہے کہ ایک علیحدہ کتاب طیار ہوگی جسمین کہ
تمام وہانکے عالمونکا ذکر ہوگا اور یقین کلی ہے کہ اوس سے یہانکے لوگونکو بہت فائدہ پہونچیگا +

حال شہنشاہ الحکما اور فضلا سر اسحاق نیوطن کا+

اس بڑے عالیشان فاضل کے لکھنے سے اس کتاب ناچیز کو فخر دیتا ہون
یہ حکیم ولایت فرنگ کا تمام فاضلون اور حکیمون ہر دیار اور ہر اقلیم کا شہنشاہ
ہے یعنی اب تک نہ تو اوسکی برابر کوئی زمانہ حال مین ہوا ہے اور نہ کوئی زمانہ قدیم
مین اسکی برابری کر سکا اچھے اچھے حکما و فضلا یونانی کی اوسکے روبرو ذرا بھی نسبت
نہین ہے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک + غرض کہ مین اصلا تعصب سے
یہ امر نہین کہتا ہون کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ مین یونانی نہین اور نہ فرنگی لیکن
دونون ملکون کے فاضلون اور عالمون کا حال بخوبی دیکھا اور پڑھا ہے لیکن
انصاف سے جو غور کیا تو حکیم نیوطن ممدوح کے برابر کسیکو نہ پایا اوسنے ایسی ایسی
باتین علوم فلسفہ مین ایجاد کین کہ وہ کرامات سے بھی زیادہ ہین + اگرچہ
مین اس جاپر یہ نہین کہتا کہ ارسطو اور افلاطون وغیرہ یونانی کچھ کم فاضل اور
ذہین تھے نہین یہ بات غلط ہے وہ بھی بڑے درجے کے فاضل اور عاقل اور ذہین تھے

+ نام اس علامۂ زمان کا سر ائزک نیوطن ہے اور معنی آئزک کے اسحاق ہے
اسیواسطے ہمنے اسحاق نیوطن لکھا ہے +

لیکن حکیم سر اسحاق نیوطن تمام حکماء متقدمین اور متاخرین سے افضل ہوا ہے
یہ حکیم دانشمند ۱۶۴۲ء عیسوی مین ضلع لنکن شایر مین پیدا ہوا + ابتداے
عمر مین وہ بہت پست قد اور نرم تھا لیکن جون جون بڑا ہوا توانا اور صاحب
قوت ہونے لگا اور اسّی برس کی عمر تک تندرست اور سلامت رہا + بارہوین
سال مین بعد پانے تھوڑی تربیت کے اوسکے بزرگون نے اوسے ایک مدرسہ مین جہان
صرف و نحو سکھائی جاتی تھی بھیجا اوسنے وہان شل بیکن صاحب کے جو بڑا علامہ
تھا آثار دانشمندی کے عیان کیے اوسکی حرکات سے ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ وہ ایکدن بڑا حکیم ہوجاویگا + یہ شخص وقت فرصت مین بجاے اوقات
گذارنے کے لہو و لعب مین ساتھ ہم مکتبون کے نمونے کلون وغیرہ کے لکڑیون
سے طیار کرتا اور واسطے اس کام کے اوسنے آری اور بسولہ اور آلات خریدے اور
اپنے ہاتھ سے ایک گھنٹہ لکڑی کا بنایا + نزدیک مدرسہ کے ایک ہوا کی چکی بنتی تھی
نیوطن صاحب نے اوسکو بنتے ہوئے بغور دیکھا + اور اوسکا ایک چھوٹا نمونہ
اپنے ہاتھ سے بنایا جو باعتبار حکمت کے اصل کے برابر تھا + بوقت اوسکے طیار
ہوجانے کے اوسنے اوسے اپنے مکان کے بالاخانہ پر لگایا اور چھوٹے چھوٹے کپڑون کے
ٹکڑون سے بادبان بنائے اور دیکھا کہ ہوا چکی کو کیونکر گھماتی ہے + وہ اکثر ایسی
ایسی چیزون کے بنانے مین مصروف رہتا اور اسی سبب سے اپنے ہم سبقون سے
لکھنے پڑھنے مین پیچھے رہتا + اور اوسکے ہم سبق اور مدرسین کو یہ خیال نہ تھا کہ
یہ شخص اپنے ہم عصرون سے سبقت لیجاویگا اور ایک زمانہ مین ایسا حکیم ہوگا کہ جو سیارون
کی حرکت وقت اور مقام اور قد وغیرہ کی دریافت کرنیکے قواعد نکالیگا اور ایسی ایسی باتین
نکالیگا جنسے صنعت ایزدی صاف ظاہر ہووے گی اور تمام دنیا اوسکی ایجاد کی ہوئی
چیزون کو دیکھکر حیران رہیگی + اوسکی والدہ بھی اوسکے آثار دیکھکے یہ نہین جانتی تھی

Digitized by Google

کہ وہ بڑا آدمی ہوےگا وہ اکثر اوقات اوسکو مدرسہ سی بلالیتی اور اوس سے
کھیت کا کام لیتی اور گاہ منڈی مین اپنے ساتھہ لیجاتی + بوقت جانیکے
مدرسہ سی لپنے گانو مین وہ درختون کے نیچے بیٹھہ جاتا اور مطالعہ اپنی کتابونکا
کرتا + اور جب کبھی وہ کسی درخت کے نیچے بیٹھہ کر مویشی چراتا اوسوقت بھیکا
رہتا اور خیالات علمی مین معروف + سچ ہے عقلمند آدمی کبھی بیکار نہین
رہتا جسوقت سے کہ نیوٹن صاحب کو سمجھہ ہوئی اور قوت مناظرہ کی پیدا
اوسوقت سے وہ کبھی بیکار نہین بیٹھتا + ہر وقت خیالات مین معروف
رہتا ایسا نہین ہوسکتا کہ ایسا صاحب استعداد شخص پردۂ اخفا
مین پڑا رہتا اور منصہ ظہور پر جلوہ گری نکرتا اوسکے چچا نے اوسے ٹرنٹی
کالج مین جو بہت اچھا مدرسہ واسطے تدریس کی ہے روانہ کیا اور وہان
اوس شخص کی استعداد اور ذہن ظاہر ہوا + اس مدرسہ مین علم ریاضی اور
زبانین پڑھائی جاتی ہین اور اس شخص کا ذہن ریاضی مین خوب لگتا
تھا لکھتے ہین کہ بچپن مین وہ زمین پر شکلین بنایا کرتا اور اوسنے کئی صورتین
بدون پڑھنے تحریر اقلیدس کی بہت خوبی کے ساتھہ ثابت کین ۱۶۶۱ء مین وہ اس مدرسہ کا
ممبر مقرر ہوا اور ۱۶۶۴ء مین خوب سا علم تحصیل کرکے اوسنے اس مدرسہ مین لقب عالی جو وہانکے
فاضلون کو عطا ہوتا ہے حاصل کیا اور اسی سال مین وہ بخوف وبا کیمبرج کو چھوڑ
کر اور جگہہ چلا گیا + مذکور ہے کہ ایام غیر حاضری مین اوسنے مسئلہ کشش کا دریافت کیا +
وہ باغ مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک تختہ سیب اپنے آپ سے شاخ پر سے ٹوٹ کر زمین پر
گر پڑا اوسنے خیالات باندھنے شروع کیے اور اپنے دلمین کہا کہ یہ سیب بسبب
کشش زمین کی گرا ہوگا پھر سوچا کہ اگر کوئی چیز اور اونچے سی گریگی تو بھی زمین کیطرف
میل رکھیگی اور یہان سے عام مسئلہ کشش جسکے دریافت ہونے کے

سیب سی تمام علم ہیئت اور اور علم آسان ہوگئے دریافت ہوا * دیکھا چاہیے کہ صاحب استعداد آدمی ایک جزوی بات سے کیا کیا بڑی بڑے نتیجہ نکالتی ہین * کیا کبھی کسی اور شخص نے سیب کو گرتے ہوئے نہ دیکھا ہوگا * ۱۶۶۶ء مین نیوٹن صاحب پھر کیمبرج مین واپس آئے اور اپنی بڑی مشہور کتاب کی طیار کرنے مین مصروف ہوئے * اور ۱۶۶۹ء مین مدرس علم ریاضی کے مقرر ہوئے * اور ۱۶۷۲ء مین مجمع شاہی مین داخل ہوئے * روبرو اس مجمع کے اوسنے اپنا نیا مذہب درباب روشنی اور رنگون کے بیان کیا * تیس۳۰ برس تک وہ روشنی اور رنگون کی تحقیقات مین مصروف رہا * ۱۶۶۴ء مین اوسنے ایک منشور شاشی خرید کیا اور دو برس بعد اوس چھوٹے اور ہیچ آلہ کی استعانت سی علم روشنی کے تحقیقات مین مصروف ہوا * اوسنے دریافت کیا کہ ایک سفید کرن آفتاب کی کئی مختلف رنگون کی کرنون سے مرکب ہی اور یہ کرنین مختلف تدارج انحراف کے اپنی راہ مستقیم سے بوقت گذرنے کی ایک شفاف وساطت سی دوسرے مین رکھتی ہین اور یہ کرنین بعد منحرف ہوجانیکے جُدی رہتی ہین اور اونکی رنگت بھی علیحدہ دیکھلائی دیتی ہی نیوٹن صاحب نے ایک سفید کرن آفتاب کو منشور مذکور الصدر سے گذارا اور پایا کہ وہ سات رنگ کی کرنونمین تقسیم ہوگئی اور تفصیل رنگون کی یہ ہے * اول سُرخ * دوم نارنجی * سوم زرد * چہارم سبز * پنجم آسمانی * ششم نیلا * ہفتم بنفشئی * یہ ایک نئی بات ایجاد ہوئی اسوقت سے پہلے کسی کے وہم وگمان مین بھی یہ نہ گذرتا تھا کہ سفید روشنی سات رنگون سے مرکب ہے * ایک شخص فرماتے ہین کہ مجھے نیوٹن صاحب کی تحقیقات پر ہرگز اعتقاد نہین آتا تھا لیکن اوسکی لکھی ہوئی باتون کو مینے آپ تجربہ کرکے دیکھا

اور سبکو سچ پایا جسوقت نیوطن نے اپنی مذہب کو درباب روشنی کے ظاہر کیا
تو بعض لوگون نے اوسکا فقط حسد ہی نہین کیا بلکہ اوسکے حق مین بہت سا
زیان کرنا چاہا اور اس سبب سی اس شخص کے دل کے چین مین بہت فرق
آگیا + تھوڑی دلون بعد وہ مہتمم ٹکسال مقرر ہوا اور ملکہ این نے اوسیو درجہ
نایٹ کا عطا کیا اور ۱۷۱۴ مین اس حکیم اور لبنٹ صاحب مین جو ایک بڑا
حکیم فرانس کا تھا فساد واقع ہوا اور وجہ اسکی یہ تھی کہ نیوطن صاحب نے
ایک نیا علم فلکش جسکو حال مین و فرنشل کیلکیولس کہتے ہین اور جو بڑا
علم علم ریاضی مین ہے ایجاد کیا اور جو منتہی آدمی علم ریاضی مین ہوتے ہین وہ
اوسکو سیکھتے ہین اور اوسی زمانہ مین حکیم فرانس نے یہ دعوی کیا کہ یہ علم مین نے
ایجاد کیا ہے اور نیوطن نے میری نقل کی ہے + اس فساد نے بہت طول
کھینچا اور لبنٹ صاحب نے انگریزی حکیم کے نام کو اس طور پر الزام لگانا شروع
کیا کہ جو کچھ باتین نیوطن نے ایجاد کی تھین وہ فقط غلط ہی نہین ہین اگر وہ
مذہب کی احکام سے خلاف ہین لیکن نیوطن صاحب کے افعال سے
بخوبی ثابت ہی کہ وہ مذہب پر مستقل تھا اور کسی احکام پر شک نہین کرتا تھا
وہ اپنی ایجادات کو سچ ثابت کرنے وجود باری کے کام مین لایا اور اوسکی وسیلہ
سے دانائی حکیم حقیقی کی ظاہر کی آٹھتی برس کی عمر مین بیماری نے اوسپر غلبہ
کیا اور اوس سے اوسی بہت تکلیف پہونچی لیکن وہ اوسوقت بھی صابر
رہا اور بڑا استقلال دکھلایا + اس شخص کو اپنے علم کا غرور نہ تھا اور
اوسکی سبب سے اپنی تئین ہرگز نہ کھینچا + ایکدفعہ ایک شخص نے درباب
تحقیقات کی جو نیوطن نے علم مین کی تھی بہت تعریف کی لیکن اس شخص نے
اوسوقت اپنی تئین بڑا اسکین ظاہر کیا اور زبان پر لایا کہ مین مثل بچہ کی دریا کے

صداقت کے کنارہ پر سے کنکر اور ٹھیکریان چگتا ہون ہمنے جو لکھا ہے
کہ نیوطن صاحب نے علم فلکشن یعنی مقادیر متحرک کا ایجاد کیا + اب
ہم اوس علم کی قدرے تشریح کرتے ہین و اضح ہو کہ اوسکا
قول یہ تھا کہ تمام مقدارین خواہ کسی قسم کی ہون تعبیر
کی جا سکتی ہین بوسیلہ مقادیر ہندسے اور تمام مقادیر ہند
سے پیدا ہوتے ہین بسبب حرکت اونکے سرون کے مثلاً
ایک خط پیدا ہوتا ہے حرکت ایک نقطہ کی سے اور ایک سطح
حرکت خط کی سے اور شکل مجسم حرکت سطح کی سے پس موافق
اس مسئلہ کے ہر مقدار بہتی ہوئی تصور کی جاتی ہے جسوقت
مانا ہمنے کہ ہر مقدار خواہ وہ کسی قسم کی ہو حرکت سے پیدا
کی جا سکتی ہے تو ظاہر ہے کہ رفتار اس حرکت کی کوئی
اور خاص مقدار ہو گی اور رفتار اخیر کو فلکشن مقدار
مفروض کا کہتے ہین نیوطن صاحب نے یہ عبارت لکھی ہے +
جواہر بے بہا اٹھائیسوین ماہ مارچ ۱۷۲۷ء عیسوی کو اس
دار فانی سے معدوم ہوا اور وہ اپنے مال کو اچھی طرح
سے کام مین لایا اور اوس سے اپنے عیال اور رشتہ دارونکی
کی دستگیری کی + تصویر اوسکی بھی بسبب کوتاہی جای
کے صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے +

حال سر ولیم ہرشل صاحب کا

شبیہ شہنشاہ الحکما و فضلا سر اسحاق نیوٹن

Digitized by Google

مشہور ہیئت دان ایک قوال کا لڑکا تھا اور پندرہوین نومبر ۱۷۳۸ء
عیسوی کو مقام سنہور مین پیدا ہوا تھا اوسکے باپ نے اول تو اوسکو
کچھ پڑھایا نہین چودہ برس کی عمر مین فیورگی رجمنٹ مین نوکری
کی اور ۱۷۵۷ء یا ۱۷۵۸ء مین اوس رجمنٹ کے ساتھہ انگلنڈ کو
گیا یہ نہین معلوم کہ اوسنے اس نوکری کو کب چھوڑا لیکن بعد
تکلیفات بیشمار کے جو خصوصاً بسبب نخاسنے انگریزی زبان کے
درپیش ہوئین تھین وہ بارکشایر مین لوگون کو استعمال آلات
علم موسیقی کے سکھانے لگا بہت صاحبون نے جسکو کہ عقل اور
رسائی ذہن ہرشل صاحب کی دریافت ہو گئی تھی ۱۷۶۵ء
عیسوی مین گرچہ ہالیفاکس مین اوسکو ❊ ارگن نواز کہ یہ ایک
انگریزی باجا ہے مقرر کیا وہ سال آیندہ مین اسی عہدہ
پر باتھ مین مقرر ہوا تو اوسکو یہان پر علم ریاضی کا
شوق ہوا اور باوجود محنت بارہ یا چودہ گھنٹہ ارگن بجانے
کے وہ کتابین علم ریاضی کی مطالعہ کرتا تھا اس علم کی
کتابین پڑھنے سے اوسکا دل علم ہیئت مین بہت لگا اور
انجام کار اسی مین اوسنے ناموری حاصل کی اور
بہت مشہور ہوا ❊ ایک روز واسطے دیکھنے آثار عجیبہ
سیارات کے جسکا بیان اوسنے پڑھا تھا اوسنے
ایک دوربین دو قدم لمبی ایک اپنے ہمسایہ سے قرض لی
اوسنے اس دوربین سے اجرام سماوی کو دیکھا اور اوسکے
مشاہدہ سے اتنا خوش وخرم ہوا کہ اوسنے ایک دوربین خرید کرنیکا

Digitized by Google

ارادہ کیا لیکن آلہ مذکور کی قیمت اوسکے اونچی آنے سے باہر سمجھکر
اوسنے خود دوربین بنانے کا قصد کیا اور انجام کار کامیاب
ہوا اوسنے کئی دوربین بنائین جب کہ وہ آئینہ واسطے دوربین کی
بناتا تھا وہ بارہ یا چودہ گھنٹہ گڑھا کرتا تھا اوسبیچ مین کھانے اور
نہ پینے کا کچھ خیال رکھتا تھا اوسکی بہن اوسکو تھوڑا سا کھانا
کھلا دیتی تھی لیکن وہ ایک لمحہ بھی سوائے گڑھنے شیشون کے دن
اور رات مین ضایع نہین کرتا تھا اوسنے ایک دوربین سات قدم
لمبی بنائی اور اوسکی لیے دوسو سے زیادہ شیشہ گڑھے اور تب
ایک شیشہ دوربین کے قابل بنایا یا تیسری مارچ ۱۷۸۱ کو وہ
اپنی بنائی ہوئی دوربین سے ستارون کو دیکھ رہا تھا کہ اتفاقاً
اوسکی نگاہ ایک ستارہ پر پڑی جسکو اوسنے بسبب کچھ شبہے
جو کہ اوسکو چند باعث سے پیدا ہوئے تھے بغور دیکھتا اور انجام کار
اوسنے ستارہ کو کئی روز تک دیکھنے سے اوسکو یقین واثق ہوا کہ
وہ کوئی ستارہ نامعلوم ہے اسطرح سے ہرشل صاحب نے ایک سیارۂ
جدید کو جو کہ اب بنام جارجم ساوس ہرشل اور یورینس
کی مشہور ہے دریافت کیا تھا اوسنے بعدہ اس سیارہ کی متعلق چار چاند
دریافت کیے جارج سوم شاہ انگلستان نے ازراہ قدردانی کے اوسکے
تین ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیے جس رات کو کہ ستارے نمودار ہوتے تھے
وہ رات بھر نہین سوتا تھا اور مشاہدہ کرتا تھا اور اس سبب سے اوسنے بہت
سی ترقیان علم ہیئت مین کین یہ مشہور ہیئت دان تراسی برس کی عمر مین تیئسوین
اگست ۱۸۲۲ع کو اس دار فانی سے رحلت گرا ہوا اور اپنا نام نیک اس جہان مین چھوڑا۔

ذکر مہندس طامس سمپسن کا

یہ اکمل کملاے زمان مشہور ریاضی دان انگریزی مدرس علوم ریاضی کا بیچ
مدرسہ پادشاہی کے ۲۰ تاریخ اگست ۱۷۱۰ عیسوی کو بیچ بارگیٹ بونتوروسکے
پیدا ہوا تھا اسکو بہت بڑا خطاب حضور بادشاہ انگلنڈ سے ملا تھا ✤ بیان
اسکا اس طور پر ہے کہ اسکا باپ کپڑے بناکرتا تھا اور اسکا باپ اپنا پیشہ
اوسکو سکھایا چاہتا تھا اسی واسطے وہ اسکی تعلیم علوم مین بہت کم کوشش
کرتا تھا ✤ ۱۱ تاریخ مئی ۱۷۲۴ مین جو ایک نہایت مشہور گرہن سورج کا
واقع ہوا تھا تو اوسکو دیکھکر سمپسن کو نہایت شوق علم ہیئت کی طرف
ہوا کہ مین بھی اس علم کو حاصل کرکر باعث گرہن اور پیشتر کہدینا اوسکا
معلوم کرون چنانچہ اوسی روز سے اوسنے طرف علم ریاضی کے بہت رجوع
کی لیکن قبل از حاصل کرنے اس علم کے یہ ایک اور پیشہ مین مشغول ہوگیا
یعنی بطور قرینے نجومون کے لوگون کی قسمت بتانے لگا اور مدت تک وہ اس
کام کو کرتا رہا اور سب بات مین بھی وہ بہت مشہور ہوگیا لیکن ان ہی
ایامون مین اوسنے مختلف فاضلون اور عالمون کی کتابین درباب
ہیئت کی مطالعہ کین اور عرصہ قلیل مین وہ بہت اچھا ہیئت دان مشہور
ہوگیا بعد تحصیل علم ہیئت کے اوسنے طرف معاش کے توجہ کی اور دارالخلافہ
شہر لندن مین آکر ایک عورت بیوہ سے جسکے دو لڑکے تھے شادی
کرلی اور بعد شادی کے اوسکے دو نفرز ند اور ہوئے یہ شخص اپنے
پیشہ موروثی کو واسطے حصول اپنی معاش کے کیا کرتا تھا اور بیچ
اوقات فرصت کے سوائے تحصیل علوم ریاضی کے دوسرا شغل نہین رکھتا تھا

اور چند روز مین اہل فرنگ مین اس شخص کا اتنا چرچا ہوا کہ سیکڑون
لوگ اشراف اسکے شاگرد ہوگئے سنہ ۱۷۳۷ مین اوسنے ایک نیا رسالہ درباب
علم مقادیر سیال سے چھاپا اور سنہ ۱۷۴۰ مین ایک کتاب درباب قواعد
حساب احتمالات کے تصنیف کی اور بعد اسکے ایک اور کتاب متضمن
جواب مضمونون کے جو کہ مشتمل اوپر نہایت اچھے اچھے مضامین
کے ہی تصنیف فرمائی بعد اسکے وہ مجلس مدرسہ شاہی مین بیچ
مقام ستوک ہولم کے داخل ہوا اور بعد ازان ایک کتاب جبر ومقابلہ
وغیرہ کی واسطے مبتدیون کے تصنیف کی غرض کہ بہت سی کتابین
اس علم مین اوسکی تصنیف سے مشہور ہوئین کہ بیان اونکا باعث
طویل ہے سنہ ۱۷۴۳ عیسوی مین علوم ریاضی کا مدرس بادشاہی
مدرسہ مین بیچ مقام دلوچ کے مقرر ہوا اور حاکم یا سر مجلس
بادشاہی مدرسہ کا مقرر ہوا اور سترہ برس تک اس معزز علاقہ پر
ممتاز رہا ۱۴ - تاریخ مئی سنہ ۱۷۶۱ عیسوی کو اس جہان کو وداع
کیا بعد وفات اس کامل زمانہ کے اوسکی بیوی کو پنشن حضور
کی طرف سے مقرر ہوئی +

ذکر چارلس ہطن کا

یہ بھی نہایت عظیم الشان ریاضی دان انگریزون مین گذرا ہے
سنہ ۱۷۳۷ عیسوی مین بیچ نیوکیل کے پیدا ہوا تھا شروع عمر سے
اوسنے علوم ریاضی کی طرف توجہ کی اور تھوڑے عرصہ مین
نہایت مشہور اس فن مین مشہور ہوگیا اور بہتسے

آدمیون سے اس علم مین سبقت لے گیا اور بعد چند روز کے بادشاہی جنگی مدرسہ مین اس علم کا مدرس ہوا اور بہت بڑا خطاب حاصل کیا اور یہ خطاب اوسکو ایڈن برغ کے مدارس مین سے ملا سنہ ۱۷۹۶ عیسوی مین ایک کتاب دو جلدون مین قاموس علوم ریاضی اور فلسفہ کی تصنیف کی اور سنہ ۱۸۰۹ع مین ایک کتاب مجموعہ ریاضات کا تصنیف کی جس سے دنیا کو بہت فائدہ ہوا اور یہ کتاب سب مدارس مین سکھائی جاتی ہے بعد اسکے اوسنے بشمول ڈاکٹر پیرس اور ڈاکٹر شا صاحب کے ایک کتاب عجیب علوم فلسفہ مین تیار کی اور اوسکے عوض مین اوسکو ساٹھ ہزار روپیہ بطور انعام ملا بعد اسکے اوسنے بباعث پیرسالی کے علاقہ کو چھوڑ دیا اور گھر مین آرام سے بیٹھا اور پانچ ہزار روپیہ پنشن کے اس فاضل کے مقرر ہوگئے + سنہ ۱۸۴۳ع مین اس ریاضی دان نے وفات پائی +

ذکر مہندسان جیمس برنولی اور جان برنولی کا

یہ دو مشہور اور معروف مہندس دو بھائی تھے کہ جنھون نے اس علم مین کمال حاصل کیا تھا جمع کمالات علوم ریاضی اور جامع فضائل ظاہری و باطنی جیمس برنولی سنہ ۱۶۵۴ع مین بیچ مقام بیل کے پیدا ہوا تھا اور اکثر کتب اس علم مین تصنیف کین اور بہتیری باتین اسمین ایجاد کین اور سنہ ۱۷۰۵ مین مرگیا + زبدۃ ارباب مہندسان جان برنولی بھائی جیمس برنولی کا بھی بہت بڑا ریاضی دان اور فاضل گذرا ہے یہانتک کہ دنیا اوسکو لئیق رقیب شہنشاہ الحکما و فضلا نیوٹن اور مہندس لب لطر کا کہتے ہین حرف

اس بات سے معلوم ہوجائیگا کہ وہ کیا کچھ تھا ۱۸۴۸ء مین اس شخص نے وفات پائی

ذکر مہندس یولیر کا

زبدہ جہانیان یولیر ریاضی دان ہے کہ تمام فرنگستان مین اس رتبہ کا شخص علم ریاضی مین بہت کم ہوا ہے اور قطع نظر ریاضی دانی کے یہ شخص علوم فلسفہ مین مہارت کمال رکھتا تھا ۱۷۰۷ء مین مقام بسیل مین جو کہ اقلیم پروشیہ مین واقع ہے پیدا ہوا اور اوائل مین علوم کی طرف اور مہندس جان برنوئی کا شاگرد ہوا اور چند روز مین اوسکی دانائی اور عقل اور تیزی ذہن ظاہر ہوئی اور علم ریاضی مین اوستاد کامل ہوگیا جب کہ آوازہ اوسکے علم وکمال کا ایک جہان مین بلند ہوا اور ہر جگہہ اوسکی فضیلت کا چرچہ پھیلا اوسوقت ملکہ معظمہ کترائن فرمان فرماے ولایت روس نے اوسکو بلایا اور یہ جامع نفائس علوم اوس ملکہ جہان کے دربار مین حاضر ہوا اور جیسا کہ تواضع اور مدارات لایق شاہنشاہون کے ہے ویسی ہی اوس ملکہ کی یولیر نے کی فریدرک اعظم بادشاہ پروشیہ اوسکو نہایت عزیز رکھتا تھا جب کہ یولیر شہر پیٹرزبرگ دارالخلافہ روس مین تشریف لے گیا تو ۱۷۸۳ء عیسوی مین اوس جگہہ اوسنے وفات پائی اگرچہ چند روز پہلے وفات کی وہ اندھا ہوگیا تھا لیکن تب بھی بیچ خیالات علمی کے مشغول رہتا تھا اوس حالت مین اوسنے اصول جبر ومقابلہ کے تصنیف کیے اور مسائل علمی درباب قمر کے لکھے اوسنے بہت کتابین علوم ریاضی اور فلسفہ اور الہیات مین تصنیف کین اور وہ تمام فرنگستان مین بہت

Digitized by Google

مرمح الله تصویر مین

ذکر لیب نطز کا

یہ فاضل اور ریاضی دان یکہ زمان ۲۳ جون سنہ ۱۶۴۶ع بیچ مقام لیپسک کے جو اقلیم جرمنی مین ہے پیدا ہوا تھا یہ بہت بڑا حکیم تھا ❊ جب کہ اسکی عمر چھہ برس کی تھی اوسکا والد مر گیا لیکن اوسکی والدہ نے اوسکی تربیت مین بہت کوشش کی امداد اوسکی کوشش کا اوسکو بخوبی ثمرہ ملا یعنی لیب نطز ایک بڑے فاضلون اور عالمون مین سے ہوگیا اوسنے زبانین لاٹن اور یونانی کو حاصل کیا اور اوسنے کتب شاعری اور تواریخ فلسفہ اور ریاضی اور الٰہیات دیکھین اور ان علمون مین کمال پیدا کیا اور ہمہ دان ہوگیا اور جب کہ لوگون نے جانا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندون مین سے ایک بڑا عالی شخص دنیا مین ظاہر کیا ہے اوسوقت ہر شخص اسکی عزت کرنے لگا اور بڑے بڑے مدارج اسنے پائے اور آخر کو مصاحب اول شہنشاہ جرمنی کا ہوگیا سنہ ۱۶۷۲ عیسوی مین وہ شہر پیرس دار الخلافہ اقلیم فرانس مین آیا اور وہان علوم ریاضی مین کمال حاصل کیا وہان کے لوگ اوسکا بہت ادب اور تعظیم کرتے تھے بعد ازان انگلستان مین بھی آیا اور وہان کے فاضلون سے بھی ملاقات کی اس فاضل اور حکیم نیوٹن مین بہت جھگڑا ہوا تھا یعنی حکیم نیوٹن تو یہ فرماتے تھے کہ مین نے علم بزرگ یعنی علم مقادیر سیال ایجاد کیا ہے اور لیب نطز کہتا تھا کہ یہ میری ایجاد ہے غرض مدت تک اس بات مین جھگڑا رہا اور اس فیصلہ کیواسطے ایک کچہری فاضلون کی حضور بادشاہ

Digitized by Google

جماعہ انگلستان کیطرف سے مقرر ہوئی کہ اس بات کا فیصلہ کرین
چنانچہ اون فاضلون نے یہی فیصلہ کیا کہ حکیم نیوٹن نے اس علم عظم
کو ایجاد کیا ✦ لب نظر کی بہت تصنیفات ہین اور اوسنے بہت سی کتابین
مختلف علوم مین بیچ مختلف زبانون کے مثل زبان یونانی اور لاٹن
اور فرانسیسی اور جرمنی مین تصنیف کین جو کہ بہت قابل تعریف اور قدر
کے ہین ✦ لب نظر نے ۱۴ تاریخ نومبر ۱۸۱۶ء مین اپنی جان بحق سونپی ✦

ذکر لاگرانش کا

یہ بھی مہندس کامل مشہور ہے اس شخص نے بہت باتین عجیب
و غریب علم ریاضی مین ایجاد کین ۱۷۳۶ عیسوی مین بیچ مقام طران
کے پیدا ہوا اوائل عمر مین اتنا علم ریاضی حاصل کیا کہ سولہ برس
کی عمر مین معلم اول ریاضی کا بیچ بادشاہی مدرسہ کے مقرر ہوا اوسنے
علم مقادیر سیال مین بہت باتین لکھین اوسنے درباب حساب حرکات
اور تموج اجسام سیال کی بہت باتین عجیب اپنے ذہانت کے وسیلہ
ظاہر کین اوسنے مختلف کتب اس علم مین تصنیف کین جو کہ نہایت
مشہور و معروف ہین اس شخص نے بباعث اپنے علم کے بہت
بڑے بڑے عہدے حاصل کیے آخر کو ۱۸۱۳ ع مین اس جہان گذران
سے گذر گیا اور صرف اپنے نام نیک کو زندہ چھوڑ گیا ✦

ہیئت دان لاپلاس

یہ شخص علوم ہیئت اور ریاضی مین بہت بڑا کامل فاضل ۱۷۴۹ مین

Digitized by Google

پیچ مقام بینوماں لنین Beaumontenox کے پیدا ہوا تھا ان
مقام مین اسنے یہ کمال حاصل کیا اور معلم ریاضی کا مدرسہ مین ہوگیا
یہ شخص خود بہت بڑا عالی خاندان اور امیر تھا جب کہ وہ پیرس دار الخلافہ
اقلیم فرانس مین آیا وہان بسبب اوسکی عجیب لیاقتون کے اوسکی
بہت شہرت ہوئی اور وہ مجلس علوم فرانس مین داخل ہوا
۱۷۹۹ عیسوی مین وہ وزیر اعظم بادشاہ فرانس کا مقرر ہوا لیکن
جب کہ ۱۸۰۳ عیسوی مین لیوشن بونا پارت اوسکی جگہہ وزیر ہوا
اوسوقت لاپلاس سرگروہ + سنٹ + یعنی حکام فرانس کا ہوا
بعد اسکے اوسکو علاقہ جلیلہ مارکوئیس کا حاصل ہوا ۱۸۲۷ عیسوی
مین یہ نیک نام شخص اس جہان سے گذر گیا اور بہت عمدہ کتابین
علوم ہیئت اور ریاضی مین چھوڑ گیا جو کہ اوسکی عالی لیاقتون
مین کی دال ہین +

حال علامہ زمان و افضل الفضلا لارڈ فرانسس بیکن

یہ علامہ زمان وزیر بادشاہ جمجاہ جیمس اول بادشاہ انگلستان
کا تھا باپ اس فاضل کا سرنکولس بیکن تھا یہ فاضل
علاوہ اپنی زبان کے زبانون لاٹن اور یونانی مین کمال رکھتا تھا
یہ شخص ۱۵۶۰ عیسوی مین پیدا ہوا تھا اور مدرسہ کیمبرج مین تربیت
پائی اور جب کہ لڑکا تھا تو آثار دانائی اور فضیلت کے اوسکی
پیشانی سے ظاہر تھے جبکہ ۱۶ برس کی عمر کا ہوا تو اوسنے
جو علوم کہ اوس مدرسہ مین سکھائے جاتے تھے سب بیہودہ

کمال حاصل کیا اور بعد اوسکے وہ علوم فلسفہ مین داخل ہو گیا اور
اس علم مین اوسنے بڑی ترقی کی اور فرنگستان مین وہ اس علم مین
پیشوا مشہور ہے ۱۹ برس کی عمر مین ملک فرانس مین سفر کیا اور وہان
ایک کتاب مشعر حالات فرنگستان کی تصنیف کی لیکن بباعث موت
اوسکے باپ کے وہ جلدی اپنے وطن انگلستان کو چلا آیا اور وہان
امیر کبیر ارل اسنعکس سے دوستی پیدا ہو گئی اور یہ امیر کبیر اون دنون
ملکہ معظمہ شاہزادی ایلزبت فرمان فرمای انگلستان کے ہان نہایت
اختیار رکھتا تھا وہ بیکن صاحب کو بباعث اونکی فضیلت کے بہت
عزیز رکھتا تھا حتی کہ اوسنے حضور ملکہ کے ہان سے ۱۸ ہزار روپیہ کی
زمین جاگیر مین دلوادی جبکہ شاہ جمیس اول تخت انگلستان پر جلوہ
افروز ہوا تو اوسکی سلطنت مین اس فاضل کی بڑی قدر ہوئی سنہ ۱۶۱۶ ع
مین مصاحبان خاص بادشاہی مین داخل ہوا اندنون مین قوانین
سلطنت انگلستان کے لکھے سنہ ۱۶۱۷ مین اوسکو علاقہ بادشاہی مہر
رکھنے کا ملا جو کہ وہان نہایت عالی اور جلیل القدر علاقون مین سے
شمار کیا جاتا ہے جب کہ اوسکو یہ بڑے بڑے کاروبار سلطنت
کے سپرد تھے اوسوقت علوم فلسفہ کی تحصیل مین مشغول تھا سنہ ۱۶۲۰ع
مین اوسنے مشہور و معروف کتاب مسمی آلہ جدید واسطے مسائل علمی جسکو
انگریزی مین + نوم اورگنیم + کہتے ہین تصنیف کی سنہ ۱۶۲۱ عیسوی
مین وہ + وائی کونت سنیت البن کا مقرر ہوا یعنی وہ صوبہ داری
مقام مذکور پر مقرر ہوا + لیکن اختلافات قسمت کے دیکھنے چاہیئے
کہ کیا تو اس فاضل کی اندنون مین یہ حکومت اور شان تھی

بایکایک ایک بڑی کمبختی نازل ہوئی یعنی سوم تاریخ مئی سنہ ۱۶۲۱ کو بادشاہ کی بارگاہ مین یہ ثابت ہوا کہ بیکن صاحب رشوت لیتے ہین اور بجرم رشوت ستانی کے وہ علاقون سے موقوف ہوئے اور چار لاکھ روپیہ اونپر جرمانہ ہوا اور قیدخانہ مین اس شرط پر کہ جب تک بادشاہ چاہے وہ قید رہین قید ہوئے + کہتے ہین کہ بیکن صاحب کی نوکرون نے بہت رشوت لی تھی اور اسی سبب سے اونپر بھی الزام رشوت ستانی کا لگا + اگرچہ یہ فاضل تھوڑے دن قید رہکر رہا ہوا اور شاہ چارلس اول نے اوسکو وہ روپیہ جو اوسپر جرمانہ کیا تھا دے دیا اور مجلس حکام مین بھی اوسکو جگہ ملی + پانچ برس پچھلی عمر کے اوسنے صرف شغل علوم وفنون کی گذاری ۱۹- اپریل سنہ ۱۶۲۶ع مین اوسنے وفات پائی + یہ شخص بڑا عالی حوصلہ اور عاقل اور ذہین تھا چنانچہ اوسکے کتب تصانیف سے معلوم ہوتا ہے اوسکے کتب منتہی لوگ پڑھتے ہین اہل انگلنڈ اوسکو پیغمبر علوم وفنون کہتے ہین تصویر انکی درج صفحہ دوسرے مین ہوتی ہے +

ذکر ممتاز الحکما جان لوک کا

یہ بہت بڑا حکیم فاضل گذرا ہے سنہ ۱۶۳۲ عیسوی مین بیچ مقام رنگتن کے پیدا ہوا اوسنے اول مدرسہ وسٹمنسٹر مین تربیت پائی بچپن سے یہ علوم کی طرف بہت راغب تھا علوم فلسفہ حکیم ارسطو کے اون دنون مین سکھائی جاتے تھے جسکو وہ بہت ناپسند کرتا تھا کس واسطے کہ فلسفہ یونانی مین وہ فرماتا تھا کہ سوائے مہمل تکرارون کے اور کچھ نہین ہے

شبیہ بیکن صاحب

Digitized by Google

اور اوسکے سیکھنے سی سوائے تعصب کے اور کچھہ حاصل نہین ہوتا ہے یہ فاضل
حکیم دس کارتیز کی کتابین علم فاسفہ مین پڑھتا رہتا تھا اگرچہ اوسکی
رائے کا وہ پیرو نتھا اس حکیم نے علم طب کو بھی حاصل کیا اگرچہ کبھی
پیشۂ طبابت نہین کیا + ۱۶۶۷ عیسوی مین وہ ملک الامان یعنی جرمنی
مین گیا اور وہان جو ایلچی شاہ انگلستان کا دربار شہنشاہ الامان مین
رہتا تھا یہ اوسکا سکرتری مقرر ہوا بعد ایک سال کے وہ پھر انگلستان
مین چلا آیا اور وہان جو فضلا اور حکما دہر تھے اوسنے صحبت اور
ملاقات رکھنی شروع کی اور علم طبیعی کی تحصیل مین بدل وجان مشغول
ہوا اور یہ حکیم علم الہیات اور منطق مین کامل مشہور ہے + یہ شخص مختلف
علاقہ جلیلہ ملکی پر ممتاز ہوا + حقیقت یہ ہے کہ اسکی عقل اور ذہن کو
ارسطو اور افلاطون کبھی نہین پہونچ سکتے اسکی تصنیفات بہت ہین
دو جلدون مین اوسنے کتابین عقل اور سمجھہ انسان پر تصنیف کین
اور ایک کتاب اوسنے درباب ترتیب کے اور دو رسالہ درباب گورنمنٹ
کی اور اور بہت سی کتابین تصنیف کین اور چند کتابین درباب
مذہب کے بھی لکھین + ۲۸ - اکتوبر ۱۷۰۴ عیسوی مین
اس فاضل اکمل نے وفات پائی +

ذکر عمدة الشعراء فرنگ جان ملٹن کا

افصح الفصحا جناب ملٹن نہایت بڑا شاعر گذرا ہے کہ اسکی زبان
مین فصاحت بہت ہے اور اسکی برابر فرنگستان مین اور
اور بلاد مین بہت کم شاعر گذرے ہین - ۹ دسمبر ۱۶۰۸ع

مین مقام دار الخلافہ لندن مین پیدا ہوا تھا بارہ برس کی عمر
مین اوسنے علوم رائج الوقت مین کمال حاصل کیا اور بیچ تحصیل
شعر و سخن کے آدھی رات گئے تک پڑہتا رہتا تھا اور سترہ برس
کی عمر مین اوسنے نہایت فصیح اشعار تصنیف کیے اور اوسکو زبان
لاٹن مین بہت مداخلت تھی حتی کہ وہ اوس زبان مین بہت اچھے
اشعار تصنیف کیا کرتا تھا اوسنے علم شاعری مین اتنی محنت کی
کہ وہ اندھا ہو گیا اسکے تصنیفات بہت ہین جنمین سے ایک قصہ
جسکا نام + گم شدن باغ بہشت از دست آدم + نہایت مشہور
و معروف ہے کہ جسکی لطافت و فصاحت و بلاغت اور اشارہ و
کنایہ صنائع و بدائع میرے قلم کو کیا طاقت کہ بیان کرے اور مجھے
کیا حوصلہ کہ اوسکی رنگینی عبارت مین کچہ لکھے + یہ کتاب سب
مدارس مین مروج ہے + یہ شاعر ۱۶۷۴ء مین مرگیا بعض صاحب
کہ اونکو جبلا کہنا چاہیے فرماتے ہین کہ زبان انگریزی مین شاعری
نہین ہے اونکو واقف رہنا چاہیے کہ زبان انگریزی مین نظم
ایسی ہے کہ بالفعل کسی زبان مین نہین فارسی زبان کے اشعار
کو کیا رتبہ ہے کہ انگریزی زبان کی شاعری کی برابری کرسکے
اور اس امر کا فیصلہ اوس شخص سے ہو سکتا ہے جسکہ زبان انگریزی
اور فارسی دونو زبانون سے واقف ہو فقط + +

ذکر ملک الشعرا ولیم شاکسپیر

یہ شاعر انگلستان مین بہت نامی گرامی گذرا ہی اسکی سی شہرت اورکسی شاعر نے نہین پائی

یہ شاعر مقام سٹریٹ فرد مین جو کہ وارو کشایر مین ہے سنہ ۱۵۶۴ء ماہ اپریل
مین پیدا ہوا تھا اوائل عمر مین اس نے کہ زمان سے ایک مدرسہ مین علم
تحصیل کیا لیکن بباعث اسکے کہ اسکا باپ بہت غریب تھا اور
اوسکی دس بیٹے اور بیٹیان تھین تو شیکسپیر صاحب لاچار مدرسہ
کو چھوڑ کر تلاش معاش مشغول ہوئے بعد اسکے بعض لوگ تو یہ
کہتے ہین کہ اسنے پھر علوم سیکھنے کی طرف توجہ کی اور بعضون کی
رائے خلاف ہے ❊ ۱۷ برس کی عمر مین اوسنے اپنی شادی کرلی ❊
چونکہ یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو نہایت نامی اور صاحب کمال شخص
گذرے ہین اونکے ذہن اور علم خداداد ہوتے ہین کچھ اونکے
واسطے محنت درکار نہین ہوتی چنانچہ شیکسپیر صاحب چھوٹی
عمر سے نہایت عمدہ اشعار کہنے لگے تھے ❊ جبکہ اونکی شادی ہوگئی
تو وہ صحبت خراب مین بیٹھنے لگے اور بباعث اسکے اونھون نے
ایک ہرن ایک امیرزادہ ٹامس لیوسی کا چرایا اوسنے اس امر
کی نالش کی اور بروقت نالش کے شیکسپیر صاحب نے ایک ہجو
اوس امیر کی نظم مین بہت عمدہ تصنیف کی اس باعث سے وہ اور بھی
رنجیدہ اور خفا ہوا ❊ لاچار شیکسپیر صاحب اپنے گانو کو چھوڑ کر دارالخلافہ
شہر لندن مین چلے آئے جبکہ یہ شہر مین پہونچے تو کوئی اونکا دوست نہین تھا
اور محتاج کمال تھے لاچار ہوکر اسی حالت بیکسی مین اونھون نے
یہ تجویز کی کہ وہ جوئے خانہ کے دروازہ پر جا بیٹھین اور جو کوئی وہان
کھیلنے آوے اوسکے گھوڑے کی خبرداری کیا کرین اسطرح پر
اونھون نے تھوڑے ہی عرصہ تک گذارہ کیا غرض کہ اوسی علاقہ پر وہ اپنی تصنیف بھی کرتا ہی

Digitized by Google

مشغول رہتا آخر کو لوگون نے اوسکی نظم دیکھی اور بہت تعریف کی اور تمام شہر مین بہت شہرت ہوگئی یہان تک کہ ملکہ معظمہ شاہزادی الیزبیت کو خبر ہوئی اور اوسنے اوسکو طلب کیا اور شیکسپیر صاحب نے جو کھیل کہ نظم مین تصنیف کیے تھے سامنے ملکہ دوران کی اونکی نقلین خود کین بادشاہزادی اوسکی لیاقتون کو دیکھکر نہایت خوش ہوئی اور اوسکی بڑی عزت اور توقیر کی جب کہ اوسکی بادشاہزادی کے دربار مین اتنی قدر ہوئی اوسوقت تمام امیر و رئیس اوسکی عزت کرنے لگے ؛ ارل یعنی صوبہ دار مقام سوتھمتن کا اوسکو بہت عزیز رکھنے لگا اور ایک دس ہزار روپیہ بطور انعام اوسکو دیا ؛ اخیر عمر شیکسپیر صاحب کی بہت عیش و آرام مین گذری اونے سبب اپنے عجیب و غریب لیاقتون کے کہ کاہیکو کسیکو میسر آتی ہین بہت دولت اور اسباب جمع کیا اور اپنے گانو سٹریٹفرد مین جا کر بہت آرام سے زندگی بسر کی سنہ ۱۶۱۶ ع مین ترپن برس کی عمر مین وفات پائی اور اوسکی یادگاری کے واسطے ایک عمارت یادگاری کی تعمیر ہوئی فقط تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے

حال حضرت جلال الدین رومی معروف بمولانا روم

یہ حضرت شروع سنہ ۱۲۰۷ مین پیدا ہوئے اور شہر بلخ کہ جو کہ خراسان مین واقع ہے جاے ولادت اس بزرگ شخص کی ہے اوائل عمر سے مسائل صوفیہ کی تحصیل مین مشغول رہا اور اپنی زندگی تنہائی مین بیچ خیالات مختلف علمی اور دینی باتون کی گذاری ؛ صوفی ایک

شبیہ ملک الشعرا ولیم شیکسپیر

فرقہ ہے اکثر ولایتون مین اس فرقہ کے آدمی پائے جاتے ہین اور بڑا
مطلب ان لوگون کا یہ ہوتا ہے کہ اپنے مضامین کو پوشیدہ عبارت مین
بیان کرین اور یہ لوگ ادب اپنے خدا کا اور تعجب اوسکی صنعتون کا کیا
کرتے ہین چنانچہ افلاطون بھی کہتا ہے کہ دانائی ان ہی باتون سے
حاصل ہوتی ہے ایرانیون مین مذہب صوفیہ اور یونانیون مین سینیا
اور ہندوون مین ویدانت اور ایک خاص الامانیون کے حکمت کی
ایک اصل ہے جلال الدین کی ایک بڑی اور نہایت عمدہ کتاب ہے
جسکو مولانا ے روم کی مثنوی کہتے ہین ہے اور اوسکے مطالعہ سے
خوبی ذہن اور تیزی عقل مصنف کی بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور اکثر مقامات
اس کتاب مین ہین کہ معنی اونکے اچھے اچھے اوستادون سے نہین
حل ہوتے اس کتاب مین مختلف داستانین اور سنجیدہ باتین
لکھین ہین تمام مشرقی شاعرون مین سے جلال الدین زبان مبالغہ کی
بہت کم استعمال مین لایا ہے یہ فاضل بے بدل زمانہ اور برگزیدہ
دوران سے تھا اور اوس ولایت مین اب تک کوئی شخص اس حسب
ونسب کا نہین ہوا ہے اس شخص نے نہایت اخلاق کی باتین لکھی
ہین اسکا بڑا قول تھا کہ زیادہ گوئی اور ہر ایک سے ملاقات نہین چاہیے
اور کسی بیگانی محفل مین اگر جا کر بیٹھین تو کبھی ایسے کلام نہین کرنے چاہیے کہ لوگ
بیوقوف سمجھین وہ فرماتا تھا کہ جب کبھی کوئی شخص مجلس مین جا کر
بیٹھے تو اوسکو مثل منافق کے مسجد مین اور کودک کے مکتب مین اور
زندان مین بیٹھا رہے اگرچہ اشعار مولانا کے بہت مشہور ہین
پھر بھی چند اشعار مین بھی درج کرتا ہون +

نظم

تا نقش خیال دوست با ماست
ما را همه عمر خود تماشاست

آنجا که وصال دوستان نیست
والله که میان خانه صحراست

وانجا که مراد دل برآید +
یک خار به از هزار خرماست

ولہ

ای دوست قبولم کن و جانم بستان
مستم کن و از هر دو جهانم بستان

با هر چه دلم قرار گیرد بی تو
آتش بمن اندر زن و زانم بستان

ولہ

آن کس که ترا شناخت جان را چه کند
فرزند و عیال و خانمان را چه کند

دیوانه کنی هر دو جهانش بخشی
دیوانهٔ تو هر دو جهان را چه کند

ولہ

خوش باش که خوش نهاد باشد صوفی
از باطن خویش شاد باشد صوفی

صوفی صافی ست غم برو ننشیند
کیخسرو و کیقباد باشد صوفی

حال حضرت نظامی

واضح ہو کہ یہ شاعر سنہ ۱۱۲۰ عیسوی کے اخیر مین پیدا ہوا تھا اور کئی اوسنے کتابین تصنیف کین اور اوسمین بہت مشہور یہ ہین ثنوی خسرو و شیرین اور ثنوی لیلی و مجنون اور مخزن اسرار اور ہفت پیکر و سکندر نامہ + نظامی کی اکثر لوگ تعریف کرتے ہین اور حقیقت مین اوسکی زبان بہت مبالغہ دار اور بہت بزرگ اور زبردست الفاظون سے آراستہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے خیالات اور تصور بہت عالی اور بلند ہین لیکن یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکو بہت توجہ ابیات پر تھی

کہ اوسکی عبارت نئی اور زیبایشی ہو اور سبھوں کی سمجھ میں مشکل سے آوے اور اسیبات سے اوسکی کتاب موافق رواج عام کے نہ رہی اوسکی کتابین بنام خمسہ مشہور ہین ہفت پیکر ان مین سے بہت خوب ہی اور اوسمین داستان بہرام گور اور شکاری کی مندرج ہے لیکن اوسکی یہ کتاب بہت طویل ہے اور دلچسپ نہین

حال حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ

نام اس بزرگ کا ابو مصلح اور باپ عبداللہ شیرازی تھا جو ملوک اتابک سعد زنگی کے دور مین تھا اسی سبب سے تخلص اپنا سعدی کیا فضل و کمال مین عدیم المثل تھا ایکسو دس برس دنیا مین رہا اکثر ربع مسکون پھرا اور بہت سے ملکون کا اوسنے دیدار کیا پدر بزرگوار اس عالی مقدار کا اتابک کے ملازمون مین تھا علوم ظاہری اوسنے شیخ شمس الدین ابو الفرج ابن جوزی سے مدرسہ نظامیہ مین بیچ بغداد کے تحصیل کیے اسکا اشارہ بوستان کے ساتوین باب کی بارہوین حکایت مین کیا ہے یہ حضرت مرید شیخ شہاب الدین سہروردی کا بلکہ ہمسفر دریا مین بھی انکا ہوا ہے ارادات اوسکی اس مصرع سے مفہوم ہوتی ہے مصرع مرا پیر دانای مرشد شہاب ✤ مدت عمر اپنی مین چودہ مرتبہ مستفید بیت اللہ کا ہوا پیر جنگ و جہاد کے واسطے روم کیطرف گیا اور ہندوستان مین اور ہوا لوتبخانہ سومنات کو دیکھنے گیا چنانچہ اسکا حال بوستان باب کی اخیر کہانی مین مذکور ہے ✤ اخیر عمر مین

ایک مکان گوشہ نشینی کے لیے شہر کے باہر بنایا اور بعضون کے کلام
سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اتابک نے بنا دیا تھا غرض اس مین منھ
رہا اور باہر نکلنا چھوڑ دیا بادشاہ امیر فقیر اوسکی زیارت کو جاتے
تھے اور لذیذ لذیذ کھانے اوسکے واسطے لاتے تھے شیخ قدرے
تناول کرتا اور باقی مسکینون اور محتاجون کو بانٹ دیتا اسپر بھی جو
کچھ بچ رہتا تو زنبیل مین رکھکر صومعے کے تابدان کے باہر شیراز
کے لکڑہارون کے لیے لٹکا دیتا چنانچہ وہ جو اوسکے مکان کے
تلے سے گذرتے تو اس طعام لطیف کو کھاتے + لطف یہ ہے کہ شیخ
باوصف کشف وکمال کے لطایف ظرایف مین بھی بے مثال تھا
ہمیشہ صاحبان فضل وبلاغت سے اختلاط وارتباط رکھتا تھا
گلستان بوستان اوسکے فضل وبلاغت پر دال ہے بعد اسکے بلاد
فارس وشیراز مین بڑے بڑے شاعر فاضل ہوئے لیکن سخن
کی مرتبہ مین اوسکو کوئی نہ پہونچا اور وہ رتبہ کسیکو حاصل نہوا
لیکن ہند مین امیر خسرو ملک سخن وبادشاہ شاعران زمین اس
ملک مین معاصر اسکا گذرا ہے اسکی زبان دانی کا شیخ بھی قایل و
کلام پر اوسکے دل سے مائل تھا چنانچہ سلطان محمد بن سلطان
غیاث الدین نے جب اس بزرگ کو بلایا تب اوسنے عذر اپنی
پیری کا کیا اور لکھ بھیجا کہ خسرو دہلوی اس فن مین کامل ہے اسکو غنیمت
سمجھو اور عزیز رکھو چنانچہ شیخ کے کہنے پر شاہ نے عمل کیا اور اسکو مغتنم جانا +
اور سعدی نے یہ بھی جواب دیا کہ اوسکو مغتنمات سے جانو اور مین کتاب مصنفہ
خاص گلستان بوستان بھیجتا ہون اس سے اتنا ہی فائدہ ہوگا جتنا کہ میری

ملاقات سے حاصل ہوگا + یہ حضرت ایسے فصیح تھے کہ اونکو ایک عالم جانتا ہے اور میری تعریف کچھ ضرور نہین ہے لیکن تب بھی ایک غزل اس حضرت کی اس کتاب مین لکھتا ہون اسکو دیکھکر اوسکی بلاغت اور فصاحت پر خیال کرنا چاہیے +

غزل

ای ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیدۂ + ای شمع شب افروز من از من چرا رنجیدۂ + خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم + جائی تو در چشمان کنم از من چرا رنجیدۂ + ای جان من جانان من برہن نگر سلطان من + یک شب بیا مہمان من از من چرا رنجیدۂ + من عاشق روئی توام از جان خریدار توام + تا زندہ ام یار توام از من چرا رنجیدۂ + من عاشق دیوانہ ام اندر جہان افسانہ ام + تو شمع من پروانہ ام از من چرا رنجیدۂ + رنجیدۂ رنجیدۂ از من گناہے دیدۂ + دائم گنہ بخشیدۂ از من چرا رنجیدۂ + بنگر زہجرت چون شدم سرگشتہ و مجنون شدم + چون لالہ دل پرخون شدم از من چرا رنجیدۂ + گر تن بمیرم در غمت خونم شود بر گردنت + فردا بگیرم دامنت از من چرا رنجیدۂ + ای سرو خوش بالای من ای دلبر رعنای من + لعل لبت حلوای من از من چرا رنجیدۂ + من سعدی دلخواہ تو ابروے ہم چون ماہ نو + من یار نیکو خواہ تو از من چرا رنجیدۂ +

خواجہ حافظ

یہ شاعر باشندہ شہر شیراز ہے اور نہایت مشہور تمام ملک مین ہے دیوان حافظ
اسکی کتاب ملکون ملکون مین مشہور ہے اور اسکا کلام نہایت فصیح ہے
اور اس شخص کو بلبل گلشن سخنوری کا اور طوطی شکرستان بلاغت
گستری کا کہتے ہین اور بیچ علم قرائت یعنی خوش الحانی کے مہارت کمال
رکھتا تھا اور ہر شب جمعہ کو مسجد شیراز مین صبح تک قرآن نہایت خوش
آوازی سے پڑھتا رہتا تھا اور تاریخ فوت اس فصیح شاعر کی سنہ ۷۹۲
ہجری ہے اور چونکہ مدفن اوسکا خاک مصلی ہے اسی واسطے تاریخ
وفات اوسکی ✣ خاک مصلی ہے ✣ چونکہ اشعار اوسکے تمام
ملکون مین مشہور ہین اور انگریزی زبان مین بھی ترجمہ ہوئے ہین
اسی واسطے چند اشعار چیدہ اوسکے مین بھی لکھتا ہون فقط ✣

نظم

بشنو این قصہ کہ خود را ز غم آزادہ کنی ۔ خون خوری گر طلب روزی ننہادہ کنی
آخر الامر گل کوزہ گران خواہی شد ۔ حالیا فکر سبو کن کہ پر از بادہ کنی
جہد کن آنکہ در ایام گل و فصل بہار ۔ عیش با آدمی چند پری زادہ کنی
تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف ۔ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی
خاطرت کی رقم فیض پذیرد ہیہات ۔ مگر از نقش پراگندہ ورق سادہ کنی
کار خود گر بخدا باز گذاری حافظ ۔ ای بسا عیش کہ از بخت خدا دادہ کنی

مولانا عرفی

یہ شخص شاعر شہد کلام شیرین سخن تھا اسکی اشعار مین لطافت اور متانت بہت تھی اصل مین

یہ شاعر عدیم المثل شہر شیراز کا رہنے والا تھا اور مصنف تذکرہ ہفت اقلیم لکھتا ہے کہ اوایل عمر مین یہ فاضل مشہور دکن مین وارد ہوا لیکن اوس جگہہ بباعث اوسکی نہ ترقی ہونے کے اس طرف چلا آیا اور مسیح الدین حکیم ابو الفتح نے عرفی کی بہت خاطر داری کی اور بہت پرسان حال اوسکا رہا لیکن جب مسیح الدین نے وفات پائی اوسوقت عبد الرحیم خان خانان سپہ سالار شہنشاہ اکبر نے عرفی کی شہرت سنکر اوسکی بہت تواضع کی اور اوسکی خاطر داری بہت کی اور شاعری اور اخلاق مین نہایت مشہور اور نیکنام ہوا یہان تک کہ حضرت شہنشاہ اکبر نے اوسکی شہرت سنکر طلب کیا اور بیچ زمرۂ بندگان خاص کے معزز کیا اور بہت تواضع کی اور بعد چند روز کے مرض اسہال مین اس صفحہ روزگار سے جاتا رہا اور بروقت وفات کے دو رباعی پڑھین اونکو مین بھی ذیل مین لکھتا ہون ✤

رباعی

عرفی دم نزع ست وہمان سستی تو — آخر بچہ مایہ بار بربستی تو
فردا ست کہ دوست نقد فردوس بکف — جویاے متاع است وتہی دستی تو

رباعی

یارب بر عفوت بہ پناہ آمدہ ام — سرتا بقدم غرق گناہ آمدہ ام
چشمی بکرم بخشش کہ از غایت شوق — بی دیدہ بامید نگاہ آمدہ ام

حال فردوسی کا

ہماری رائے مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا ملک نہین ہے
جہان اسقدر شاعر گذرے ہون گے جسقدر کہ فارس مین پائے گئے ہین
بہت سی کتابین فارسی نظم مین ایسی ہین کہ پڑھنے کے لیے زندگی انسان
کی کافی نہین ہے لیکن سب شاعر ایسے نہین ہین کہ اونکی تصنیفات لایق
پڑھنے کے ہین لیکن چند ایسے ہین جو لاثانی ہین اور جنکی تصنیفات
لایق پڑھنے کے ہین لیکن چند ایسے ہین جو لاثانی ہین اور جنکی تصنیفات
کی ملاحظہ کرنے سے حظ کافی حاصل ہوتا ہے مثلاً حافظ فردوسی اور
سعدی وغیرہ * واضح ہو کہ پہلے لوگ ایران کے دین محمدی نہین
رکھتے تھے وہ آتش پرست تھے اور اسوقت مین بہت سی کتابین تاریخ
وغیرہ کی نظم مین بیچ زبان فارسی کے تھین اور ان نظم کی کتابون
مین بہت خوبی اور فصاحت سے حال دلیرون اور بادشاہون سلف
کا لکھا ہوا تھا اور ازبسکہ بعض آدمی بڑے شجاع اور زور آور زمانہ سلف
مین ملک ایران مین گذری تھے تو شاعرون نے اونکو دیو ٹھہرادیا ہے
ساتوین صدی عیسوی مین مسلمانون نے ایران کو فتح کیا اوسوقت
بسبب لحاظ دین کے خلیفہ اور حکام اہل اسلام نے اکثر ایرانی
کتابون ایرانی کو غارت کیا اور اس ترکیب سے قدیم شعرا
اور نظم کی کتابین ملک فارس کا نام و نشان نہین رہا ایسے
بڑے حال مین نوین صدی عیسوی تک فارس جاری رہا
اور اس وقت خاندان عباسی کو تنزل ہوا اور کئی صوبہ دار اہل اسلام

Digitized by Google

مین سے خاندان شاہی سے آزاد ہوگئے اور علیحدہ علیحدہ بادشاہ بن
بیٹھے اوران بادشاہون نے قدردانی علوم اور فنون کی بخوبی کی لیکن
اسوقت تک کوئی بڑا شاعر فاضل نہ نمودار ہوا تھا لیکن جب اخیر کو دسوین
صدی عیسوی مین محمود غزنوی نے شرقی اضلاع ایران کے فتح کیے تو
اس عہد مین ہم اول فردوسی کا نام سنتے ہین حقیقت مین یہ بڑا شاعر تھا
اور ایران کی فن شاعری کا رونق دینے والا یہ شخص ۹۴۰ء عیسوی مین
نیج گانون شاداب کی کہ ضلع طوس جو ملک خراسان مین واقع ہے پیدا ہوا تھا
اسکا باپ بطور باغبان کے حاکم طوس کا نوکر تھا اور فردوسی اور اسکا
بھائی جگہ محنت مزدوری کرکر گذارہ کیا کرتے اور فردوسی کا یہ طریقہ تھا
کہ وہ اپنی محنت مزدوری کرتا جاتا اور دل مین مختلف مضامین سوچا
کرتا اور تحصیل علوم مین بھی مشغول رہتا اور اسطرح سے بہت سے سال
گذر گئے اخیر کو ایک شخص انکے ہمسایون مین سے فردوسی اور اوسکے
برادرون سے عداوت رکھنے لگا تھا اور اوسنے اکثر تنازع رکھتا تھا
اور اس باعث سے فردوسی بہت پریشان خاطر ہوا اور اپنے بھائی سے
کہا کہ اپنے وطن کو چھوڑکر کسی اور ملک مین چل بسو لیکن یہ بات اوسکے
بھائی نے قبول نکی اور فردوسی اکیلا وطن چھوڑکر طرف غزنی کے راہی ہوا
اور وہان ان دنون مین سلطان محمود سلطنت کرتا تھا یہ بادشاہ قدردان
علم کا بڑا تھا اور اہل علم اور ہنر کی بہت خاطر کرتا تھا چنانچہ اوسکے دربار مین
بہت سے شاعر اور فاضل موجود رہتے تھے انہی اوقات مین ایک پرانی
تاریخ جسمین حال بادشاہون ایران کا جو قبل از پیدائش حضرت پیغمبر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرے تھے مندرج تھا ظاہر ہوے تھے اور

سلطان محمود نے یہ چاہا تھا کہ کوئی شاعر سب حال اس پرانی تاریخ ایران مذکور کو شاعری مین اچھی طرح سے بیان کرے اور اس کتاب کے ذریعہ سے اوسکی نیکنامی ہمیشہ رہے اکثر شاعرون نے کچھ کچھ نمونہ اپنی اپنی لیاقت کا سلطان مذکور کی خدمت مین پیش کیا اور فردوسی بیان کرتا ہے کہ جب مین شہر غزنی مین وارد ہوا تو مین نہایت حیران ہوا کہ مین کسطور سے رسائی سلطان تک پیدا کرون اور اپنی لیاقت اوسکے روبرو ظاہر کرون لیکن اخیر کو ایک کتاب مسمی باستان نامہ جسکے نام کی ہمکو صحت نہین ہے ایک نسخہ اوسکے ہات آیا اور اوس مین سے اوسنے چند مقامون کو نظم مین لکھکر ایک اپنے دوست کی معرفت سلطان محمود کی خدمت مین بھیجا اور محمود نے ان اشعار کو ملاحظہ کرکے اونکو نہایت پسند کیا اور فرمایا کہ تاریخ مذکور زمانہ سلف کی فردوسی ایران تیار کرے اور سلطان سنے اقرار کیا کہ فی شعر ایک اشرفی دونگا فردوسی نے یہ معلوم کرکر خوشی خوشی اس کار عظیم کو اس امید سے کہ بذریعہ اس ترکیب کے ایک تو ہمیشہ کو نیکنامی دوسرے دولت حاصل ہوگی اختیار کیا فردوسی ہمہ تن اس کتاب کے طیار کرنے مین معروف ہوگیا اور تیس برس تک محنت کرتا رہا اور آخر کو وہ کتاب مذکور تاریخ کی جسکا نام شاہنامہ رکھا گیا طیار ہوئی لیکن اس عرصہ مین بہت سی تبدیلین واقع ہوئین تھین جو پرانے دوست فردوسی کے تھے وہ یا تو راہی ملک عدم کے ہوگئے تھے یا اون مین سے جوش و خروش دوستی کا جاتا رہا تھا اور بعض معتوب ہوگئے تھے اور دربار سلطان مین نئی نئی صورتین نظر آتی تھین اور نئے اشخاص بڑے فردوسی کو دیکھکر اوسکی حقارت کرتے تھے جو سبب

بڑی فکرون اور کمال محنت کی بہت کم زور اور ناتوان ہوگیا تھا +
علاوہ ازین بدنصیبی فردوسی کے سر یہ بھی ہوا کہ ایک شخص نام ایاز
تھا اوسے بادشاہ بہت چاہتا تھا اس شخص اور فردوسی مین دشمنی
ہوگئی اور اسیواسطے اسنے سلطان کے کان مین بڑی بڑی باتین نسبت
فردوسی کے پھونکین اور یہ بیان کیا کہ فردوسی بادشاہ کی خلاف ہی اور
دین محمدی سے پھرا ہوا ہی اور واسطے مضبوطی اس کلام کے اوسنے یہ کہا کہ
فردوسی نے اپنی کتاب شاہنامہ مین طریقہ زردشت کی تعریف لکھی ہے
اگرچہ اور امور مین محمود بڑا عاقل تھا لیکن پھر بھی اوسنے غیبت
فردوسی کو مان لیا اور جب اس شاعر بزرگ نے شاہنامہ کو تمام
کرکے سلطان کو نذر کیا تو اوسنے بجز تعریف یا آفرین اوسکی محنت پر
کی اور انعام مقرری کا تو کچھ ذکر بھی نکیا فردوسی نے بہت مدت تک
انتظار کیا کہ بادشاہ اوسے اقرار کیا ہوا انعام بخشے تاکہ وہ اپنی وطن
مین جاکر اپنی باقی زندگی کو آرام سے بسر کرے لیکن سلطان نے اوسی ایک
کوڑی بھی ندی آخرکار فردوسی نے چند اشعار کہے کہ مضمون اونکا یہ تھا
کہ سلطان جو کہ مثل ایک بحر کے ہی اور گو مین نے اوسمین غوطہ مارا لیکن موتی میرے
ہاتھہ نہ لگی تو وہ میری قسمت کی خطا ہی اور نہ سلطان کی فیاضی کی بحر کی لیکن
چند عاقل آدمیون نے سچ کہا ہے کہ جبکہ محمود ایک مجلد کتاب شاہنامہ کی ملاحظہ
سے نہ نرم ہوا تو چند اشعار کا تو اوسے کیا خیال ہو تو محمود نے بجاے اپنی اقرار پورا
کرنیکے فردوسی کو ایک رنج دیا اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ سلطان نے
جو یہ فردوسی سے اقرار کیا تھا کہ مین فی شعر ایک اشرفی انعام دونگا تو
شاہنامہ کے ساٹھہ ہزار شعر ہین تو بموجب اقرار کے اوسے ساٹھہ ہزار

Digitized by Google

اشرفیئن فردوسی کو دینی لازم تھین لیکن برعکس اسکے سلطان محمود نے
بجاے ساٹھہ ہزار اشرفی کے ساٹھہ ہزار درم فردوسی کے پاس بھیجدیے
اور یہ کہا کہ یہ انعام طیاری شاہنامہ کا ہے + جسوقت یہ روپیہ پہونچا
اوسوقت فردوسی حمام مین غسل کر رہا تھا اور یہ خبر سنکر نہایت رنجیدہ
اور غضبناک ہوا اور سلطان کو بہت سی گالیئن سنائین اور اس سب
روپیہ کو اپنے نوکرون مین جو اوسوقت موجود تھے تقسیم کر دیا یہ دیکھکر جو
افسر یہ درم لیکر آے تھے واپس بادشاہ کے پاس گئے اور سب ماجرا
بیان کیا یہ سنکر محمود نہایت برہم ہوا اور حکم دیا کہ اسوقت فردوسی کو ہاتھی
کے پانونکے نیچے کچلوا کر مروا ڈالو لیکن فردوسی نے بہت سی عاجزی کی
اور اپنی زندگی سلطان سے بخشوائی لیکن محنت تیس ۳۰ برس کی برباد گئی
اور تمام اوسکی امیدین جاتی رہین اور وہ دربار سے گھر کو چلا آیا اور
اسکے دل مین نہایت رنج تھا تو اوسنے ایک ہجو سلطان کی لکھکر اور اوسپر
اپنی مہر کر کر ایک کو حاضرین دربار کے پاس بھیجدی اور یہ کہا کہ جب
سلطان امور ریاست کی باعث سے بہت دق ہو اوسوقت یہ کاغذ
اوسکے ہاتھہ مین دے دینا + اس ہجو مین سلطان کی نہایت برائی
لکھی تھی اور اوسمین یہ بھی اشارہ تھا کہ محمود بیٹا ایک غلام کا ہے +
جب سلطان محمود نے یہ ہجو بلاحظہ کی تو وہ نہایت غضب مین آیا اور اوسنے
فردوسی کی تلاش مین اپنے آدمیونکو ہرسمت مین بھیجا اسوقت مین فردوسی
نے شہر بغداد مین پناہ لی تھی اور وہ جو وہان خلیفہ تھے اونھون
نے اس شاعر کی بڑی خاطر کی اور فردوسی نے اونکی تعریف مین ایکہزار
شعر اپنی کتاب شاہنامہ مین زیادہ کر دیے + ان دنون مین دربار

خلیفہ بغداد مین تھے اور اونکے پاس محمود غزنوی نے ایک سخت پیغام واسطے حوالہ کردینے فردوسی کے بھیجا اور چونکہ خلیفہ مذکور اسقدر طاقت نرکھتا تھا کہ سلطان غزنوی کا مقابلہ کرسکے تو اس باعث سی فردوسی یہان سے بھی بھاگا اور سفر لیے طے کرتا ہوا مدت تک آوارہ پھرا کیا اور یہ خوف اوسپر ہر وقت طاری رہا کہ کوئی ملازم محمود کا اوسے گرفتار نکرلے اخیر کو جب وہ بہت مفلس اور بیمار ہوگیا تب اوسنے طرف اپنے وطن طوس کے کوچ کیا اس ارادہ سے کہ قبل از مرنے کے ایک دفعہ اپنے وطن کو اور دیکھہ لون + اسوقت مین فردوسی کی ایک بیٹی تھی اور یہ اوسکے ساتھہ تھی اور اسیکے باعث سے اوسے اس ایام پیری مین ذرا تشفی تھی پس وہ اپنے وطن طوس مین پھونچکر کہ یہان وہ اپنی اوایل عمر مین بطور باغبان کے نوکر تھا اوسنے وفات پائی اور اسی مقام مین دفن ہوا + جب سلطان غزنوی نے حال وفات فردوسی کا سنا اوسنے بہت افسوس کیا اور اب اوسنے ساٹھہ ہزار اشرفی اوسکی بیٹی کے پاس بھیجدین لیکن اس شاعر کی بیٹی بھی اوسیقدر عالی مزاج جسقدر کہ اوسکا باپ رکھتا تھا رکھتی تھی اور اس عورت نے یہ اشرفیین قبول نکین اور کہا کہ ہمین بادشاہون کی دولت سے کیا غرض ہے +

بیان شیخ ابو الفضل وزیر شہنشاہ اکبر کا

اکبر بادشاہ نے بمقتضاے قدردانی کے اپنے جلوس کے اونیسوین برس مین شیخ ابو الفضل شیخ مبارک کے بیٹے کو کہ فیضی سے چھوٹا تھا اپنے پاس بلایا اور اوسکی ذہانت اور علم کو دیکھکر نہایت خوش ہوا

اور دربار

اور دن بدن بادشاہ کا مورد الطاف ہوکر پایہ اوسکے مرتبہ کا امراے عظام اور وزراے کرام سے زیادہ ہوکر بادشاہ کا مقرب اس رتبہ مین ہوا کہ مقرب بادشاہ کی درگاہ کے اوپر حسد لی گئے اور شاہزادے ارکین دولت سے اتفاق کرکے درپے اس بات کی ہوئے کہ اوسکی بیخ کنی کرین اتفاقاً شیخ مبارک نے اپنی حیات کی زمانہ مین کلام اللہ کی تفسیر تصنیف کی تھی اور نام بادشاہ کا اوس مین درج نہ کیا تھا شیخ نے باپ کے مرنے کے بعد چند نسخے لکھوا کر اکثر ولایتون کی طرف بھجوا دیے اور موافق رسم اہل دنیا کے اس کتاب کو اکبر بادشاہ کے نام سے مزین نہ کیا اکبر اس بات کی دریافت ہونے سے بہت آزردہ ہوا اور شیخ پر بہت عتاب فرمایا شاہزادہ سلیم اور سب امرا نے قابو پاکر بادشاہ کی خاطر مین رنجش بڑھا دی اور شیخ کو مجرے سے منع کروا دیا لاکن شیخ تقرب کی زمانہ مین اکثر عرض کیا کرتا تھا کہ مین سوا بادشاہ کے کسی اور کو نہین جانتا اور شاہزادون سے بھی ملتجی نہین ہوتا اس سبب سے وہ سب لوگ مجھ سے آزردہ رہتے ہین اور اکبر بھی اس بات کو خوب جانتا تھا اور اوسکی مصاحبت اور عقلمندی سے بہت خوش تھا اسواسطے بعد کتنے دن کے تقصیر اوسکی معاف کرکر اوسکے حال پر عنایت فرمائی اور اوسکی جدائی بے ضرورت جان پر روا نہ رکھتا تھا بعد ازان وہ واسطے انجام دینے ضرورت کی خدمتون کے دکن مین سرانجام کرنے کیواسطے مامور ہوا اور اس ممالک مین بڑی خدمتین بہت تدبیر اور محنت سے بجا لایا جبکہ شیخ بموجب طلب بادشاہ کی دار الخلافہ آگرہ کی طرف جریدہ روانہ ہوا شاہزادہ سلیم جو کہ شیخ سے آزردہ رہتا تھا اور ہمیشہ دشمنی قلبی رکھتا تھا شیخ کی دکن سے آنے کی

Digitized by Google

خبر سنکر اور قابو پاکر راجہ نرسنگہ دیو کو کہ وہ بھی سرکشی اور نافرمانی مین
شاہزادہ کا رفیق اور بادشاہ کی درگاہ کا مغضوب تھا اس بات پر آمادہ
کیا کہ شیخ کا رستہ روک کر اوسکا کام تمام کرے نرسنگہ دیو یہ کام اپنے ذمہ
لیکر جلد دکن کی راہ کی طرف روانہ ہوا اور اوجین کے قریب پہونچ کر
راجپوت کی فوج کے ساتھ گھاٹ سے نکل کر شیخ کے قتل کا ارادہ کیا شیخ
نے بمقتضاے شجاعت اور جوانمردی کے ثابت رہکر مردانگی کی داد دی
اور اپنے ہمراہیون کے ساتھ غنیم پر بہت حملہ کیا راجپوتون مین سے ایک
جماعت کثیر نے ہجوم کرکے اطراف اور جوانب سے گھیر لیا آخر کو ماہ ربیع الاول
سنہ ۴۷ جلوس مین مطابق ایک ہزار اور گیارہ ہجری کے شیخ نیزہ کی
زخم سے زمین پر گرکر آخرت کی طرف راہی ہوا اور ہمراہی اوسکے بھی
مارے گئے راجہ نرسنگہ دیو نے شیخ کا سر تن سے جدا کرکے الہ آباد
مین شاہزادہ کی خدمت مین بھیجدیا اکبر یہ خبر سنکر بیخود ہوا اور اپنے
سینہ اور منھہ پر ہات مارا اور راے رایان تپرداس کو کہ اوس حدود
کا فوجدار اور منصب سہ ہزاری سے سرافراز تھا شیخ عبد الرحمن بن
شیخ ابو الفضل اور اور امرا کو واسطے نرسنگہ کے استیصال کے متعین
کرکے حکم دیا کہ جب تک اوس بدنصیب کا سر نہ لاوین لڑائی سے ہاتھ
نہ اوٹھاوین اور پھر بادشاہ کے زبان پر گذرا کہ شیخ کے سر کے بدلے
اوس کافر کا سر کیا قدر رکھتا ہی اوسکے زن و بچہ کو بھی سولی پر کھینچا اور
دوزخ مین پہونچانا چاہیے ابو الفضل عقل اور فہم مین بے نظیر تھا کلام
اوسکا نہایت دقیق اور مضبوط ہے کتب تصنیف اوسکی بھی بہت
مین اکبر نامہ اور آئین اکبری اور ابو الفضل بہت مشہور اور بزرگ

Digitized by Google

کتابین اس فاضل کی تصنیف سی ہین

شیخ ابو الفیض فیضی

نام والد بزرگوار اس فاضل یکتا زمان کا شیخ مبارک ہی بیچ علوم و فنون اور شعر شاعری مین عدیم المثال تھا اور حدت طبع اور کثرت فہم مین کمال رکھتا تھا ✤ حضرت شاہنشاہ محمد اکبر اس شخص کو نہایت عزیز رکھتا تھا اور شہنشاہ ہند کے یہان سے خطاب ملک الشعرا تھا ایک ایک کتاب علم اخلاق مین مسمی نوادر الکلم اسنے تصنیف کی کہ اوسمین کوئی حرف منقوط نہین ہے اور تفسیر کلام کی بے نقط تالیف کی اور نام اوسکا سواطع الالہام رکھا اور اوسکے دیوان مین اشعار پندرہ ہزار ہین اور قصہ نل دمن کو بھی فرمان حضرت شاہنشاہی سے نظم مین کیا اور برابر اوسکے فصیح اور بلیغ فارسی مین کوئی کتاب نہین ہے بعد حصول علوم و فنون زبان فارسی مین اس فاضل نے قصد تحصیل کرنا علم شاستر کا کیا اور بھیس تبدیل کر کر شہر کاشی مین جاکر علم شاستر اچھے اچھے پنڈتون سے تحصیل کیا اور اتنا علم شاستر کا حاصل کیا کہ برہمنون مین بھی اوسکے برابر بہت کم ہوتے ہین بعد حصول شاستر کے اوسنے اکثر کتب بزرگ کو شاستری زبان مین سے فارسی مین ترجمہ کی چنانچہ کتاب نیلاوتی اور مہابھارت وغیرہ کو زبان سلیس فارسی مین ترجمہ کیا حقیقت یہ ہے کہ یہ شخص بھی اپنے زمانہ کا ایک ہی شخص ذہین تھا ✤ جلوس کے چالیسوین سال مین اسباب زندگانی کا اس دار فانی سے طرف عالم جاودانی کے کھینچا ✤

Digitized by Google

محمد بن علی المشہور بشیخ نظام الدین اولیا

اس حضرت کو سلطان المشایخ کہتے ہیں اور نام جد پدری اس مشہور اولیا کا خواجہ علی بخاری اور نام جد مادری اس حضرت کا خواجہ عرب ہے یہ دونو بزرگ ماورالنہر سے وارد ہندوستان ہوئے اور بداؤن میں سکونت اختیار کی اور شیخ نظام الدین بداؤن میں تولد ہوئے اور شیخ نظام صغیر تھا کہ باپ اس بزرگوار کا مر گیا اور جبکہ بارہ سال کی عمر ہوئی تو شیخ کو محبت شیخ فرید درویش سے ہوئی اور بیس سال کی عمر میں یہ شخص فاضل کامل بھی ہوگیا اور اوسی عمر میں مرید شیخ فرید کا ہوگیا اور باجازت پیر کے دہلی میں تشریف لائے اور یہ جناب ہفتاد اور چند سال زندہ رہا اور ہمیشہ روزہ رکھتا تھا اور ۱۳ - ربیع الاول ۷۲۵ھ ہجری میں وفات پائی یہ حضرت کبھی کبھی اشعار کہنے کا بھی شوق رکھتے تھے چنانچہ جبکہ شیخ ضیاء نامی کہ مفتی زمانہ کا تھا درباب تکفیر حضرت شیخ نظام کی فتوی لکھا اور جب کہ وہ فتوی شیخ موصوف کے نظر سے گذرا اوسوقت حضرت نے بھی دو بیتیں لکھیں

+ سہ + + +

ضیائے بے ضیا گر کافرم خواند	چراغ کذب را نبود فروغے
مسلمانش خوانم بہر مکافات	دروغے را چہ آید جز دروغے

امیر خسرو المشہور بہ طوطی ہند

شیخ سی امیر لاچین پدر بزرگوار امیر خسرو کا بہ تلاش روزگار ہندوستان میں تشریف لائے

Digitized by Google

اور بیچ پٹیالے کے مقیم ہوئے اور امیر خسرو وہین تولد ہوئے اور
جبکہ عمر چار سال کی ہوئی تو اوسوقت امیر لاچین دہلی مین تشریف
لائے اور بعد چند روز کے رحلت کی اور بعد اوسکے امیر خسرو نے بجہہ
تحصیل علوم مین کوشش کی اور جبکہ چند سال بلوغیت سے امیر خسرو
کے گذرے تب اونہون نے ارادہ صحبت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین
اولیا کا کیا اور مرید ہوگئے اور امیر خسرو سے نظام الدین اولیا کو
بہت محبت ہوگئی اور خسرو محرم راز اوس بزرگ کے ہوگئے ایک دفعہ
کا ذکر ہے کہ چند اشعار امیر خسرو نے بیچ تعریف حضرت نظام الدین کے
لکھکر لے گئے اور اونکی مجلس مین اونکو پڑھا اور حضرت موصوف اون
اشعار کو سُنکر نہایت خوش ہوئے اور خسرو سے کہا کہ تو مجھہ سے کیا
چاہتا ہے اونھون نے کہا کہ مین صرف یہ چاہتا ہون کہ حضرت کے
قدوم کی برکت سے میرے کلام مین شیرینی ہوجاوے چنانچہ اس جگہہ
مصنف تذکرہ ہفت اقلیم روایت کرتا ہے کہ شیخ نے امیر سے فرمایا
کہ چارپائی کے نیچے شکر رکھی ہوئی ہے اوسکو لیکر اپنے سر پر سے نثار کر
اور تھوڑی سی کھالے چنانچہ امیر خسرو نے ویسا ہی کیا اور چند روز مین
اوسکے کلام مین نہایت شیرینی اور فصاحت ہوگئی اور امیر خسرو نے
چالیس برس تک بیچ شغل شاعری کے گذارے اور ہر شب قرآن شریف
ختم کرتے تھے + امیر خسرو سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد سے
سلطان محمد تغلق شاہ تک حیات رہے چنانچہ سات بادشاہون کی
خدمت میں رہے اور جبکہ سلطان محمد بن سلطان بلبن بیچ بائین لاہور
کے اور ملتان کے تاتاریون اور مغلون کے ہات سے مارا گیا اوسوقت

Digitized by Google

خسرو بھی اونکے ساتھ تھے چنانچہ اونکو بھی مقید کرکے بلخ کو
لیگئے اور بعد دو سال کے اونھون نے خراسان سے خلاصی پائی
اور پھر وہ ہندوستان مین تشریف لائے اور سلطان بلبن کی
خدمت مین مشرف ہوئے اور مجلس شاہی مین ایک قصیدہ مرثیہ
سلطان محمد کی اپنی تصنیف سے پڑھا وہ اس بلاغت اور فصاحت
کے ساتھ لکھا ہوا تھا کہ تمام صغیر اور کبیر کو ایک دفعہ ہی رونا آگیا اور
سب داب بادشاہی سمجھ کر وہان سے ہٹ گئی اور خاص بادشاہ کو
رونا آگیا ہرچند بادشاہ نے ضبط کرنا چاہا لیکن نہو سکا اور بقدر
گریہ وزاری کیا کہ بادشاہ کو بخار آگیا اور اوسی بیماری مین اس جہان
سے گذر گیا اور جب کہ سلطان غیاث الدین تغلق لکھنوتی کیطرف
تشریف لے گیا اوسوقت امیر خسرو بھی ساتھ تھے اور جب اوس
سفر سے واپس تشریف لائے تو واقعہ جانکاہ یعنی وفات اپنے
پیر کی سنکر نہایت مغموم ہوئے اور گریہ وزاری کرنی شروع کی اور
پیر کی قبر پر جا بیٹھے اور بعد چھہ مہینے کے وفات پائی اور تاریخ وفات
خواجہ حسن نے لکھی ہے اور وہ ذیل مین مرقوم ہے

ابیات

میر خسرو خسرو ملک سخن	آن محیط فضل و دریای کمال
نظم او دلکش تر از ماء معین	نثر او صافی تر از آب زلال
از برای جستن تاریخ او	چون نہادم سر بزانوی خیال
شد عدیم المثل یک تاریخ او	دیگری شد طوطی شکر مقال

اوسکی تصانیف کا حال اسطور پر ہے کہ امیر خسرو خود فرماتے ہین
کہ مین نے پانسو ہزار اشعار سے کم اور چارسو ہزار سے زیادہ تصنیف
کیے اور بہت سی کتابین مشہور و معروف اوسکی تصنیف سی ہین ❊

ذکر کملاے ہند از قوم ہنود حال والمیکی جی مہاراج

صاحبان دانش و بینش پر ظاہر ہو کہ زمانہ قدیم مین ایسے ایسے فاضل
اور کامل شخص قوم ہنود مین گذرے ہین کہ وہ فضیلت مین اچھی اچھے
حکماء فرنگ اور یونان کے سے کم نہین تھے لیکن نہایت افسوس کی
بات ہے کہ اون بزرگون کے حالات نہین ملتے سواے نام کے ہم اورکچھ
نہین پاتے ہم کیا کرین کہ ہمارے ہم وطنون نے کبھی اسطرف توجہ
نہین کی کہ ایسے ایسے خدارسیدہ اور کامل شخصون کے حالات لکھیں
لیکن خیر جیسا کچھ مجکو پانچ چار بزرگون کا حال معلوم ہوا ہے حتی المقدور
راست راست ان چند اوراق مین درج کرتا ہون چنانچہ اول مین
ذکر والمیکی جی کا کرونگا ❊ ہنود مین والمیکی جو کہ مصنف پاک کتاب
راماین کے ہین بہت مشہور بزرگ گذرے ہین نہایت افسوس کی بات
ہے کہ ہمکو کسی کتاب مین نہین معلوم ہوتا کہ یہ جناب کس جگہہ پیدا
ہوئے اہل فرنگ نے اس بات سی کہ یہ بڑے نامی گرامی شخص ہنود
مین گذرے ہین اونکے حال کی تحقیقات کی چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ پندرہ یا سولہ برس پیشتر سن عیسوی کے والمیکی جی کے قدوم کی برکت
سے باغ ہستی کو رونق تھی ❊ بیان کرتے ہین کہ والمیکی جی ایک
غریب کے گھر پیدا ہوے تھے اور اس باعث سی کہ اونکے گھر کی مفلسی

تھے اونھون نے بڑی عمر تک تربیت نہین پائی اور بے علم رہے جبکہ
بڑی عمر ہوئی تو اونکو فرض پڑا کہ اپنے ماباپ کی پرورش کرین لاچار
اونھون نے پیشہ ٹھگی اور قزاقی کا اختیار کیا (اور اندنون مین یہ بزرگ
شخص بالکل علم کی روشنی سے جاہل تھے) اور ایک جنگل مین رہنا
شروع کیا اور اضلاع ہوگلی اور کرشنا گڈہ مین جو مسافر کہ گذرا
اوسکو لوٹنا اور قتل کرنا اختیار کیا یہ معلوم نہین کہ یہ پیشہ اونھون نے
کب تک رکھا + اور سبب چھوڑ دینے اس بدپیشہ کا یہ ہوا کہ ایک روز
تین برہمن جنکو ہمارے بزرگ برہما اور وشن اور نارد کہتے ہین اوس
جنگل مین سے گذرے جہان کہ والمیکی جی رہتے تھے والمیکی جی
نے جب ان تین برہمنون کو دیکھا مستعد اونکے قتل کا ہوا اور چاہا کہ
اونکو جان سے ہلاک کر کر اونکا مال لے لیجے لیکن اون برہمنون نے
کہا کہ اے والمیکی اول تو ہماری بات سن لے بعد ازان تجھکو اختیار ہے
تو چاہے جو کچھ ہمارا کیجیو والمیکی نے قبول کیا تب اون تین برہمنون نے
کہا کہ اے والمیکی تو جو رب العالمین کے بندون کو مارتا ہے اور ستاتا ہے
اور اس گناہ عظیم مین داخل ہوتا ہے اسکا کیا باعث ہے اوسنے جواب دیا کہ
واسطے پرورش اپنے ما اور باپ اور اور کنبہ کے یہ کام کرتا ہون اون برہمنون نے
یہ کہا کہ ایک بات تو اپنے ماباپ سے پوچھ آ کہ تو جو گناہ کرتا ہے اور جانین تلف کرتا ہے یہ
گناہ کے وہ بھی شریک ہونگے یا نہین یعنی جبکہ تجکو تیرے اعمالون کی سزا ہوگی تو شریک
شریک تیرے ما اور باپ بھی رہین گے یا نہین یہ بات والمیکی نے قبول
کی اور اون تینون برہمنون کو تین درختون سے بخوبی مضبوط باندھکر
خود اپنے گھر اس سوال کا جواب استفسار کرنے چلا گیا جب وہ گھر پہونچا

Digitized by Google

اوسنے اپنی والدہ اور باپ سے پوچھا کہ مین جو تمھارے واسطے یہ گناہ
کرتا ہون اسکے تم بھی شریک ہو یا نہین اونھون نے صاف جواب دیا کہ ہم
اس پاپ مین تیرے شریک نہین جو کوئی جیسا فعل کریگا اوسکا عوض
رب العالمین خاص اوس شخص کو جسنے فعل مذکور کیا ہے دیگا * یہ سنکر
والمیکی جی کے دل مین اثر پیدا ہوا اور دل مین خیال کیا کہ مین ناحق گناہ
ناحق کرتا ہون کسواسطے کہ میرا کوئی شریک نہین اور واپس آنکر اون
تینون برہمنون مذکور کو درخت سے کھولکر خلاص کیا اور اونکے روبرو
توبہ کی کہ ایسی حرکت اور فعل نالائق پھر نکرونگا جیسے والمیکی جی
مہاراج نے اس امر کو ترک کیا اور قادر مطلق کی جناب مین توبہ کی
اور پشیمان ہوا * اور اب توجہ اونکی اس بات پر ہوئی کہ کسیطرح سے
علوم و فنون مین کمال حاصل کرنا چاہیے چنانچہ علم کی تلاش مین وہ تیہ
بن مین جو کہ ایک جنگل آٹھ میل کے فاصلہ پر چترکوٹ سے ہے چلے گئے
(چترکوٹ ایک پہاڑ قریب الہ آباد کے ہے) اور اون دنون مین رکھیشر
لوگ یعنی بڑے فاضل و عالم خدارسیدہ شخص اوس جنگل مین اللہ تعالے
کی یاد مین رہا کرتے تھے وہان جاکر والمیکی جی مہاراج نے ایک
رکھیشر سے علم حاصل کیا اور نہایت کمال حاصل کیا لیکن مدت تحصیل
علم بخوبی تحقیق نہین ہے * بعد تحصیل کے وہ اوسی جنگل مین
رہا کرتے اور یاد حق اور تحصیل علوم فلسفہ مین مشغول * ہمین
یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس زمانہ سے والمیکی جی نے اشعار تصنیف
کرنے شروع کیے لیکن انکی استعداد فن شاعری مین بہت کامل تھی
جب مہاراج رامچندر سامی نے راون والی لنکا یعنی سیلان پر

فتح پائی اور واپس واسطے لینے راج اجودھیا کے تشریف لائے تو تمام رکیشر واسطے مبارکبادی کے آگئے اوس وقت مین مہاراج والمیکی جی بھی تشریف رام چندر مہاراج کے پاس لے گئے تھے کہتے ہین کہ سیتا جی عیلہ رام چندر سامی نے وقت بن باس یعنی جلا وطنی مین بیچ جنگل تپ بن کے والمیکی جی مہاراج کے گھر کو بہکر رونق اور فخر دیا ہمکو نہین معلوم کہ یہ رکیشر کب مرے اور کس سال مین اونکی زندگی کا انجام ہوا + انکی تصنیفات مین سے نہایت مشہور اور پاک کتاب رامائن ہے + ان خدارسیدہ کا حال بہت دلچسپ اور بڑا ہے لیکن چونکہ ہمارا مطلب اس چھوٹے سے رسالہ مین صرف مختصراً لکھنا حالات کاملین کا ہے اسی واسطے ان ہی چند سطور پر قناعت کی

حال مہاراج کرشن دیپاین بیاس جی کا

تمام ہنود کے فاضلون اور خدارسیدون مین سے بیاس جی مہاراج بہت مشہور و معروف ہین اور انکو ہندو بڑے دیوتاون اور رکیشرون مین سمجھتے ہین یہ مہاراج کسی جا بے جمنا کے کنارہ پر پیدا ہوئے تھے اور اہل فرنگ کے حساب سے اونکو ۳۳ سو برس (یعنی سی و سہ صد سال) گذرے ہین بیاس کے پتا یعنی والد کا نام پرسرامہاراج تھا یہ بہت مقبول خدا تھے اور اون دنون مین انکی بڑی شہرت تھی اور خاص اونکے شاگرد پندرہ ہزار تھے اونکی تصنیفات مین سے ایک بڑی کتاب وشن پران ہے + انکی والدہ کا نام ستی وتی ہے جو کہ ایک راجہ کی بیٹی تھی اور اسکے باپ نے جب کہ یہ لڑکی تین مہینہ کی عمر کی تھی ایک سبب مچھلی پکڑنیوالے

کو جو جمنا کے کنارہ رہا کرتا تھا دیدی تھی جب بہت دن گذر گئے تو ایک روز پر سبر امہاراج کا گذر ہوا اور اوس جوان عورت کو دیکھکر اوسپر عاشق ہو گئے اور بعد اوسکے اوس سے بیاس جی مہاراج پیدا ہوئے * بیاس جی نے تمام * وید * وشن سے سیکھے تھے * بیاس جی مہاراج نے ایک عورت مسمی سکھی سے شادی کرلی اور جنگل جسکا نام ودری تھا آسرم یعنی رہنا اختیار کیا اور یہ جنگل ہمالا کے نیچے واقع ہے * اور اوس تنہائی مین مدت تک رہے لیکن جب بڑی واردات یعنی مہابھارت کی لڑائی واقع ہوئی اوسوقت یہ وہان سے چلے آئے تھے یہ نہایت عظیم الشان لڑائی بیچ مقام کرکشیتر کے درمیان پانڈون اور کورون مین ہوئی تھی مہاراج بیاس جی پانڈون کی طرف تھے * پہلے زمانہ مین مختلف دانایان ہنود نے وید کہے تھے لیکن سب پریشان پڑی ہوئے تھے اون سبکو جمع کرکر اور خود بھی اونمین ترمیم و تصحیح کرکر اون پاک اور مقدس کتابون کو چار ویدون مین تقسیم کیا اور اونکے نام یہ ہین * رگ وید * سام وید * ججر وید * اتھروا وید * ان متقدمین کتابون کو لوگ بہت کم جانتے ہین اور جو کوئی ایک وید کو بھی ان مین سے جانتا ہے وہ نہایت بڑا پنڈت سمجھا جاتا ہے * سولے ان مقدس کتابون کے مہاراج بیاس جی نے کتابین فن ویدانت پر بھی لکھین علاوہ اسکے نہایت مشہور و معروف کتاب مہابھارت ان ہی مہاراج کی تصنیف کی ہوئی ہے یہ کتاب نظم مین ہے جسمین زیادہ ایک لاکھ سے شعر ہین * مہابھارت بڑی مشہور کتاب اور ہر دل عزیز اور متبرک ہے فارسی زبان مین اسکو فیضی نے ترجمہ کیا او

ہریو داس سنے زبان اڑیسہ کی زبان مین اور اننتو کندلی سنے بیچ زبان اسامی کے اور کیشی رام نے بنگالی زبان مین ترجمہ کیا * مہا بھارت نظم مین راماین سے جو کہ والمیکی نے لکہی ہے دوم درجہ پر ہے * سری بھاگوت بھی بیاس جی کی تصنیفات مین سے ہے اور اس کتاب کی تصنیف مین مہاراج نارد نے بیاس جی کی بہت مدد کی ہے * اس کتاب مین کرشن جی مہاراج کی مضمون وغیرہ کا حال ہے * علاوہ ان کتابون کے جو کہ اوپر مذکور ہین بیاس جی نے اٹھارہ پران تصنیف کیے غرض کہ تمام ہنود کی مذہبی کتابین جنپر کہ دین ہنود کی بنیاد ہے اسی خدا رسیدہ کی تصنیف کی ہوئی ہین * ہمین انکی وفات کا وقت معلوم نہین ہوا *

ذکر شنکراچارج سامی کا

یہ مہاراج بڑے ویدانتی گذرے ہین یعنی سواے ذات پاک کے وہ اور کسیکو نہین مانتے تھے اور ویدانتیون کا ایک فرقہ ہے کہ وہ سواے ذات رب العالمین کے اور کسیکو نہین مانتے ہین یہ مہاراج مقام دکن کے کسی گانو مین بیچ سنہ ۸۰۰ع کے باغ جہان پیدا ہوئے تھے کہتے ہین کہ جس زمانہ مین شنکر اسامی پیدا ہوئے تھے اوس زمانہ مین اکثر لوگ ہنود کا فر ہو گئے تھے اور مختلف فرقہ ناستکون کے جاری ہو گئے تھے خصوصاً اون دونون مین مذہب بدھون کا جنکو جینی بھی کہتے ہین بہت زیادہ ہو گیا تھا اور اس مذہب کی اتنی ترقی ہوئی تھی کہ اکثر کتب شاستر کے اہل فرقہ مذکور نے غارت کر دی تھین

موقع پر شنکر سامی واسطے دوبارہ زندہ کرنے اپنے مذہب کے پیدا
ہوئے کہتے ہین کہ یہ ایک بیوہ کے شکم سے کہ جسنے بعد بیوہ ہونے کے
کبھی مرد کی شکل نہین دیکھی تھی پیدا ہوئے تھے جبکہ یہ بڑے ہوئے
تو یہ بڑے کراماتی اور دانا اور فاضل مشہور ہوئے اور اونھون نے
غارت کرنا مذہب کافرون یعنی منہہ بندھون کا چاہا چنانچہ شہر کاشی یعنی
بنارس مین وہان کے راجہ کی پاس امر سنگہ سیوڑہ یعنی بانی مذہب
جینی کا رہتا تھا ایک روز شنکر سامی نے کہا کہ اے راجہ آج گنگا اتنی
چڑھے گی کہ تمام شہر ڈوب جایگا لیکن ایک کشتی آویگی تو اسمین بیٹھ
جائیو تو بچ جاوے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ راجہ اور امر سنگہ سیوڑہ مذکور
کو یہ معلوم ہوا کہ گنگا چڑھتی چلی آتی ہے یہ دیکھکر راجہ اور سیوڑہ محل
کے اوپر چھت پر چڑھ گئے اور معلوم کیا کہ قریب ہے کہ تمام اونچے
اونچے محل جو گنگا کے کنارہ پر تھے غرق آب ہون اوسوقت
ایک کشتی نظر پڑی راجہ نے چاہا کہ اوس کشتی مین کودے لیکن قبل
از کودنے راجہ کے وہ سیوڑہ اوسمین کود پڑا چنانچہ کودنے ہی وہ
سیوڑہ سب سے نیچے کی زینے گنگا پر جا پڑا اور مرگیا اور پھر جو راجہ
نے دیکھا تو کچھ بھی نہین ہے پھر معلوم ہوا کہ اصل مین گنگا
نہین چڑھی تھی صرف شنکر سامی کی کرامات تھی کہ اونھون نے
واسطے مارنے اوس نابکار کافر کے یہ کیا تھا بعد مدت اس شخص نے
تمام کتابین اس مذہب کی شنکر سامی نے دریا مین پھکوا دین اور
اپنی کتابون کو دوبارہ رواج دیا اور مسئلے وحدانیت کی سکھلائے
غرض کہ یہ مہاراج دوبارہ زندہ کرنے والے مذہب اور شاستر ہنود کے

ہوئے ہین یہ لوگ ایسے ہوئے ہین کہ بے اختیار دل یہ چاہتا ہے کہ
ان لوگون کے حال بخوبی لکھے جاوُن لیکن لاچار ہون اور باتاموں
کہ ابھی یہ کتاب جتنی بنانا چاہتا تھا اوس سے زیادہ ہوگئی خیر یہ دیکھ
اسی مختصر پر قناعت کی گئی +

ذکر مہندس بھاسکر کا

یہ شخص بہت بڑا عقل مند اور مہندس ہند مین گذرا ہے اسکے برابر
ذہین اور عاقل اور سچے علم کی پیروی کرنے والا کوئی اور شخص قوم
مین نہین ہوا ہے یہ بزرگ شخص مقام شہر بنارس مین بیچ ۱۱۵۰ء
کے پیدا ہوا تھا اس شخص نے ہمارے شاستر کی غلطیون کو درست
کیا لیکن اکثر برہمن اسکے قول پر عمل نہین کرتے اگرچہ اوسکو اپنا
بزرگ سمجھتے ہین لیکن جو بڑے بڑے فاضل اور عاقل ہین وہ اوسکے
کلام کو کلام برا ان پر ترجیح دیتے ہین کسی شاستر مین لکھا ہے کہ زمین
مثل دائرہ کے ہے اور کہین یہ لکھا ہے کہ وہ مثل مثلث کے ہے
بھاسکر نے ان لغویاتون کو رد کیا اور لکھا کہ زمین کی شکل گردی ہے
بیان سے اس کے ذہن کو دیکھنا چاہیے + شاستر مین لکھا ہے
کہ زمین سانپ کے پھن اور کچھوے اور آٹھ ہاتیون پر سہارا پائے
ہوئے ہے بھاسکر نے کہا کہ اگرچہ یہ شاستر مین لکھا ہے لیکن محض غلط
ہے اوسنے فرمایا کہ زمین ہوا مین ہمارے معبود حقیقی کے ہاتھ مین معلق
ہے + شاستر مین لکھا ہے کہ اقلیم جمبو مین جو سمیرو پہاڑ ہے اوسکے
پیچھے آفتاب چھپ جاتا ہے اوسوقت رات ہوجاتی ہے اس ظاہر اور

واہیات غلطی کو مہاراج بھاسکر نے غلط کیا اور فرمایا کہ یہ بات غلط محض ہے ٭ غرض کہ اسی طور پر اس کامل مہندس نے بہت غلطیاں نکالین اور انکی کتاب بہت مشہور معروف سدھانت شرومنی ہے کتاب حساب مین مسمی بیلاوتی اپنے لڑکے کے واسطے اسنے تصنیف کی تھی اور یہ کتاب بہت مفید ہے اور بہت مشہور کتاب بیج گنت علم ریاضی مین نہایت عمدہ ہے اور اوسمین جبر مقابلہ ایسے اچھے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اہل عرب کی جبر مقابلہ سے ہزار درجہ بہتر ہے خصوصًا جہان کہ بھاسکر مہاراج نے مقادیر غیر منقطع کا بیان کیا ہے وہ واقع مین بہت خوب ہے اور اوس سے اوسکی فضیلت اور قابلیت بخوبی عیان ہوتی ہے وفات کا سن اس مہندس اور حکیم اکمل کا معلوم نہین فقط

خاتمۃ الطبع

ارباب فرہنگ و دانش و واقفان فراست و بینش پر پوشیدہ نرہے کہ یہ ایک کتاب عمدہ و نایاب جامع نوادر انتخاب اقصی غایت کے عالی مضامین جسکا نام تذکرۃ الکاملین ہے علت غائی تالیف سے اس عمدہ تاریخ کی یہ ہے کہ ہندوستانی لوگ جو زبان فرنگ سے نابلد ہین وہ فی الجملہ احوال کملائے فضلائے یونان اور روم قدیم اور فرنگستان و ممالک شرقی سے آگاہ ہون اور اونکے حالات اور مسائل لبیطہ سے مطلع ہوکر وسعت

استعلام حالات پاستانی سے ذخیرۂ کامیابی حاصل کریں
چنانچہ اس کتاب نادر کو پہلے جناب کمالات انتساب بڑے
واقف علوم و فنون جناب ماسٹر رام چندر صاحب سابق
ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ نے تالیف کیا اور
بہ اجازت جناب موصوف الذکر کے چھپی اب بار سوم
مزید خواہش شائقین سے بتوجہ عالی منزلت
وفتوت جناب منشی نول کشور صاحب دام اقبالہ
مطبع نامی مقام لکھنؤ میں بماہ اگست [illegible]
مطابق ماہ شعبان سنہ ۱۲۹۴ ہجری
حلیۂ طبع سے آراستہ ہوکر
اشاعت پذیر
ہوئی

Digitized by Google

Digitized by Google

Digitized by Google

16.~~B~~A.67.

16A67

Digitized by Google

Digitized by Google